کیرو کی پامسٹری

مترجم : نیاز محمد

JBD Press

کیرو کی پامسٹری

مترجم
نیاز محمد

فہرست

ابتدائیہ:		دست شناسی ایک مثالی سائنس	۵
		(حصہ اول)	
باب:	۱	ہاتھوں اور انگلیوں کی شکل و شباہت	۳۵
باب:	۲	ابتدائی یا نچلے درجے کا ہاتھ	۳۸
باب:	۳	مربع ہاتھ اور اس کی اقسام	۴۱
باب:	۴	چپٹا یا کفچی ہاتھ	۴۸
باب:	۵	فلسفیانہ ہاتھ	۵۲
باب:	۶	مخروطی ہاتھ	۵۷
باب:	۷	نفسیاتی ہاتھ	۶۲
باب:	۸	مخلوط ہاتھ	۶۸
باب:	۹	انگوٹھا	۷۲
باب:	۱۰	انگلیوں کے جوڑ	۸۳
باب:	۱۱	انگلیاں	۸۹
باب:	۱۲	ہتھیلی	۹۴
باب:	۱۳	ناخن	۹۷
باب:	۱۴	ہاتھوں پر بال	۱۰۳
باب:	۱۵	ابھار	۱۰۶
باب:	۱۶	مختلف اقوام کے ہاتھ	۱۱۰
		(حصہ دوم)	
باب:	۱	مقصد و طریق کار	۱۱۶
باب:	۲	ہتھیلی کی لکیریں	۱۲۰
باب:	۳	لکیروں کی تفصیلات	۱۲۴
باب:	۴	دایاں اور بایاں ہاتھ	۱۳۲
باب:	۵	عمر کی لکیر	۱۳۵
باب:	۶	مریخ کی لکیر	۱۴۸
باب:	۷	سر کی لکیر یا دماغی لکیر	۱۵۰
باب:	۸	دماغی لکیر اور سات ہاتھوں کا باہمی تعلق	۱۵۹
باب:	۹	دماغی لکیر اور پاگل پن قتل کا اظہار	۱۶۶

باب:	۱۰	قلبی لکیر یا دل کی لکیر	۱۷۰
باب:	۱۱	تقدیر یا قسمت کی لکیر	۱۷۸
باب:	۰	شمسی لکیر، سورج کی لکیر یا اپالو	۱۸۵
باب:	۱۳	صحت کی لکیر، جگر کی لکیر	۱۹۰
باب:	۱۴	صحت کی مددگار لکیر	۱۹۴
باب:	۱۵	زہرہ کا حلقہ، زحل کا دائرہ اور تین چوڑیاں	۱۹۶
باب:	۱۶	شادی کی لکیر	۱۹۹
باب:	۱۷	بچوں کی پیدائش	۲۰۷
باب:	۱۸	ستارے	۲۱۰
باب:	۱۹	چلیپا	۲۱۷
باب:	۲۰	مربع	۲۲۰
باب:	۲۱	جزیرے، دائرے اور نکتے	۲۲۴
باب:	۲۲	سیخ، سکون، چلیپا، تصوف اور سیماں کا چکر	۲۲۸
باب:	۲۳	لکیروں کا جال، ہتھیلی کا رنگ	۲۳۲
باب:	۲۴	مثلث اور چکور	۲۳۵
باب:	۲۵	سفر اور حادثات	۲۴۱
باب:	۲۶	وقت، سات کا نظام	۲۴۷
		(حصہ سوم)	
باب:	۱	خودکشی	۲۵۳
باب:	۲	خودکشی کی نشانیاں	۲۵۸
باب:	۳	قتل کا رجحان	۲۶۱
باب:	۴	پاگل پن کے مختلف درجے	۲۶۶
باب:	۵	دست شناسی کا طریقہ کار	۲۷۰
		(حصہ چہارم)	
باب	۱	خیالات کی فوٹوگرافی اور دماغی قوت	۲۷۵
		(حصہ پنجم)	
باب	۱	چند دلچسپ ہاتھ	۲۸۲
باب	۲	ہاتھوں کے نقش بنانا	۳۱۰

مع ۴۴ عکسی تصاویر (ہاتھ، انگوٹھے، ناخن)

ابتدائیہ

دست شناسی کی ایک مثالی سائنس

پامسٹری کے مضمون پر ہمیشہ اعتراضات ہوتے آئے ہیں۔ لیکن کن کی طرف سے، وہ جو اس مضمون سے نابلد ہیں، وہ جن کا کام ہی اعتراض کرنا ہے۔ یعنی اعتراض برائے اعتراض لیکن پامسٹری کے متعلق میں یہ کہوں گا کہ اگر کسی سائنس، آرٹ، علم یا فن کا مقصد انسانیت کی فلاح قوم یا نسل کا ارتقاء اور انسانیت کی ترقی ہو تو خواہ وہ سائنس ہو یا فن، ادب ہو یا شاعری اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور اس کی افادیت کو تسلیم کر لینا چاہیئے۔

آپ انسان کی فطرت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ فطرت سمجھنا بڑا دشوار کام ہے، لیکن جس قدر چیزیں انسانی فطرت سمجھنے میں مدد دیتی ہیں، ان میں سب سے بلند درجہ "ہاتھ" کا ہے میری رائے میں ہاتھ نہ صرف

و۔ کسی شخص کی طبیعت کے نقائص بتاتا ہے۔

ب۔ بلکہ ایسے طریقے بتاتا ہے، جس سے وہ نقائص دور ہو سکیں۔

ہاتھ میں نہ صرف کردار اور چال چلن کی چابی ہے۔ بلکہ وہ کردار جو مخفیہ ہے۔ ہاتھ اس کی نامعلوم صلاحیتوں کا بھی پتہ معلوم کرتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ یہ بھی کہ اس کے اندر کون سی طاقتیں پنہاں ہیں اور ان طاقتوں کا ہمارے جسم پر کیا اثر پڑتا ہے۔

آج ذرا یاد ہ لیجیئے۔ ہم میں، بہت افراد ایسے ہیں جن سے اگر کہا جائے کہ وہ اپنی زندگی بلکہ گزری ہوئی زندگی پر نگاہ دوڑائیں تو انہیں معلوم ہوگا کہ نہ صرف ان کی غلطی سے بلکہ ان کے والدین کی غلطی سے ان کی صلاحیتوں کا علم ہی نہ ہو سکا۔ وہ ایسی راہوں پر نہ ڈالے جا سکے جن کے لئے وہ موزوں تھے۔ ایک پرانا مقولہ ہے "اپنے آپ کو جانچو" اس سے بہتر آج تک کوئی مقولہ میرے کانوں میں نہیں پڑا۔ آپ خیال فرمائیں کہ۔

ہم فطرت کے متعلق علم حاصل کرتے ہیں ۔ کیوں !

تاکہ ہم فطرت کو تسلیم کریں ، اس کی انتہاؤں کو جانیں ۔ اس طرح ہمارے سامنے ایک مضبوط پروگرام ہونا چاہیے ۔ مثلاً :

ا۔ ہم علم حاصل کریں ۔ ایک وسیع تر علم ۔
ب۔ ہم تلاش کریں کہ ہمیں ایسے علوم کہاں سے حاصل ہوں گے ۔
ج۔ اگر ہم خودی کا علم حاصل کرلیں گے ۔ تو ہم خودی اور اپنے متعلق علم کے ماہرین بن جائیں گے ۔ اپنی ترقی کریں گے ۔
د۔ اگر ہم نے اپنی ذات کی ترقی کرلی تو بنی نوع انسان کی ترقی کر سکیں گے ۔
ر۔ انسانی ترقی کی راہیں ہوں گی ۔ نسل اور قوم کی ترقی ہوگی ۔ ہم دنیا بھر میں تسلیم کئے جائینگے ۔ آئندہ نسل ترقی کرے گی ۔ جس نے ایک وقت میں ہمارے شانوں سے بوجھ اتار کر اپنے شانوں پر رکھنا ہے ۔

جن حضرات نے اس وادی میں قدم رکھا ہے اور جنہوں نے پامسٹری کے متعلق پڑھنا ہے اور کچھ عملی طور پہ سیکھنا ہے ۔ میں ان سے التماس کروں گا کہ وہ آرام اور سکون سے یہ باب پڑھیں ۔ کیونکہ جو کچھ میں آگے لکھوں گا ۔ اس کی بنیاد بہت مضبوط ہے ۔ تجربات پر مبنی ہے ۔ پھر غور کیجیے میں جو لکھوں گا بطور اس فن کے طالب علم کے اس میں مندرجہ ذیل باتیں ہوں گی ۔

۱۔ میں زیادہ دلیل بازی نہ کروں گا ۔
۲۔ میں کیس کی ہسٹری ضرور لوں گا ۔
۳۔ وہ نقاط جن پر ہسٹری کا انحصار ہوگا لئے جائیں گے ۔
۴۔ میرے مفروضات عقل و فلسفہ کے مطابق ہونگے ۔

دست شناسی کی تاریخ

دست شناسی نئی سائنس نہیں ہے اس کے لئے میں اپنی نگاہیں بہت دور ماضی کے دھندلکوں میں لے جاتا ہوں گی ۔ جب ابھی تاریخ کا آغاز ہی ہوا تھا ۔ جب صرف ایسے لوگ زمین پر رہتے تھے ۔ جنہیں ہم قدیم ترین انسان کہتے ہیں ۔ ان میں زندگی اور زندہ رہنے کی سوجھ بوجھ پیدا ہوئی تھی انہوں

نے قدیم ترین زبانوں میں پڑھنا اور لکھنا سیکھا تھا ۔ وہ قبائل کی زندگی گزارتے تھے یہ قبائل اچھی چراگاہوں اور مویشیوں کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے جنگ آزما ہوجاتے تھے لیکن سلطنتوں کا قیام ابھی عمل میں نہ آیا تھا ۔ زندگی قدرے سادہ تھی لیکن انسان اسی طرح کشمکش حیات میں مبتلا تھا ۔ اس کے اعصاب آج کی طرح زیادہ حساس نہ سہی تاہم وہ انہی اصولوں پر کام کرتے تھے ۔ اس دور میں روشن دماغ لوگ اس فن کی طرف راغب ہوئے

دست شناسی ہندوؤں کی عظیم تہذیب کا حصہ ہے

ہندوؤں کی عظیم تاریخ ماضی کے دھندلکوں میں چھپی پڑی ہے ۔ اور یہ فن اور سائنس اس عظیم تہذیب کے اوراق میں چھپی ترقی یافتہ صورت میں ملتی ہے ۔ ہم اس تہذیب کے اوراق کو جتنا کھولتے ہیں ، ہزاروں سال کی گرد کو ہٹاتے ہیں تو ہمیں دست شناسی اپنی پرانی لیکن ترقی یافتہ شکل میں نظر آتی ہے ۔ خود ہندوؤں میں دست شناسی کا رواج یا آغاز کب ہوا ۔ اس کے لئے حتمی طور پہ کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔ ہم اس کیلئے آثار قدیمہ کے علم اور تجربہ پر انحصار کرنے پر مجبور ہیں ۔ آثار قدیمہ کے ماہرین ہمیں قدیم غاروں مندروں اور محلات کی دیواروں پر لکھی ہوئی تحریروں اور نشانیوں سے روشناس کراتے ہیں ۔ پرانی لاٹوں اور میناروں پر کندہ عبارتوں کا پتہ دیتے ہیں ۔ اس دور کی تاریخ کتابی صورت میں موجود نہیں ہے ۔ عین ممکن ہے اس دور میں کبھی مورخ موجود ہوں لیکن ان کی کوئی تاریخ نہیں ملتی ۔

دست شناسی کا آغاز

ہمیں تحریر شدہ تاریخ نہیں مل سکی ۔ لیکن جو آثار مل سکے ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ آریاؤں کے زمانے میں دست شناسی تحریری شکل میں موجود تھی ۔ یاد رہے کہ میں نے لفظ تحریری استعمال کیا ہے کتابی نہیں ۔ یہ کس قسم کی تحریریں تھیں ۔ اس کے کئی نمونے آج بھی ملتے ہیں ۔ اب سوال یہ ہے کہ جو تحریریں ملی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آریاؤں کے زمانہ میں موجود تھیں اور اب بھی موجود دیکھتا ہوں ۔ تو کیا وہ آریاؤں سے پیشتر لکھی گئی تھیں اور اس وقت موجود تھیں ۔ اس پامسٹری میں چاند تارے سورج ہماری رہنمائی نہیں کرتے آپ دوسرے علوم کو لیجیے ۔

آپ کو میتھ کی ہڈیاں ملتی ہیں۔ آج آپ اندازہ لگاتے ہیں کسی زمانہ میں ہاتھی سے بڑا جانور تھا۔ آپ کو عظیم چھوٹے سر والے جانوروں کے پنجر ملتے ہیں۔ آپ ایسے جانوروں کا اندازہ کرتے ہیں۔ لیکن ہاتھوں کی لکیریں زمانہ قبل از مسیح میں کیا ضائع ہو گئیں۔ وہ تو آج موجود ہیں۔

دست شناسی ثبوت

لیکن اس بات کے واضح ثبوت ہیں کہ زمانہ قبل از مسیح میں کن لوگوں نے پامسٹری کا آغاز کیا۔ آپ حیران ہوں گے کہ اس زمانہ میں بہت پہلے جب روم، یونان اور فلسطین کی تہذیبیں قائم ہوئیں۔ ہندوؤں کی تہذیب موجود تھی۔ اور اس کے آثار ملتے ہیں۔

پامسٹری کو چھوڑیئے۔ ستاروں اور اجرام فلکی کے حساب کی بات کیجیے۔ عیسائی تہذیب سے ہزاروں سال قبل ہندوستان کے لوگ یہ علم جانتے تھے۔ بہت سی غاروں میں اس قسم کے حسابات کے ثبوت موجود ہیں۔

سورج کو سمجھنے کے لیے مسیح سے ۲۰۹۰ سال پیشتر کے ثبوت ملتے ہیں آپ اندازہ کریں کہ وہ کون سے دماغ تھے جنہوں نے مسیح کی پیدائش سے قبل ہزاروں سال پڑھایا۔ پڑھانے پر یہ علم صرف ہندوستان کی چار دیواری تک محدود نہ رہا بلکہ دوسرے ممالک میں بھی پہنچا۔ یورپ میں بھی یہ علم ہندوستان کا فرستادہ ہے۔

آج ہندوؤں کو ویدوں پر ناز ہے۔ وہ علم کا خزانہ ہیں بلکہ میں تو کہوں گا کہ یونانی تہذیب کی بنیاد بھی ہندوؤں کے ویدوں پر پڑی۔ ویدوں نے یونانی تہذیب کو متاثر کیا۔

جب ہم مانتے ہیں کہ پامسٹری کی بنیاد اس قوم نے ڈالی جس نے ستاروں کے علم کا آغاز کیا تو ہمیں پامسٹری کی عظمت کا احساس ہوتا ہے۔ میں جب ہندوستان گیا تو اس کے قدیم مندر میں مجھے پامسٹری کا بہت ہی قدیم نسخہ ملا۔ مندر کے برہمن اور پنڈت اسے کسی قیمت پر دوسروں کو اس کتاب کی ایک جھلک دکھانے پر تیار نہ ہوتے تھے۔ لیکن میں شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے یہ کتاب دکھائی اور اس سے استفادہ کرنے کی اجازت بھی دے دی۔ بھلا کون اُسو زبان کو سمجھ، استفادہ نظر بازی سے آگے نہ بڑھا۔

آپ سمجھتے ہوں گے شاید کاغذ کے ٹکڑوں پر لکھی ہوئی کتاب ہو گی نہیں یہ وہ انسانی ہاتھ کی

ہتھیلیوں کی جلد تھی۔ جسے ایک خاص ترتیب دی ہوئی تھی۔ ہاتھوں کی لکیروں کا ذکر تھا۔ ان کی خصوصیات درج تھیں اور یہ بھی لکھا گیا تھا کہ کون سی جگہوں پر پیش گوئیاں درست نکلیں۔ کون سے افراد تھے جن کے متعلق پیش گوئی کی گئی اور وہ درست ثابت ہوئی۔

دوسری اہم بات یہ تھی کہ تحریر کو کسی سرخ سیاہی سے لکھا گیا تھا۔ ہزاروں سال گزر جانے کے بعد یہ جوں کی توں قائم تھی۔ اور پیلی سی جلد کے ساتھ سرخ رنگ کی تحریر بھلی معلوم ہوتی تھی اس کتاب کا ہر صفحہ کسی جڑی بوٹی کے اثر سے چمک دار بنا دیا گیا تھا۔ صرف بیرونی صفحات پر کچھ خرابیاں ابھر آئی تھیں۔ باقی مسودہ تسلی بخش حالت میں تھا۔

یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل تھی کتاب کا پہلا حصہ کسی پرانی زبان میں تحریر کیا گیا تھا۔ شاید وہ زبان ہزاروں سال پرانی تھی۔ اسے برہمن بھی نہ پڑھ سکتے تھے۔ اس قسم کی کتابیں دوسرے مندروں میں بھی سننے میں آتی ہیں۔ لیکن انھیں اس طرح خفیہ رکھا جاتا ہے کہ رقم دے کر یا دھاندلی سے یا کوئی ہتھیار دکھا کر بھی کتابیں نہیں دیکھ سکتے۔

جب ہندوؤں کی اس نسل کی دانائی دوسرے ممالک تک پہنچی۔ پامسٹری کا علم بھی وہاں پہنچ گیا۔ اور ان ملکوں کے لوگ بھی پامسٹری کا علم پڑھنے لگے اور اس سے استفادہ کرنے لگے۔ اب یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ پامسٹری مختلف ملکوں میں کس ترتیب سے پہنچی لیکن یہ ظاہر ہے کہ ہزاروں سال قبل چین، تبت، ایران اور مصر میں اس کا زور تھا لیکن اس کی شکل و شباہت یونان میں جا کر واضح ہوئی۔ باقی ماندہ یورپ نے وہیں سے سیکھی۔

قدیم تہذیبوں میں یونانی تہذیب کو جتنے اہل فکر میسر آئے شاید ہی کسی تہذیب کو ملے ہوں انہی مفکرین، اہل علم اور داناؤں نے پامسٹری کو بھی اختیار کیا۔ کئی اہل علم کے نام ستاروں کی طرح روشن ہیں۔

انک گوراز (423) سال قبل مسیح پہلا مشہور اہل علم تھا جس نے پامسٹری کو اپنایا اور اس پر کام کیا۔ ہسپانس نے پامسٹری پر ایک کتاب دریافت کی جو سنہری حروف میں لکھی تھی اس نے وہ کتاب بطور تحفہ سکندر اعظم کی خدمت میں روانہ کر دی اور ساتھ یہ لکھا کہ، یہ کتاب قابل مطالعہ ہے بالخصوص اس ذہن کیلئے جو ترقی یافتہ ہو۔ پامسٹری کو ارسطو

پلسنی، پیرانکس، کارڈامس، ایلبرٹس، میگنس، شہنشاہ اگسٹس اور دیگر بڑے آدمیوں نے تسلیم کیا۔

اس قسم کے لوگ جنہوں نے یونانی تہذیب کو چار چاند لگا دیئے۔ کیا ذہنی طور پر ہم سے زیادہ روشن خیال اور واقف حال تھے۔ یہ سوال زیر بحث رہتا تھا۔ یہاں ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آج کے اہل علم کی زیادہ توجہ انجن، ہوائی جہاز، خلائی جہاز، ایٹم بم، اور اسی قسم کے دوسرے تباہ کن آلات نے لے لی ہے۔ آج کے اہل علم کے لئے انسان کے لئے سوچنا مشکل ہے۔ یا وہ اس سائنس کو بہت کم وقت دے سکتا ہے۔ لیکن ان دونوں انسانوں کی فطرت کا مطالعہ ہی بڑی سائنس تھی اور یہ اہل علم انسان کو سمجھنے پر زیادہ سے زیادہ زور دے سکتا ہے۔

پھر یہ بات تسلیم کر لی گئی ہے کہ یونانی تہذیب کے اہل علم اور مفکرین کا علم بہت زیادہ تھا۔ وہ ذہنی طور پر ترقی یافتہ لوگ تھے۔ جب ہم باقی علوم میں ان کی گہرائی اور مہارت کو تسلیم کرتے ہیں، تو کوئی وجہ نہیں کہ پامسٹری کے متعلق ان کے خیالات کو ہم کسی دیگر علوم کے بارے میں ان اہل دانش اور اہل علم کے متعلق ان کی رائے کو کس طرح غلط کر سکتے ہیں۔

پھر طبعی زندگی کو لیجیے۔ آپ تسلیم کرتے ہیں بلکہ آپ کی تحقیق مقرر کرتی ہے کہ طبعی چہرہ ناک، آنکھیں، کان وغیرہ کس شکل کے یا کس طرح ہوں گے تو ہتھیلی کی طبعی حالت کیوں نہ مقرر کی جائے اور تسلیم کی جائے بڑی دیر سے ہتھیلی کے نشان تسلیم کئے جا چکے ہیں کہ فلاں لکیر سر کی ہے، فلاں زندگی کی باقی ماندہ اور چیزوں کی لکیریں ہیں۔

تحقیق کے بعد ان اصطلاحوں کو بدل دیا گیا۔ سر کی لکیر ذہنی قابلیت کی مظہر ہے اس لئے دماغی کہلاتی ہے۔ دل کی لکیر محبت کی مظہر ہے اس لئے دماغی کہلاتی ہے۔ زندگی کی لکیر درازی عمر کی مظہر ہے اس لئے عمر کی لکیر کہلائی۔

اس طرح ہتھیلی پر جتنے بھی ابھار یا نشان تھے ان کا اسی طرح نام رکھا گیا۔ وقت گزرتا گیا حتیٰ کہ وہ زمانہ آ گیا جب کلیسا کی قوت گرجوں کی چار دیواری سے باہر محسوس کی جانے لگی۔ یہ کہا جاتا ہے۔ کہ زمانہ قدیم کے پادری اس سائنس اور علم سے حسد کرتے تھے کہ انھیں اللہ تعالیٰ کے اسرار و رموز کا پوری طرح علم ہے۔ یا وہ اس طرف مامور کئے گئے ہیں۔ میں یہ بات دعوی سے کہہ سکتا ہوں۔ اور تاریخ بھی اس پر گواہ ہے کہ جب کبھی طاقتور مذہب پھیلا تو

دوسرے علوم اس کی راہ میں رکاوٹ بن گیا۔ وہ صرف اپنے علوم کو ترقی دیتا رہا۔ دست شناسی کو اہل کلیسا۔ نے امتحان کا موقع ہی فراہم نہ کیا۔ پادریوں نے اسے سمجھنے کی کوشش ہی نہ کی اسے جنوں بھوتوں کا علم کہہ کر اس کی تذلیل کی گئی یا اسے مداریوں، ٹونکہ بازوں کا علم کہا گیا۔ یہ کہا گیا کہ تمام دست شناسوں کا باپ شیطان ہے۔ یعنی وہ شیطان کی اولاد ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ شیطان کی اولاد کہلوانے سے ڈر گئے۔ انہوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور یہ علم خانہ بدوشوں اور حیلہ سازوں کے حصہ میں آ گیا۔

قرونِ وسطیٰ میں بہت سی کوششیں کی گئیں کہ اس علم کو تاریکی کے پردے سے نکالا جائے۔ ایک کتاب ۱۴۷۵ء میں اور دوسری کتاب ۱۴۹۰ء میں شائع کی گئی۔ یہ اس وقت برطانوی عجائب گھر میں موجود ہیں لیکن ایک بار ایسی کوششیں پھر بے عملی کی گہرائیوں میں چلی گئیں۔ وقت گزرتا گیا۔ انیسویں صدی میں اس علم کو گہرائیوں سے نکال کر عوام کے سامنے لانے کی کوشش کی گئی۔

موجودہ سائنس نے جہاں ماضی کے شبہات کو دور کرنے میں مدد دی ہے۔ وہاں اس علم کے متعلق خدشات بھی دور کئے جا رہے ہیں۔ ہر کام پر ثبوت بھی فراہم کیا جا رہا ہے کہ زمانہ ماضی کی یہ سائنس محض واہمہ نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔ یہ ایک ایسا موتی ہے۔ ایک ایسا ہیرا ہے جس پر زمانہ نے توہمات کی تہیں ڈال دی تھیں۔ اس میں ایسے حقائق پنہاں ہیں جنہیں لوگ جاننا پسند کرتے ہیں اور سمجھنے میں متلاشی رہتے ہیں۔ گرد اتر چکی ہے اور یکتا ہیرا موتی باہر نکل آیا ہے۔

یہاں میں ضروری سمجھتا ہوں کہ دست شناسی کو کلیسا کے حملوں سے بچاؤں اور ان کے اعتراضات کو غلط ثابت کر دوں۔ آئیے! سب سے پہلے اس چیز کو سوچیں کہ آیا کلیسا کو حق حاصل ہے کہ دست شناسی پر حملہ کرے۔ ذرا سوچیے حضرت شیطان ہر اس فرد کے عقب میں سرگرداں بتائے جاتے ہیں۔ جو اہل کلیسا کے خیالات کی رو سے واقعات کو غلط یا صحیح تسلیم نہ کریں۔ یہ زیادہ دنوں کی بات نہیں۔ ایک پادری صاحب نے جو رومن کیتھلک چرچ سے متعلق تھے۔ ایک کنبہ کو کچھ مذہبی سخت اقسام کے احکام دیئے۔ وہ بے چارے

میرے پاس آئے اور دست شناسی کے علم کی بنا پر اپنا مستقبل پوچھا۔ پادری صاحب کو بھی پتہ چل گیا۔ انہوں نے ان کے لئے گناہوں سے مغفرت کی دعا کرنے سے انکار کر دیا۔

میں جب امریکہ میں پہلی مرتبہ دورے پر گیا۔ اور میرے دست شناسی کے فن کی شہرت دور دور پھیلی تو دو پادری مجھ سے ملنے آئے۔ وہ بے چارے مجھے قائل کرنے کی کوشش کرتے رہے کہ میرا علم شیطان کا مرہون منت تھا ایک صاحب فرمانے لگے کہ اگر میں اپنی کوشش ترک کر دوں۔ شیطان سے ناطہ توڑ لوں اور انہیں معمولی فیس ادا کرتا رہوں تو وہ میرے اور خدا کے درمیان ایک مستقل واسطہ بن کر میرے گناہوں کے ازالے کا سامان کریں گے۔ لیکن یہ بات ذہن میں رکھئے کہ امریکہ میں ایک بڑے پادری نے گرجے میں یوں فرمایا۔

"مجھے بتانے کی اجازت دیجئے کہ میں نے چند سال قبل اپنی آنکھوں سے کیا دیکھا۔ میں نے ایک خوفناک جانور دیکھا۔ جس کا جسم گھوڑے کا تھا۔ اس میں جلتے ہوئے کوئلے کی چمک تھی۔ اس پر ایک آدمی سوار تھا جس کے ہاتھوں میں کوئی ہتھیار نہ تھا یہ گھوڑا بڑی تیز رفتاری سے جزیرے کے ایک کونے سے دوسرے کونے کی طرف جاتا اور واپس لوٹ آتا۔ لوگ بھی اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔ وہ خوف زدہ ہو گئے اور ڈرتے ڈرتے مجھ سے التجا کرنے لگے۔ وہ سمجھتے تھے کہ وہ شیطان تھا وہ گڑگڑائے کہ میں ان کے لئے دعا کروں۔ لیکن میں نے جواب دے دیا۔ کیونکہ میں دنیا میں دُور دُور تک گیا ہوں۔ میں نے جگہ جگہ سیر کی ہے، گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہے۔ میں نے کئی قسم کے جانور دیکھے ہیں۔ لیکن اس قسم کا جانور نہ دیکھا تھا۔ یہ شیطان تھا اور ہم سب کے لئے تنبیہ تھی۔"

میں نے نیویارک کے ایک اخبار سے مندرجہ بالا الفاظ نقل کئے ہیں اور جوں کے توں آپ کے سامنے پیش کر دیئے ہیں۔ اس پر کوئی تبصرہ نہیں کرتا ـــــ یہ ہیں اس دورِ جدید کے پادری اور یہ ہے ان کا خطبہ ـــــ آہ

قیاس کن ز گلستانِ من بہار مرا

کلیسا کی بنیاد انجیل پر ہے اور انجیل کا ایک ایک لفظ قسمت پر چلا کرتا ہے۔

پہلے باب کو لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے وہ وقت مقرر کر دیا جب بی بی مریم کو حمل قرار پانا تھا یہودا نے ان کو دُعا دینی تھی بے چارہ یہودا تو تقدیر کا مارا فرد بن جاتا ہے۔

بھلا ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ یہودا ایک آزاد انسان تھا۔ اور مرضی کا مالک تھا۔ اگر وہ اس تقدیر سے انکار کرتا تو لامحالہ انجیل کی آیات درست ثابت کرنے کے لئے کسی اور فرد کو آگے بڑھنا پڑتا۔ انجیل میں چودہ بار یہ پُراسرار عبارت آئی ہے۔

انجیل کے ہر صفحہ پر تقدیر کو وقت سے پیشتر بیان کر دینے کے جذبے پر زور دیا گیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد اہم اور بڑے پادریوں نے ایسے مراکز کھولے جہاں الہام کی بنیاد پر اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کی نوازشات سے مستقبل کی باتیں بتائی جاتی تھیں۔

عبرانیوں، ہندوؤں، مصریوں اور دوسری تمام اقوام میں جہاں اہل مذہب کا زور تھا۔ الہام کی بنا پر مستقبل کی باتیں بتانے والوں کا درجہ عام مذہبی راہنماؤں سے اونچا تھا۔

یہودیوں میں یہ اعلیٰ طبقہ ہمیشہ عام قسم کے ملاّؤں کے خلاف مہم چلاتا تھا۔ یہودیوں میں ایک قدیم عادت تھی۔ اسے کمالا کہتے تھے۔ روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ علم حضرت آدمؑ کو دیا۔ آدمؑ نے اپنے ایک لڑکے کو دیا۔ اس سے کہیں کھو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے از سرِ نو یہ علم کوہ سینا پر حضرت موسیٰ کو عطا فرمایا۔ حضرت موسیٰؑ سے حضرت یوسفؑ کو ملا اس کے بعد بہت بزرگوں سے ہوتا ہوا۔ اہل علم یہودیوں کے پاس آیا۔ حیران کن بات یہ ہے کہ یہودی مصر میں غلام تھے اس وقت اہل مصر میں جادو کا دَور تھا۔ یہودیوں نے وطن چھوڑ دیا لیکن اس علم کو کسی طرح بچائے رکھا بہت سے اہل علم کا خیال ہے کہ جب یہودیوں نے مصر چھوڑا تو اہل مصر نے ان سے تمام قیمتی اشیاء اور زیور چھین لینے کا یہ مقصد ہے کہ ان کا علم بھی لے لیا۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ انجیل تین چیزوں پر زور دیتی ہے۔

۱۔ معجزات پر ایمان۔

۲۔ پیش گوئیوں کی ہمت افزائی۔

۳۔ تقدیر پر ایمان۔

حیرت ہے جب دست شناسی کی بنیاد پر تقدیر کی بات بتائی جاتی ہے، پیش گوئی کی

جاتی ہے، تو اہل کلیسا اس علم کو ماندریوں، ٹونکے بازوں کا علم بتاتے ہیں

انجیل کے متعلق کچھ اور لکھتا ہوں۔ اس میں کئی آیات آتی ہیں۔ جن میں ہاتھوں کا ذکر ہے۔ بہت بڑے اہل علم ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ مصر میں اہل یہود کو دست شناسی پر قدرت حاصل تھی۔ اور وہ دست شناسی کا کام کرتے تھے۔ اس ضمن میں انجیل کے ستائیسویں باب کی ساتویں آیت کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ عبرانی زبان کی انجیل میں اسی کا مطلب کچھ اور ہے لیکن انگریزی ترجمہ میں اس کے معنی کچھ اور ہیں۔ انگریزی زبان کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے۔

"اللہ تعالیٰ نے مردوں کے ہاتھوں میں ایسے نشانات یا مہریں رکھ دیں تاکہ تمام آدمی اپنے کاموں سے واقف ہو سکیں۔" سولھویں صدی کے وسط میں اس آیت پر اہل کلیسا میں بڑی بحث ہوئی اور آرا مل گئیں۔ اہل کلیسا کے ایک طبقہ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ یہ خط، لکیریں اور ابھار انسان کو آگاہ کرنے کے متعلق تھے۔ آپ خیال کریں کہ ان افراد نے اس وقت دست شناسی کے حق میں فتویٰ دیا۔ جب حالات اس کے برخلاف تھے کوئی اس علم کی بات سننے کو تیار نہ تھا۔

انگریزی الفاظ جس طرح آج انجیل میں موجود ہیں۔ اس کی وجہ وہی فضا تھی جو دست شناسی اور ماندریوں کے خلاف پائی جاتی تھی۔ کچھ اور آیات بھی ہیں جن کا تعلق دست شناسی سے ہے

اس کے دائیں ہاتھ میں اس کی زندگی کی طوالت (عمر) ہے۔ اور بائیں ہاتھ میں دولت اور عزت ہے۔ (۱۶/۱۱)

میرے ہاتھ میں کونسی برائی موجود ہے (سام چھبیس)

اس کے ہاتھ یا پیشانی پر نشان دیکھو (چودہ ۹)

لیکن ان چاروں میں اول الذکر آیت اہم ترین ہے۔ بعض اہل مذہب نے اس کے حق میں فتویٰ دیا ہے۔

کلیسا کے دائرہ کار میں یہ امر حیران کن ہے کہ دوسری دنیاوی زندگی کے متعلق پیش گوئیاں کی جاتی ہیں۔ لیکن اس زندگی میں ان کی ممانعت کی جاتی ہے۔ کئی مذاہب میں یہ بات عقیدہ کے طور پر موجود ہے کہ ہر شخص کی قسمت کا لکھا ہوا مقرر ہے۔ وہ واقعات اسی طرح ہو کر رہیں گے

مذاہب میں بھی کئی طرح کے نظریات ہیں۔ اہل مذہب اس پر کھل کر بحث کرتے ہیں لیکن حیرت اس امر کی ہے کہ جب دست شناسی کے نظریات آتے ہیں تو اہل مذہب یکجا ہو کر ان کی مخالفت پر اتر آتے ہیں۔

سائنس اور دست شناسی

ہم دیکھیں گے کہ سائنس نے دست شناسی کے لئے کیا کیا۔ یہ دیکھنا ہے کہ دست شناسی کی مستحکم بنیاد ہے یا محض قیافوں کی دنیا ہے۔ آج مہارت کا دور ہے لوگ کسی خاص مہارت کی خاطر تگ و دو کرتے ہیں۔

ماضی میں ایک شخص امراض کا ڈاکٹر، سرجن اور ادویات کا جاننے والا ہوا کرتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان باتوں کی کوئی حد نہ تھی جن پہ وہ اپنی توجہ مرکوز کر سکتا۔

انیسویں صدی کے اخیر میں لوگوں نے مہارت حاصل کرنے کو پسند کیا۔ اور ہر برانچ میں ماہر آنا شروع ہوئے۔ آج ایک سرجن بیماریوں کے ڈاکٹر کا کام نہیں کرتا۔ اس طرح بیماریوں کا ڈاکٹر اپریشن نہیں کرتا۔ ماہرین ادویات کو اپنا کام رہتا ہے۔

بالخصوص سائنس میں یہ تبدیلی دیکھنے میں آتی ہے۔ اور مہارت کا اثر ہوا ہے لیکن لوگوں کا طریقہ فکر ایک تنگ وادی میں جکڑ کر رہ جاتا ہے۔ امراض کا ڈاکٹر اناٹومی سے چنداں واقف نہیں ہوتا۔ سرجن کو امراض کے علاج کی اہمیت نہیں ہوتی۔ اعصاب کے ماہر عام بیماریوں کا علاج نہیں کرتے اور عام ڈاکٹر اعصاب کی بیماریوں پر توجہ نہیں دیتے۔ تب دق کے ماہر پیٹ کی بیماریوں کی طرف رخ نہیں کرتے۔ اس دوران میں اگر کوئی ڈاکٹر رائے دے دے تو اس کی تشہیر کی جاتی ہے کہ فلاں ماہر کی رائے ہے۔ اپنی مہارت کے دائرہ میں وہ جو کچھ کہہ ڈالے اُسے حرف آخر جانو۔

اگر یہ خیال کیا جائے کہ طب میں بھی اتنی گہرائیاں اور پر اسرار باتیں ہیں کہ تمام ماہرین طب کو معلوم نہیں ہیں اور کئی ایسی پر اسرار باتیں بھی ہیں۔ جن کا بظاہر آپ کوئی حوالہ یا ثبوت نہیں دے سکتے اور نہ ہی حضرت انسان کی وہ طاقت کے اندر ہیں۔

میں ڈاکٹر کی عزت کرتا ہوں وہ تعلیم یافتہ افراد ہیں۔ لیکن میں یہ اجازت نہ دوں گا کہ وہ

مختلف مضامین مثلاً ٹیلی پیتھی، مسمریزم پر بطور جج اپنا فیصلہ دیں حالانکہ انہوں نے ان مضامین کا کوئی امتحان نہیں دیا۔ وائٹ ایڈ نے نیوٹن کے متعلق کہا تھا کہ اتنا بڑا سائنسدان ہونے کے باوجود اسے یہ معلوم نہیں کہ اس کا ذہن کس طرح کام کرتا تھا۔

میری زندگی میں روزانہ اس قسم کی گفتگو ہوتی ہے۔

”جناب آپ نے میری ہتھیلی دیکھ کر زمانہ ماضی کے واقعات اس صحت سے بتائے ہیں کہ میں کچھ نیم رضامند ہوگیا ہوں کہ مستقبل کے متعلق بھی آپ سے پیش گوئی کرواؤں لیکن میرے معالج ڈاکٹر فلاں صاحب کا خیال ہے کہ یہ علم تمام بکواس ہے“

اب ان ڈاکٹر فلاں صاحب کے متعلق معلوم کیجئے تو پتہ چلے گا کہ انہیں دست شناسی سے کبھی دلچسپی نہیں رہی۔ انہوں نے کبھی کوشش ہی نہیں کی کہ دل و دست میں کیا رشتہ ہے۔ دماغ اور دست میں کیا تعلق ہے۔ انہوں نے زیادہ سے زیادہ بخار، نمونیا، بچوں کی بیماریاں وغیرہ کا علاج کیا ہے، وہ صرف یہ جانتے ہیں کہ ہاتھ انسانی جسم کا حصہ ہوتے ہیں اور جب انسان بخار میں مبتلا ہو جائے تو گرم محسوس ہوتے ہیں۔

صدر نیو جرمنی میڈیکل سوسائٹی نے اپنے خطبہ میں یوں فرمایا:

کتنے ڈاکٹر ہیں جو مرض کی وجہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس ضمن میں ان کی کوشش صرف مریض کی بتائی ہوئی ہسٹری تک محدود ہوتی ہے۔ آپ میں سے کتنے ہیں جو بلا ضرورت ادویات کا طومار نہیں باندھ دیتے

بیس سال قبل یہی ڈاکٹر کہتے تھے کہ ہپناٹزم ممکن ہی نہیں۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ آج میڈیکل پروفیشن نے ہپناٹزم کو گلے لگا لیا ہے۔ اور اس کے قواعد سیکھ رہے ہیں۔ دست شناسی پر بھی یہی داستان دہرائی جا رہی ہے۔ کئی سال تک میڈیکل پروفیشن نے اس کا مذاق اڑایا ہے آج وہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہتھیلیوں سے امراض ظاہر ہوتی ہیں۔ آج لندن اور پیرس میں انگلیوں اور انگوٹھا کے ناخنوں کا امتحان کیا جاتا ہے۔ اسی خیال سے کہ ان سے امراض سے متعلق کیا کچھ پتا چلتا ہے۔

اگر میڈیکل فن کے لوگ دست شناسی کے متعلق اپنے اوہام اور اپنا مفاد ترک کر دیں۔ اپنے طور پر اس فن کو ریسرچ کریں تو بہت کچھ نئی باتیں معلوم ہو سکتی ہیں۔ اس فن میں ایک خط پیش کیا جاتا ہے۔ جو ایڈ نبرا سکاٹ لینڈ کی یونیورسٹی کے مجلہ سٹوڈنٹ میں شائع ہوا۔

جناب ــــــ !

کچھ سال قبل میں شاہی ہسپتال کے ایک وارڈ سے گزر رہا تھا کہ مجھے خیال آیا کہ میں ایک مریض کا ہاتھ ملاحظہ کروں۔ میں نزدیک ترین بستر کے پاس گیا اور مریض کے ہاتھ کا معائنہ کیا۔ میں دست شناسی کے متعلق کچھ بھی تو نہ جانتا تھا۔ میری معلومات صرف اس قدر تھیں کہ پانچ بڑی لکیریں ہوتی ہیں۔ اور کہیں ایک ٹوٹے تو اس کا مطلب بد قسمتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ زندگی کی لکیر دونوں ہاتھوں میں ٹوٹی ہوئی تھی۔ اور قسمت کی لکیر ایک چوتھائی آگے بڑھی تھی۔ کہ آگے ایک کراس تھا۔ میں اس وقت تک مریض کے مرض سے واقف نہ تھا۔ میرے استفسار پر اس نے بتایا کہ وہ تیئس سال کا جوان تھا۔ اور تپ دق کا مریض تھا۔ وہ کچھ دن بعد مر گیا۔

میں اس قسم کے کئی واقعات کا حوالہ دے سکتا ہوں۔ لیکن خط میں محدود جگہ مانع ہے کیا آپ یہ سوچیں گے کہ گوشت کی خامیوں میں ان لائنوں کا تعلق ہوتا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ دست شناسی کو محض بکواس سمجھا جاتا ہے لیکن حقائق اپنی جگہ پر، یہ کہہ سکتا ہوں کہ بعض دماغ میں جب ذہنی طور پر اور طبعی طور پر اثرات پیش آتے ہیں تو ہاتھ کی لکیروں کا ان پر کیا اثر ہوتا ہے۔

۱۔ ہاتھ اور اس کی لکیریں کسی انسان کی طبع کی پختگی پر دال ہوتی ہے۔
۲۔ بول چال کے طریقے، غصہ، محبت، ہاتھوں کی جنبش سے ظاہر ہوتے ہیں۔
۳۔ ہاتھوں میں اسی بنا پر لکیریں پیدا ہو جاتی ہیں۔
۴۔ چونکہ لکیریں خاص جنبش کی مرہون منت ہوتی ہیں۔ لہذا ان کا مقصد ہوتا ہے۔
۵۔ ہر ہاتھ پر چار واضح لکیریں ہوتی ہیں۔ ان کا تعلق محبت، دماغی استعداد، عمر اور دماغی جھکاؤ سے ہوتا ہے۔ آخری چیز کو دست شناسی تقدیر کہتے ہیں۔
۶۔ اگر عمر کی لکیر ٹوٹ جائے، اس کو کوئی اور خط کاٹ ڈالے تو عمر میں یکسانیت

نہیں رہتی۔ ہو سکتا ہے وہ زندہ نہ رہے یا قریب المرگ ہو جائے۔

۷۔ اعصاب کے پتلے ریشے ہاتھ سے دماغ کی طرف پیغام لے جاتے ہیں۔ اس لیے ہاتھ کی لکیروں کا دماغ سے تعلق ہوتا ہے۔

۸۔ ایسے حادثات جو عدم توجہ کی بنا پر پیش آتے ہیں۔ جنھیں روکا نہیں جا سکتا ان کا تعلق بھی دماغ سے قائم کیا جا سکتا ہے

۹۔ ایسے حادثات بھی زندگی میں پیش آتے ہیں جنھیں روکا نہیں جا سکتا۔ دماغ کے خاکستری مادہ میں ایسے خلیے ہوتے ہیں۔ جن میں حادثہ سے قبل کچھ بے چینی سی پیدا کرنے کی تحریک شروع ہو جاتی ہے۔ کسی آنے والے خطرے کا ڈر اور اندیشہ اس قسم کی بے چینی کی علامات ہاتھ کی لکیروں میں کچھ تبدیلی کی صورت میں پیش آتی ہیں۔

دست شناسوں کے علم کے مطابق بایاں ہاتھ آپ کی جسمانی حالت کا مظہر ہوتا ہے۔ دائیاں ہاتھ اس ہاتھ کا مظہر ہوتا ہے کہ آپ خود کیا پیدا کرتے ہیں اور آپ کو کیا میسر آتا ہے دائیں ہاتھ میں حاصل شدہ حاصل آنے والے پیش آنے والے واقعات کی تصویر ہوتی ہے اور کچھ جسمانی حالت کی بھی۔

مستقبل کے متعلق مزید تحقیق سے اور کچھ بھی معلوم ہو سکے گا۔

ظاہر ہے کہ تھوڑے سے مطالعہ اور تحقیق سے ایسے دماغ بھی دست شناسی کے قائل ہو جاتے ہیں۔ جو اس سے قبل نہ تھے۔ اور اگر مطالعہ انھیں کچھ نہ کچھ قائل کر سکتا ہے تو وہ پوری طرح قائل بھی کئے جا سکتے ہیں۔

میڈیکل پروفیشن میں کان کا خونی غدود بڑی دیر سے تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس بیماری میں کان کا اوپر والا حصہ ایک خاص شکل اختیار کر جاتا ہے۔ اس میں خونی غدود بن جاتا ہے یا کان کا بالائی حصہ موٹا ہو جاتا ہے۔ یہ صورت حال زیادہ تر پاگلوں میں ملتی ہے۔ خاص طور پر ان افراد میں جنھیں پاگل پن ورثے میں ملتا ہے۔ پیرس میں کان پر اتنے تجربات ہوئے ہیں۔ کہ ان کی مدد سے یہ ممکن ہوا۔ کانوں کی شکل سے یہ پیش گوئی کی جا سکتی تھی کہ وہ شخص

پاگل ہوں گے یا نہیں۔

اگر کانوں پر یہ بات صادق آتی ہے تو ہاتھوں پر کیوں نہیں۔ یہ جسم کا سب سے اچھا حصہ ہے۔ اور ان کا دماغ سے براہ راست تعلق ہے۔

تمام ماہرین طب کا اس امر پر اتفاق ہے کہ مختلف قسم کے ناخن مختلف امراض کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور صرف ناخنوں سے اس بات کا پتہ کرنے میں مدد مل سکتی ہے کہ خاص قسم کے ناخنوں والا مرد فالج، تپ دق، دل کی امراض سے بیمار ہوگا۔ مجھے کئی ڈاکٹروں نے بتایا کہ انہوں نے ہتھیلی اور ہاتھ کی مدد سے بیماریوں کی تشخیص کی وہ ہاتھ اور ہتھیلی کی اہمیت کو تسلیم کرتے تھے۔

ڈاکٹری ایک سائنس ہے اس میں فن تشخیص مرض بذات خود سائنس کا بڑا حصہ ہے۔ ہر مرض کی مخصوص علامات ہوتی ہیں۔ مرض تشخیص کرنے کے اوزار ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی کتنے ڈاکٹر ہیں جو صرف ان پر اکتفا کرتے ہیں۔ عام ڈاکٹر مریض سے ہسٹری اور علامات پوچھتے ہیں۔ اور پھر یہ تمام پوچھ پاچھ کر جو صحیح تشخیص کر لیتے ہیں۔ ایک مریض کی حالت بیان کرتا ہوں۔ چند دن کی بات ہے انگلینڈ میں ایک مرض کا زور تھا۔ ایک مریض کئی ماہرین کے پاس گیا۔ اپنی ہسٹری بتائی۔ ڈاکٹروں نے اپنے آلوں سے تشخیص کی لیکن ہر مرض کی تشخیص الگ تھی اور ہر ڈاکٹر نے مرض کا علاج علیحدہ بتایا تھا۔ اب دست شناسی کی طرف آیئے۔ اس میں ہاتھ پیش کرنے والا

و۔ اپنا نام نہیں بتاتا۔

ب۔ اپنا پیشہ نہیں بتاتا

ج۔ یہ بھی نہیں بتاتا کہ وہ شادی شدہ ہے یا کنوارہ۔

د۔ وہ صرف اپنا ہاتھ بڑھا کر خاموش رہتا ہے۔

دست شناس بے چارہ

۱۔ وہ اس کے ماضی کے واقعات بتاتا ہے۔

۲۔ اس کے موجودہ حالات۔ اور زندگی کا ماحول بیان کرتا ہے

۳۔ وہ اس کی زمانہ ماضی کی صحت پر روشنی ڈالتا ہے۔

۴۔ مستقبل کی صحت کی پیش گوئی کرتا ہے
۵۔ صرف صحیح باتیں بتانے پر اس فرد کا اعتماد حاصل ہوتا ہے اور وہ آگے بڑھتا ہے۔

اس دوران میں وہ کہیں غلطی کر بیٹھے تو بس ہاتھ دکھانے والا فرد اُسے دھوکا باز، جھوٹا اور نہ جانے کیا کیا تصور کرکے بلکہ منہ پر بلا روک ٹوک ہاتھ واپس کھینچ لیتا ہے اگر ڈاکٹر غلطی کر دے تو کسی کو کچھ معلوم نہیں ہوتا لوگ کہہ دیتے ہیں۔ بے چارے کو بلاوا آگیا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملا۔

اس داستان نوازی کے بعد میں قارئین پر چھوڑتا ہوں۔ کہ وہ بتائیں کہ یہ سائنس حقیقی ہے سائنسدانوں نے جو شہادتیں دی ہیں۔ ان کی بنا پر مندرجہ ذیل چیزیں دست شناسی میں مدد ثابت ہوتی ہیں۔

۱۔ لکیریں ۲۔ ہتھیلی پر مختلف بناوٹیں ۳۔ ابھار

غور کیجئے دو افراد کی ہتھیلیوں کی لکیریں کبھی ایک جیسی نہیں ہوتیں۔ دو جوڑے افراد کو لیجئے۔ اگر ان کی طبیعت میں فرق ہے تو ان کی ہتھیلیوں میں فرق ہوگا۔ جن خاندانوں میں شادیاں نزدیکی رشتے داروں میں کی جاتی ہیں۔ ان کے طباع قریباً یکساں ہوتے ہیں۔ تحقیق بتاتی ہے کہ ایک آدھ مخصوص لکیر نسلاً بعد نسلاً ان کی ہتھیلیوں پر چلتی رہتی ہے۔ جب تک کہ طباع میں فرق نہیں آجاتا۔

اس ضمن میں ایک اور تحقیق ہوئی ہے۔ ایک گھر میں کچھ بچے پیدا ہوئے چند بچوں کی شکل باپ سے ملتی تھی اور دوسروں کی ماں سے۔ جب ہتھیلیاں دیکھی گئیں۔ تو اول الذکر بچے جہاں باپ سے شکل میں ملتے ہیں وہاں ان کے ہاتھوں کی لکیریں بھی باپ کی لکیروں سے ملتی تھیں۔ اور جو بچے ماں سے ملتے جلتے تھے۔ ان کی لکیریں ماں کی لکیروں کی شکل کی تھیں۔

ایک غلط بات مشہور ہوگئی ہے کہ ہتھیلیوں کی لکیریں کام کے دوران پڑ جاتی ہیں۔ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو لکیریں گہری ہوتی ہیں۔ کام کی وجہ سے ہتھیلی پر موٹی جلد کی تہہ جم جاتی ہے اور لکیریں معدوم ہو جاتی ہیں۔ اگر ہاتھ نرم ہو یا

پلس وغیرہ سے نرم کر دیا جائے تو لکیریں پیدائش سے قبر تک صاف نظر آتی ہیں۔
ہاتھ اور ہتھیلی میں جو خوبیاں پنہاں ہیں۔ ان پر ہماری توجہ پڑنی چاہیئے۔ سائنسدانوں اور اہل علم کا اعتقاد ہے کہ ہاتھ جسم کا سب سے اہم حصہ ہے۔ انکساگورا کا قول ہے کہ مرد کا حُسن اُس کے ہاتھوں میں ہے۔ مشہور فلسفی اور حکیم ارسطو جو سکندر اعظم کا استاد تھا ایک جگہ یوں لکھتا ہے۔

"ہاتھ اعضاء کا بادشاہ ہے۔ یہ تمام جسمانی قوتوں کا علمبردار ہے۔"

وہ اہل علم، اہل قلم اور سائنسدان جنہیں زیادہ زمانہ نہیں گزرا، ان میں سر رچرڈ اوون ہسوی اور سر چارلس بلز وہ ہاتھ کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔ سر چارلس بلز نے ایک جگہ لکھا ہے۔

"ہاتھ کی تشریح اس طرح کرنی چاہیئے کہ کسی فرد کا ایسا عضو ہے، جو اپنی حرکات اور جنبش سے اس کے ذہن کا ترجمان ہے۔"

سر رچرڈ اوون نے اپنی کتاب "نیچر آف مبس" میں لکھا ہے۔

"ہاتھ میں ہر ہڈی نمایاں طور پر دوسری سے مختلف ہے۔ ہر انگلی کا اپنا طرہ امتیاز ہوتا ہے۔"

یہ بات مسلمہ اور تسلیم شدہ ہے کہ ہاتھ اپنی جنبش اور حرکات سے وہی کچھ ظاہر کر سکتے ہیں۔ جو تقریر کے دوران لب بتاتے ہیں۔ کورٹن ٹیلن نے ایک تحریر میں ہاتھوں کی جنبش وغیرہ کو ان کی زبان قرار دیا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔

"ہاتھوں کے سوا دوسرے حصے بولنے والے کی مدد کرتے ہیں۔ لیکن ہاتھ تو اپنی زبان بولتے ہیں۔ وہ سوالیہ نشان بتاتے ہیں۔ وعدہ کرتے ہیں۔ وہ جذبہ پیدا کرتے ہیں۔ وہ کوئی بات ترک کرنے کی زبان بولتے ہیں۔ وہ خطرے کا ڈراوا دیتے ہیں۔ وہ پیچھے ہٹنے کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ خدشات کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ مسرت کے مظہر ہیں۔ وہ غم ظاہر کرتے ہیں۔ وہ شکوک ظاہر کرتے ہیں وہ ہماری مرضی کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ ہمارے صبر و تحمل کے ترجمان ہیں۔ وہ میانہ روی

کے مظہر ہیں۔ وہ ایک چیز کو بار بار دہراتے ہیں؛

اب ہم اپنی توجہ تین چیزوں کی طرف دیں گے۔

۱۔ جلد ۲۔ اعصاب ۳۔ چھونے کی حس۔

جلد کے بارے میں سر چارلس بل نے ایک بار کہا تھا۔

"جلد کی بیرونی پرت کو ابھی تک چھو کر بیرونی تاثرات اعصاب کے ذریعے دماغ تک پہنچائے جا سکتے ہیں۔ انگلیوں کے آخری پوٹے۔ اور ان کے آخری حصے حسیات دماغ تک پہنچانے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ ناخن انگلیوں کے آخری حصے کو سہارا دیتے ہیں اور گوشت کے عقب میں انہیں اس طرح بنایا گیا ہے کہ ڈھال کا کام دیں۔ یہ ڈھال بیرونی نظام کا اہم حصہ ہے اور گدے بھی پوٹے کے گوشت سے بنتے ہیں۔ آپ ذرا خیال کریں کہ ہم نبض زبان سے محسوس نہیں کرتے بلکہ انگلیوں کے پوٹوں سے یعنی گدوں سے کرتے ہیں۔ اگر ہم اپنی انگلیوں کا اچھی طرح ملاحظہ کریں تو چھونے کی صلاحیت بہتر طور پر معلوم ہوتی ہے۔"

انگلیوں کے پوٹوں کی ساخت دیکھئے۔ ان پر جلد اس طرح بنائی گئی ہے کہ ابھار اور گہرائیاں ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ نبض دیکھنے کے لئے موزوں بن گئی ہیں۔ اگر آپ انگلی کے پوٹے کے اندر سے دیکھیں تو ہر ابھار کے اندر ایک گہرائی ہے، جن میں نرم گوشت کے باریک (مہین) ٹکڑے ہیں۔ انہیں انگریزی میں پیپیلی کہتے ہیں۔ ان کے نیچے اعصاب کے آخری حصے ہیں۔ اس طرح اعصاب محفوظ ہیں۔ لیکن اس سے قبل جو انتظام تحریر کیا گیا ہے۔ اس کی بنا پر یہ چھونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

جہاں تک اعصاب کا تعلق ہے، ہمیں اناٹومی کا مضمون یہ بتاتا ہے کہ جتنے اعصاب ہاتھوں کے اندر ہیں۔ اتنے کسی جگہ نہیں۔ اور ہاتھوں سے زیادہ ہتھیلیوں میں اعصاب کی تعداد باقی ماندہ ہاتھ کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ آغاز انسانیت سے ہاتھ اور دماغ کا تعلق اس طرح قائم کیا گیا ہے کہ ہاتھ دماغ کے ذکر ہیں۔

ایک ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔

"ظاہری طور پر آپ کو جو اعصاب نظر آتے ہیں۔ ان میں ہر ایک بظاہر ایک ہے۔ لیکن حقیقت میں دو ہوتے ہیں۔ ایک غلاف کے اندر لپٹا ہوا ہوتا ہے ایک پیغام دماغ کے اندر لے جاتا ہے۔ اور دوسرا دماغ کا سندیسہ واپس لاتا ہے۔"

سیبز نے اپنی کتاب انسان کی اناٹومی اور فزیالوجی میں لکھا ہے کہ ہاتھوں پر جیسے ملتے ہیں اور ان کی بڑی اہم غرض و غایت یا مقصد ہوتے ہیں۔ انہوں نے مزید لکھا ہے۔ کہ ایسے جیسے انگلیوں کے آخری کونوں پر ملتے ہیں۔ ہاتھ کی لکیروں پر ہوتے ہیں۔ اور کلائی پر نہیں ملتے۔ ان میں اہم ترین اعصاب کے آخری حصے ہوتے ہیں۔ زندہ انسان میں ان مراکز سے روئیں دماغ کی طرف جاتی ہیں۔ جونہی انسان فوت ہوتا ہے۔ بند ہو جاتی ہیں۔ یہ کہا جاتا ہے کہ جن لوگوں کی سننے کی قوت ترقی یافتہ ہوتی ہے۔ وہ ان روؤں کی آواز تک سن سکتے ہیں۔

پیرس میں ایک شخص اندھا پیدا ہوا تھا۔ لیکن قدرت نے اسے سننے کی بڑی ترقی یافتہ قوت عطا کی تھی۔ وہ ہاتھ کی ہتھیلیوں سے روؤں کی آواز سن سکتا تھا۔ نہ صرف یہ بلکہ ان کی آواز سے آنے والے کی مندرجہ ذیل باتوں کا پتہ لگا سکتا تھا۔

۱۔ جنس آنے والا نر تھا یا مادہ ۲۔ عمر

۳۔ طبع ۴۔ صحت

۵۔ کیا بیماری نزدیک ہے ۶۔ کیا موت نزدیک ہے۔

اب ہم اپنی توجہ دست شناسی کی طرف مرکوز کرتے ہیں۔ اعصاب اور ان کے مقاصد اور کارکردگی کے لحاظ سے دست شناسی سے ان کا گہرا رابطہ معلوم ہوتا ہے۔ ان اعصاب میں ایک تعلق کار فرما ہے۔

اس معاملہ میں پرا ایر کرومبی نے تحریر فرمایا۔

جب چھونے، سونگھنے والی قوتوں کا ادراک دماغ تک ہوتا ہے۔ تو اعصاب کے سلسلہ پر عمل ہوتا ہے اس میں بھی جنبش پیدا ہوتی ہے۔ یہ اطلاعات اعصاب کی تھرتھراہٹ یا بجلی کی طرح کی لہروں پر مشتمل ہوتی ہے۔

ہمیں معلوم ہے کہ جن سائنسدانوں نے دست شناسی پر توجہ دی ہے۔ وہ اس نظریہ

پر ایمان رکھتے ہیں۔

ملز نے کہا تھا،

”اعصاب کی کارکردگی اور بجلی کی رو سے طریقہ کار کے درمیان کوئی ایسا طریقہ کار یکساں ہے۔ جو اس وقت معلوم نہیں۔ گو ایک ایسا ہی تعلق بجلی اور مقناطیسی قوت کے درمیان ثابت ہو چکا ہے۔“

”ہمیں ابھی پوری طرح اس بات کا علم نہیں کہ جب اعصاب کوئی پیغام جسم سے دماغ تک یا دماغ سے جسم کے کسی حصہ تک پہنچاتے ہیں تو آیا محلول برقی رفتار سے دماغ تک جاتا ہے۔ یا دماغ سے واپس آتا ہے۔ یا اعصاب کے اندر کوئی ایسا نظام موجود ہے جس کا وزن نہیں ہے۔ لیکن جس کی کارکردگی مسلم ہے اور اس نظام کے تحت ارتعاش کا سلسلہ چلتا ہے۔“

میں پروفیسر سعید ے ڈی اور ڈاراڈی کو جانتا ہوں انہوں نے علاج امراض میں بجلی کے کردار پر بڑا وقت صرف کیا اور ہزاروں مریضوں پر بجلی آزمائی، ہزاروں مریضوں کا بجلی سے کامیابی کے ساتھ علاج کیا۔ اور اب انہیں بجلی کے علاج پر حکم مانا جاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کی رائے میں اعصاب کا طریقہ کار تار برقی سے ملتا جلتا ہے۔ وہ دماغ سے جسم تک بالخصوص ہاتھ اور ہتھیلیوں سے دماغ تک بڑی نفاست سے کام کرتا ہے۔

مسٹر برورڈ نے ایک ۱۸۲۷ء میں بمقام پیرس شائع کی۔ انہوں نے بھی اعصاب کے اس نظریہ کی حمایت کی ہے۔ انہوں نے بھی اعصابی محلول کا ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ انسانی دماغ کا پیغام پہنچانے اور جسم کا سندیسہ دماغ تک پہنچانے میں اس محلول کا بڑا اہم حصہ ہے اس قسم کے عام لوگوں نے جنہوں نے وقت صرف کیا۔ اس جانب محنت سے مطالعہ کیا، غور کیا اُن کا کہنا ہے کہ انسانی دماغ پر جو اثرات پڑتے ہیں خواہ وہ کسی طرف ہو ان کا اثر ہتھیلیوں کی لکیروں، ناخنوں اور ہاتھوں کے ہر حصے پر پڑتا ہے اس نظریہ میں کسی وہم وغیرہ کو دخل نہیں ہے۔ اس کی بنیاد سائنس اور اس کی معلومات پر ہے۔ حقائق اس علم کو سہارا دیتے ہیں۔ اور ایسے حقائق جن کو جھٹلایا نہیں جاسکتا، آخر ہم ان باتوں کو کیوں تسلیم نہ کریں تشریح

الابدان کے ماہرین کا قول ہے کہ

ہڈیوں کی سطحوں پر جو ابھار اور غیر فطری اشکال واقع ہوتی ہیں وہ اعصاب اور عضلات کے دباؤ کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ اگر ہڈی کا ٹوٹا ہوا ٹکڑا کسی سائنسدان کو دیا جائے تو وہ اپنے تجربات کی بنا پر یہ بتانے کے قابل ہوگا کہ اس ہڈی کا باقی ماندہ پنجر کیسا ہوگا۔ نہ صرف پنجر بلکہ متعلقہ جانور کی نسل۔ اس کی عادات اور وہ امراض جو ایسے جانور کو لگ سکتی ہیں۔ بھی بتا سکے گا۔

اگر ہڈی کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے پر اتنی تفصیلی باتیں بتائی جاسکتی ہیں، تو جسم کے سب سے اہم حصے یعنی ہاتھ کو اگر ہم تفصیلی غور سے دیکھیں تو کیوں نہ اتنی بلکہ اس سے زیادہ باتیں بتا سکیں۔ آخر اس میں کون سی برائی ہے کہ محض ان پر غور کر کے دست شناسی مندرجہ ذیل باتیں بتا دے۔

(ا) صحت۔ (ب) گزشتہ اور موجودہ ماحول۔ (ج) مستقبل کا ماحول۔

ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ ہتھیلی کی لکیریں کام سے نہیں بنتیں۔ اگر کام سے نہیں بنتیں تو ہر وقت مٹھی بند رکھنے سے بھی نہیں بنتیں۔ یہ صحیح ہے کہ مٹھی بناتے وقت ہاتھ ہتھیلی پر مڑ جاتے ہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ مٹھی نہ بھی بنائی جائے تو بھی لکیریں بن جاتی ہیں یہ ایک کیس میں ثابت کیا جا چکا ہے اگر ایک کیس میں درست ہے تو باقی میں کیوں نہیں ایک اور بات یاد رکھیں۔ فالج اور ادھرنگ کے مریض میں ہتھیلیوں کی لکیریں ختم ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ مریض مٹھی بند کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔ اس لئے جو لوگ اعتقاد رکھتے ہیں کہ مٹھی بند کرنے کا اثر لکیریں ہیں غلط ثابت ہوتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ آیا

(ا) علم قیافہ (ب) سمایات (چہرے سے اندازہ لگانا)

کیا دست شناسی میں مدد کرتی ہیں؟

میں نے اس پر غور کیا ہے، دوسروں سے باتیں کی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے، ہتھیلی کا اگر پوری طرح اور غور سے معائنہ کیا جائے تو دست شناس ان دونوں علوم کو

خود ہی ملا دیتا ہے۔ ہاتھ کا چونکہ دماغ سے براہ راست تعلق ہے۔ اس لئے وہ فرد جس کا معائنہ کریں گے کہ مندرجہ ذیل خصوصیات بتا دے گا۔

(ا) ظاہری خصوصیات (ب) خفیہ خصوصیات (ج) مستقبل میں پیدا ہونے والی خصوصیات

جہاں تک چہرے کا تعلق ہے وہ حادثات زمانہ کا مظہر ہوتا ہے۔ چہرہ حال دل کہہ دیتا ہے حالانکہ عام آدمی اس وقت بھی لکیروں کو نہیں پہچان سکتا۔

مسٹر بلزاک نے یوں کہا ہے۔

"ہم سائنس کے احاطہ کو اپنے ہونٹوں، آنکھوں، ابروؤں اور پیشانی پر لاگو کرتے ہیں۔ لیکن ہاتھوں کو سائنس کے احاطہ سے باہر رکھتے ہیں۔ آخر ہاتھ کیوں نہیں، ہاتھ تو بہت سی چیزوں کے مظہر ہیں"

اب ہم مستقبل کی بات کرتے ہیں۔ ہتھیلی کی نشانیاں مستقبل کے متعلق کیونکر بتاتی ہیں اور ان وجوہات پر بھی غور کرتے ہیں جو اس کی صداقت میں پیش کی جاتی ہیں۔

(ا)۔ سب سے پہلے یہ یاد رکھیں کہ اس علم کی بنیاد ہی بہت گہری ہے۔ زمانہ ماضی میں ایسے افراد نے اس علم کی تفصیلات طے کیں جنہوں نے اپنی زندگیاں اس پر صرف کر دیں یہ وہ لوگ تھے۔ جنہوں نے زندگی بھر کے تجربات کو یکجا کیا۔ ان سے اصول نکالے۔ دوسروں کے تجربات سے استفادہ کیا۔ خود ختم ہو گئے لیکن ایک عظیم سائنس کو زندہ جاوید بنا گئے۔

(ب) جوں جوں زمانہ ترقی کرتا گیا یہ اصول مقرر کیا گیا کہ

(i) نارمل ناک کیسی ہوتی ہے!

(ii) ہونٹ عامیانہ کیسے ہوتے ہیں!

(iii) ایک عام فرد کا چہرہ کیسا ہوتا ہے!

اسی طرح یہ بھی مقرر کر دیا گیا۔

ا۔ سر کی عامیانہ لکیر کیسی ہوتی ہے!

ب۔ زندگی کی نارمل لکیر کس طرح ہوتی ہے!

یہ تفصیلی کام کس طرح نارمل لکیروں کی پہچان پر اختتام پذیر ہوا۔ اسے دہرانے کی ضرورت

نہیں۔ اس کے ثبوت موجود ہیں۔ ثبوت دیئے جا سکتے ہیں اور ایک عام فرد جو ذرا غور سے بہت سے ہاتھوں پر ایسی لکیریں دیکھنا شروع کر دے۔ خود ہی عامیانہ یعنی نارمل لکیروں کی شکل معلوم کرنے پر قادر ہو جائے گا۔ وہ ایک ثبوت ہوگا۔

اسے کسی سے ثبوت طلب کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ دماغ کی لکیر پر کوئی نکتہ یا نشان خاص دماغی رجحان کا مظہر ہے۔ یا زندگی سے کسی طرح بھی تعلق رکھتے ہیں تو یہ لوگ بڑے شوق سے کہہ سکتے ہیں کہ ایسے نشانوں کی مدد سے مندرجہ ذیل باتیں مستقبل کے متعلق بتائی جا سکتی ہیں۔

۱۔ بیماری ۲۔ صحت ۳۔ پاگل پن ۴۔ مدت۔

اگر ہم مزید غور کریں، لکیروں کو غور سے دیکھیں تو معلوم کیا جائے گا کہ

۱۔ شادی اس وقت ہوگی جب لکیر پر فلاں نشان ہوگا۔

۲۔ شادی کا انجام بُرا ہوگا۔

۳۔ شادی کا انجام اچھا ہوگا۔

۴۔ قسمت میں روپیہ ہوگا۔

۵۔ قسمت میں روپیہ نہیں ہوگا، بلکہ ناداری ہوگی۔

میں فی الحال اس کا ثبوت نہیں دے سکتا لیکن مجھ پر یہ روشن ہو رہا ہے کہ مندرجہ ذیل نظریہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

جس طرح ہر صدی میں قدرت کے چند خفیہ اصول انسان کو معلوم ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ جو باتیں پر اسرار اور راز کہلاتی ہیں وہ بھی کچھ قوانین کی پیدا کردہ ہوتی ہیں اور فی الحقیقت ان قوانین کا انسان کو علم نہیں ہوتا۔

میں ایک اور نظریہ بھی پیش کرتا ہوں۔ الگ تھلگ زندگی گزارنا ممکن نہیں ہے گو ظاہری طور پر ایسا ممکن ہوتا ہے۔ وہ قوانین جو تمام دنیا میں محیط ہیں۔ ہمیں بھی متاثر کرتے ہیں جو دنیا میں موجود ہیں۔ بلکہ دنیا میں جاری ہیں۔

اس ضمن میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ۔

۱۔ ہاتھ قسمت کا مظہر ہے۔

۲۔ یہ مستقبل میں آنے والے واقعات کی پیش گوئی کرتا ہے۔

۳۔ یہ ان حالات کو متاثر کرتا ہے ظاہری طور پر جن پر ہمارا کوئی کنٹرول نہیں ہے۔

یہاں انسان کو دیکھئے، دو صورتوں کے اندر گھرا معلوم ہوتا ہے۔

ا۔ تقدیر

ب۔ مرضی کے مطابق حالات کا رخ بدلنے کی کوشش کرنا۔

میں مانتا ہوں کہ انسان اپنی مرضی اپنانے میں آزاد ہے۔ لیکن اس کی حد ہے۔ جس طرح زندگی میں دوسرے طریقے محدود ہیں۔ اسی طرح آپ دیکھئے کہ انسان کی مندرجہ ذیل خصوصیات محدود ہیں۔

۱۔ انسانی قوت ۲۔ انسانی قد ۳۔ اس کی عمر ۴۔ اس کی بصارت وغیرہ۔

انسان کی آزادانہ مرضی سلنڈر کے گرم گھومنے کے مترادف ہے اور گھومنے کی یہی قوت ارتقاء کی خیزی کو چلاتی ہے۔

اگر ہم انجیل کے صفحات پر نظر ڈالیں تو تقدیر سب سے اہم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہر چیز میں نمایاں نظر آتا ہے۔ انسان تقدیر کا غلام بن کر رہ گیا ہے۔

روم کے فرماں روا، یونانی، نیل کے فرعون سب اپنے وقت کے حاکم تھے۔ حکومت کی اور ختم ہو گئے لیکن دنیا میں ارتقائی عمل جاری ہے۔ کمال کی طرف، ترقی کی طرف اور ہم اس دور کی زنجیر تھام کر بیٹھے ہیں۔

آیئے! ہم گزشتہ دور کی طرف دیکھیں ہو سکتا ہے۔ اس ماضی میں ایسی باتیں ہوں جو مستقبل کا سبق دے سکیں۔ ہم اس دور کی طرف دیکھتے ہیں جب آزادئ خیال یکساں بھاری سلوں کے نیچے دم توڑ رہا تھا۔ ہم اس دور کی طرف غور کرتے ہیں۔ جب رام نے ہندوستان میں صدا بلند کی۔ حضرت موسیٰؑ نے مصر میں نئے مذہب کی آواز اٹھائی، حضرت عیسیٰؑ نے یوروشلم میں آواز بلند کی۔

یہ دور بھی گزرا اور انسان ایک بار پھر بھول بھلیوں میں کھو گیا۔ پھر ایک دور آیا

ایک معمولی سا پادری مارٹن لوتھر اٹھا اور کلیسا کے خلاف آواز بلند کی۔ کیا اسے تقدیر نے حکم دیا تھا۔ یہ بات سوچنے کی ہے۔ کون سی باتیں پھر زبان پر آتی گئیں۔

ا۔ خدا ب۔ قدرت ج۔ تقدیر۔

آگے بڑھیئے نپولین کو لیجئے۔ جارج واشنگٹن پر نظر ڈالئے تمام اس اسٹیج کے کردار ہیں جس میں رخ ارتقاء کی طرف تھا۔ یہ ترقی کے زینے پر چلنے والے افراد تھے۔ ایسے بھی تھے جو ایک ملک میں کام کرتے تھے۔ دوسرے صوبے تک محدود تھے۔ بعض اپنی قوم تک لیکن مقصد و مدعا ایک ہی تھا۔ ترقی ارتقاء کا حصول۔

ظاہری طور پر ہم اس اصول کو تسلیم نہیں کرتے جو ہمیں نظر نہیں آتا۔ اس قوت پر اعتماد نہیں کرتے جو سامنے نہیں ہوتی۔ اگر ہم مذاہب، فرقوں، عقائد پر غور کریں تو ہزاروں ایسے اصول ملتے ہیں جنہیں عوام الناس نہیں جانتے۔ مگر فرقوں میں ایسے عقلمند اور فکر کرنے والے افراد کا طبقہ ہوتا ہے جو ان اصولوں کو سمجھتے ہیں

اگر لوگ تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں، قسمت پر یقین رکھتے ہیں جس کا بظاہر کوئی سان گمان نہیں ہوتا تو دست شناس پر کیوں یقین نہ کیا جائے۔

صاف ظاہر ہے انسان تقدیر کا غلام ہے اگر وہ دنیا میں زندہ رہتا ہے۔ تو اس پر چند اصول حاوی ہوتے ہیں۔ وہ اسے متاثر کرتے ہیں۔ ہمارا حال آخر کسی ماضی کے اثرات بے بنیاد پر ہے۔ اور مستقبل موجودہ حال کے اثرات سے بنے گا۔ ماضی میں جو کام کئے گئے وہ حال کے کاموں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ جب ہم نے اپنی تقدیر بنانے کی کوشش کی تو اس پر ماضی کا اثر ہوتا ہے۔

صورت حال خطرناک نہیں رہتی جب کہ مرد و عورت کو انتباہ کر دیا جائے کہ وہ اپنی ذمہ داری محسوس کریں۔ یہ انہیں سبق دیتی ہے کہ وہ دوسروں کی خاطر محسوس کریں اور صرف اپنے آپ تک محدود نہ رہیں۔

یہ صورت حال میرے خیال میں تمام قوموں کے لئے مناسب رہے گی۔ یہ لوگوں کو خود غرضانہ زندگی کی گہرائیوں سے نکالے گی۔ وہ ان کی نگاہ میں وسعت پیدا کرے گی۔ اب جہاں وہ

اندھا دھند دوسروں کی پیروی کرتے ہیں۔ وہاں وہ حقیقت کے متلاشی ہوں گے۔ اور سچائی کی پیروی کریں گے۔ ہمیں یہ صورت حال یہ سکھائے گی کہ ہم لوگ جو اس تہذیب کے بچے بالے ہیں ایک دوسرے کی خدمت کریں تاکہ ہماری قوم اور ہماری نسل اپنی ارتقاء کو پہنچے اس طرح کہ زندگی کے تمام گوشوں کو فائدہ پہنچے اور ان لوگوں کا بھی بھلا ہو جنہوں نے مستقبل میں آنا ہے۔

تقدیر کا عقیدہ لوگوں میں بے عملی پیدا نہیں کرتا بلکہ جب آپ پوری محنت کر کے کام ختم کرتے ہیں تو اس کا صلہ اس تسلی کی شکل میں دیتا ہے جو حاصل ہوتی ہے۔ یہ امتحان کے دوران صبر، تکلف کے وقت سکون، کامیابی کے وقت حلیمی اور خدا کی مرضی پر شکر کی راہ دکھاتا ہے۔

اب اس کے برعکس اس عقیدہ کی بات کیجئے وہ عقیدہ جس کا ایمان انسانی کوشش کا ثمر ہے آخر اس طبقہ کا کیا نتیجہ نکلا ہے۔ ایک عظیم انسان ایک معمولی سے ذرّے کے پیچھے روپوش ہوگیا۔

زندگی کے ترازو میں انسان کا وزن کم سے کم تر رہ گیا ہے۔ آج لاکھوں انسان ایک دوسرے کو تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ ایک دوسرے پر طفیلی بنے ہوئے ہیں۔ ان کی نام نہاد مرضی اور آزادی نے انہیں دیوانہ بنا دیا اور وہ ظلم کے پیکر بن گئے۔

اب ایک حقیقت پسند یا تقدیر پسند کی طرف آیئے۔ وہ اپنے ہاتھ بند کر کے منتظر نہ ہوگا۔ وہ انہیں کھول کر کام کا آغاز کرے گا۔ وہ اپنے ہاتھ بند کر کے منتظر نہ ہوگا۔ وہ صبر و تحمل سے کام کرتا چلا جائے گا۔ اس کا احساس یہ ہوگا کہ شانوں پر جو ذمہ داری آن پڑی ہے اس نے اس کا وزن کم کرنا ہے۔

وہ یہ محسوس کرے گا کہ وہ زندگی کی زنجیر کی ایک کڑی ہے۔ چاہے یہ کڑی کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو اس کا مقصد ہے اُس نے اس مقصد کا بوجھ صبر و تحمل سے اٹھانا ہے اس کارگزاری میں

۱۔ عقائد کا ٹکراؤ نہیں ہوتا

۲۔ یہ وقتی کامیابی کی راہ نہیں ہوتا۔

۳۔ یہ صرف ایک سال کی ناکامی پر ختم نہیں ہوتا۔

۴۔ وہ زندگی میں غلطیاں بھی کر سکتا ہے۔ لیکن انہیں دُور کر کے اچھائیاں بھی سرانجام دے سکتا ہے۔

۵۔ اس میں خامیاں بھی ہوتی ہیں اور خوبیاں بھی۔

۶۔ یہ حقیقت سے بھرپور زندگی ہوگی۔ جس میں وہ اپنی پوری کوشش کرے گا کہ اسے بہتر بنا سکے۔

یہ تقدیر کا عقیدہ ہے۔ کلیسا نے اس کا پرچار کیا ہے۔ لیکن یہاں میں یہ اقرار کرتا ہوں کہ تقدیر وہ جو ہاتھ کی ہتھیلی پر لکھی ہے اور یہیں پر آکر کلیسا نے اپنے عقائد کا دشمن نمبر ایک گردانا ہے۔

آخر وہ کونسا عقیدہ ہے جس میں ہتھیلیوں کے نشانات اسرار و رموز گردانے جاتے ہیں۔ ہم محض اس علم کو اس لئے نہیں مانتے کیونکہ ہمیں لکیروں کا علم نہیں: ہم اس سائنس سے واقف نہیں۔

اگر ہم یہ بات مان لیں تو ایک انسان کیوں یہ نہیں کہتا کہ زندہ رہنا نہیں چاہتا کیونکہ بغیر زندگی کے اسرار و رموز سے واقفیت نہیں ہے۔ میں سوچنا چھوڑ دیتا ہوں۔ کیونکہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ سوچتے وقت کون سی قوتیں کارفرما ہوتی ہیں۔ سادہ زندگی میں کئی پراسرار باتیں رہا کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ یہ باتیں کیونکر انجام پذیر ہوتی ہیں۔ لیکن آپ انہیں اپنانے پر مجبور ہیں۔

عیسائیوں اور دوسرے مفکرین نے کسی پنہاں قوت کو اپنے عقیدے میں شامل کیا ہے۔ جو ہمارے انجام کو متاثر کرتی ہے۔

پروفیسر شنطالی کے الفاظ پڑھیئے: "زندگی اور اس کے حالات ایک ایسی قوت کو جاری کرتے ہیں جس کا نہ ہمیں آغاز معلوم ہوتا ہے نہ اس کے انجام کی خبر ہوتی ہے۔ اس وقت کی تذلیل اُن ہاتھوں سے ہوتی ہے۔ جو دنیا کے تخت پر اپنی حاکمیت کو نافذ کرتے ہیں۔"

والٹر نے کہا: "ہمارے اجسام میں ایک ایسی قوت پنہاں ہے جو ہمیں واقفیت دلائے بغیر عمل کرتی ہے۔" آخر میں کیں ایرسن کے الفاظ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراتا

ہوں،“ اگر ہم اپنے نزدیک نظر ڈالیں، اس پر غور کریں تو یوں معلوم ہوگا کہ جو عام قانون ہماری زندگیوں پر جاری ہے اس سے بالاتر کوئی اور قانون کام کرتا ہے ہم نے اس تحریر میں دیکھا ہے کہ دست شناسی کا علم کس طرح صدیوں تک چلا آیا ہے۔ ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ وہ سائنس جو مختلف گوشوں میں اپنی صداقت کا سکہ منواتی ہے۔ کس طرح دست شناس کے علم کو تقویت دیتی ہے اور اس کے نظریات کی پشت پناہ ہے۔ ہم نے اسے قدرتی روشنی میں دیکھا ہے کہ سائنسی محاورہ کے مطابق رنگ دار شیشوں سے اسے نہیں دیکھا ہے۔ ہم سائنس کو قدرتی سمجھتے ہیں۔ ہم نے اسے مذہبی نقطہ نگاہ سے بھی دیکھا ہے

ہم اسے ایک مذہبی عنصر سمجھتے ہیں۔ ہم نے اسے زندگی کے عقیدہ کی رو سے دیکھا ہے۔ اس کے ذریعے نیکی بہم پہنچائی جا سکتی ہے۔ بر وقت حالات کی تنبیہ کی جا سکتی ہے۔ حفاظت کی جا سکتی ہے۔ بہتری کے لئے کوشش کی جا سکتی ہے۔

اگر یہ اتنی وسعت پذیر سائنس ہے یا اتنا وسیع علم ہے تو ہم کیا کریں۔ کیا ہم اسے صرف اس لئے حرف غلط کی طرح ختم کر دیں کہ کچھ لوگ اس علم کے مخالف ہیں (اور مخالف بھی اس لئے کہ انھیں اس کا علم نہیں) ہمیں اس علم کی ترقی و ترویج میں کوشاں ہونا چاہیے کیونکہ اس میں صداقت پنہاں ہے۔ ہمیں یہ سائنس دوسروں کو پڑھانی چاہیئے۔ کیونکہ اس کا علم بذات خود قوت بن جائے گا۔ ہمیں اسے اپنانا چاہیئے۔ کیونکہ اپنانے سے اسے ترقی حاصل ہوگی۔ یہ رواج پذیر ہوگی۔ دوسرے اس سے متعارف ہوں گے۔

اب میں چند الفاظ میں ان مردوں اور عورتوں سے مخاطب ہوتا ہوں جو ثبوت ہوتے ہوئے اس کے حق میں دلائل کو مانتے ہیں اور حقائق کو تسلیم کرتے ہوئے پھر بھی اس بناء پر تسلیم نہیں کرتے کہ دست شناس کا علم کفر ہے۔ میں انھیں کیا کہوں۔ کیا وہ اپنی عقل سلیم کے خلاف نہیں جاتے۔ کیا وہ دائرہ خردمنداں سے باہر نہیں آتے ؟ آخر وہ کیوں ایسا کرتے ہیں ؟ شاید وہ ان قوانین کی مخالفت کر رہے ہوں جن سے وہ آگاہ نہیں ہیں۔ ان کا سوال یہ ہے کہ وہ دنیا کی وسعتوں میں رہائش پذیر ہیں۔ لیکن محدود

جگہ پر رہتے ہیں۔ اس دنیا یا زمین کا ایک حصہ ایسا بھی ہے جسے انہوں نے نہیں دیکھا اس حصہ میں دنیا کے بہت سے اسرار و رموز موجود ہیں۔ ان دیکھی رموز کی مخالفت کیوں ؟ کیا انہیں دنیا میں موجود یا زمانہ پر مادی تمام قوتوں کا علم ہے۔ اگر جواب یہ ہے کہ ایسی قوتیں بھی موجود ہیں جن کا انھیں علم نہیں تو شاید انہی میں سے کوئی قوت ہاتھ کی ہتھیلی، اس کی لکیروں اور ابھاروں کو کنٹرول کرتی ہے۔ دائرہ خردمنداں کے اندر جو لوگ آتے ہیں انہیں ان پنہاں قوتوں کو بھی دھیان میں رکھنا چاہیئے۔

(نیاز محمد ایم اے)

حصہ اوّل

دست شناسی

باب ــــ ۱

ہاتھوں اور انگلیوں کی شکل و شباہت

دست شناسی کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ ہاتھ کا پوری طرح معائنہ و مطالعہ کیا جاتے۔
اس سائنس کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

۱۔ دست شناس — ہاتھ کا امتحان کرنا
۲۔ کف شناس — ہتھیلی کا امتحان

اوّل الذکر میں ہاتھوں اور انگلیوں کی شکل، اس میں میراث میں ملے ہوئے اثرات رجحان طبع شامل ہے۔ دوسری سائنس ہتھیلی پر لکیروں اور نشانات کو لیتی ہے۔ انہی کی بنا پر ماضی کے حالات، حال کے کوائف اور مستقبل کی پیش گوئیوں کو شامل کرتی ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ دوسری سائنس کسی فرد کا پورا حال بیان نہیں کر سکتی جب تک کہ پہلی سائنس اپنا فرض ادا نہ کر دے۔ اس لئے اس مضمون کے طالب علم کو بتدریج مندرجہ ذیل چیزوں کا مطالعہ و معائنہ کرنا چاہیے۔

ا۔ شکل ب۔ بناوٹ ج۔ جلد د۔ ناخن

ان کے بعد وہ ہتھیلی کا تفصیلی معائنہ کرے۔ کچھ حضرات سائنس کے اس حصے کو غیر دلچسپ بتاتے ہیں۔ اس کی طرف چنداں توجہ نہیں دیتے۔ بلکہ دست شناسی پر اکثر کتب میں اس حصہ پر روشنی نہیں ڈالی جاتی۔ کتب کا رجحان بھی کم و بیش یہی ہے کہ پہلے ہی باب میں کف شناسی کی تفصیلات پیش نظر آتی ہیں۔

اگر طالب خود بھی غور کرے تو اسے معلوم ہوگا کہ پہلی سائنس کو چھوڑ دینا غلطی ہے اگر وہ مضمون جس کی بنا پر کوئی ہاتھ آپ کی طرف بڑھایا جائے تو آپ اس کا کس طرح استعمال

کریں۔ علاوہ ازیں ہاتھ کی ہتھیلی کے مقابلے میں ہاتھ اور انگلیوں کی ساخت آسانی سے دیکھی جا سکتی ہے۔ غور فرما لیجئے کہ آپ صرف ہاتھوں اور انگلیوں کی بناوٹ سے اجنبی لوگوں کے چال چلن کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ آپ ریلوے اسٹیشن پر بیٹھے ہوں، کسی گاڑی میں تشریف فرما ہوں، ہوائی جہاز کی انتظارگاہ ہو، گرجا ہو یا تھیٹر یا کوئی اور اجتماع آپ کی نظریں کام کر جاتی ہیں اور کوئی ہاتھ آپ کی طرف بڑھے بغیر آپ انسانوں کا اندازہ کر جاتے ہیں۔ مختلف قوموں کی خصوصیات اس قوم کے افراد کے ہاتھوں کا معائنہ کر کے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

یہ سائنس بھی توجہ کی محتاج رہی ہے۔ میں خود بھی کچھ باتیں اور تجربات بیان کروں گا کہ ہاتھوں کی ساخت اور انگلیوں کی شکل سے میں نے کیا کچھ حاصل کیا۔ ایک بات اور بھی قابل ذکر ہے۔ کئی ہاتھ کئی خاص کاموں کے لئے موزوں ہوتے ہیں۔ اور گو اپنی دل پاور کی بنا پر کسی جسمانی نقص پر بھی کسی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے۔ خاص قسم کے ہاتھ خاص قسم کے کاموں کے لئے موزوں ترین ہوں گے۔ یہی دست شناسی کا پہلا بڑا اور اہم حصّہ ہے۔ اس لئے ہم پہلے مختلف اقسام کے ہاتھ، ان میں ترمیمات، عارضی تبدیلیاں اور ان کا تعلق جو کردار سے ہے بیان کریں گے۔

ہاتھوں کی سات اقسام ہوتی ہیں۔ ان میں ہر ایک کے آگے سات چھوٹی چھوٹی اقسام یا انواع میں تقسیم کی جا سکتی ہیں۔ اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

١۔ ابتدائی یا سب سے نچلے ہاتھ۔
٢۔ مربع یا کارآمد ہاتھ۔
٣۔ کفچی یا چپٹا ہاتھ۔
٤۔ فلسفیانہ یا گرہ دار ہاتھ۔
٥۔ مخروط نما یا فن کارانہ ہاتھ۔
٦۔ نفسیاتی یا مثالی ہاتھ، تصوراتی ہاتھ
٧۔ مخلوط ہاتھ۔

سات چھوٹی اقسام یا انواع بڑی اقسام کے باہم ملنے سے بنتی ہیں۔ تہذیب یافتہ قوموں میں ابتدائی ہاتھ مشکل سے ملتے ہیں۔ اس لئے ہم مربع ہاتھوں سے اس باب کا آغاز

کرتے ہیں۔ ان کو سات اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔

١۔ مربع ہاتھ معہ مربع انگلیاں چھوٹی
٢۔ مربع ہاتھ معہ مربع انگلیاں لمبی
٣۔ مربع ہاتھ معہ گرہ دار انگلیاں
٤۔ مربع ہاتھ معہ کفچی دار انگلیاں
٥۔ مربع ہاتھ معہ مخروط نما انگلیاں
٦۔ مربع ہاتھ معہ تصوراتی انگلیاں
٧۔ مربع ہاتھ معہ مخلوط درجے کی انگلیاں

باب ـــــ ۲

ابتدائی یا نچلے ہاتھ

یہ ہاتھ سب سے کم ذہنی ترقی والوں کے مظہر ہوتے ہیں۔ ظاہر طور پر یہ کھردرے ابھرے ان کی ہتھیلی فراخ، موٹی، بھاری ہوتی ہے۔ ان کی انگلیاں چھوٹی ہوتی ہیں۔ اور خاص چھوٹے ہوتے ہیں۔

سب سے پیشتر ہتھیلی اور انگلیوں کی لمبائی کا پتہ لگائیں۔ دست شناسی کی اکثر کتابوں میں لکھا ہے کہ ذہانت صرف اس بات سے ظاہر ہوتی ہے۔ اگر انگلیوں کی لمبائی ہتھیلی کی لمبائی سے زیادہ ہو۔ لیکن جب اس بیان کو اچھی طرح پرکھتے ہیں۔ تو یہ معلوم ہوتا ہے۔

عام تاثر یہی ہے کہ انگلیاں اتنی ہی طویل ہونی چاہئیں جتنی ہتھیلی۔ لیکن عملی طور پر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسا نہیں ہوتا۔ اگر انگلیاں ہتھیلی سے بڑی ہوں تو یہ اُس فرد کی ذہانت پر داغ ہیں۔

ڈاکٹر کیرن کی تحقیق نے بتایا ہے کہ جنگلی جانوروں میں ہتھیلی کی ہڈیاں اتنی طویل ہوتی ہیں کہ سارا ہاتھ انہی سے بنا ہوتا ہے۔ اس تحقیق نے بتایا ہے کہ جتنی ہتھیلی کی ہڈیاں کسی انسان میں طویل ہوں گی، اس میں حیوانی طبع اتنی ہی نمایاں ہوگی۔

تصویر نمبر ۱: ابتدائی یا نچلے ہاتھ

ابتدائی ہاتھ میں یہ بڑا اہم نکتہ ہے۔ ہتھیلی ہمیشہ کھردری اور موٹی ہوتی ہے۔ انگلیاں چھوٹی اور بھدی ہوتی ہیں۔ ایسی ہتھیلیوں پر بہت کم لکیریں ہوتی ہیں۔ اس قسم کے افراد میں دماغی استعداد بہت کم ہوتی ہے۔ اور جو کچھ بھی موجود ہوتی ہے حیوانی طبع کا اثر ہوتا ہے۔

- د۔ انہیں اپنے جذبات پر بہت کم قابو حاصل ہوتا ہے۔
- ب۔ وہ محبت سے عاری ہوتے ہیں۔
- ج۔ رنگ اور محبت کی طرف چنداں دھیان نہیں دیتے۔

ان لوگوں کا انگوٹھا چھوٹا اور بھدا ہوتا ہے۔ اس پر ناخن بھاری بھاری ہوتا ہے بلکہ پورا انگوٹھا ہی بھاری ہوتا ہے۔ اور مربع شکل کا ہوتا ہے۔ اس قسم کے لوگ طبعی طور پر مار دھاڑ کے قائل، جذباتی مگر بزدل ہوتے ہیں۔ اگر وہ قتل کر دیں، تو وہ غصہ کی حالت میں ایسا کرتے ہیں۔ یا تباہ و برباد کرنے کے جذبہ سے ان میں معمولی سی عیاری ہوتی ہے لیکن وہ دلائل کی رُو سے ایسے نہیں کر پاتے۔

ان میں زیادہ تمنائیں نہیں ہوتیں۔ وہ دنیا میں پیدا ہوتے ہیں، کھاتے ہیں پیتے ہیں، سوتے ہیں اور مر جاتے ہیں۔

باب — ۳

مربع ہاتھ اور اس کی اقسام

مربع ہاتھ کا مطلب ہے کہ ہتھیلی کلائی پر مربع ہو۔ انگلیوں کی بنیاد پر بھی مربع ہو۔ اور انگلیاں بھی مربع ہوں۔ مربع یا کارآمد ہاتھ کی تصویر نمبر ۲ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمایئے۔ اس قسم کے ہاتھوں کو اس لئے کارآمد کہتے ہیں کہ یہ بہت سے لوگوں میں ملتا ہے اس کے ناخن بھی چھوٹے اور مربع ہوتے ہیں۔ جن لوگوں کے ہاتھ ایسے ہوں۔ ان میں مندرجہ ذیل صفات ہوتی ہیں۔

۱۔ حکم کے تابع۔
۲۔ کام پر مقررہ وقت پر آنے والے اور مقررہ وقت پر سرانجام دینے والے۔
۳۔ صحیح طور پر کام کرنے والے۔
۴۔ وہ عادات اور رواج کے پابند ہوتے ہیں۔
۵۔ وہ حاکم کے حکم کے پابند ہوتے ہیں۔
۶۔ وہ نظم و ضبط کے پابند ہوتے ہیں۔
۷۔ ان کی طبیعت میں سب کچھ سما سکتا ہے۔
۸۔ وہ ہر چیز کو اپنی جگہ پر رکھنے کے قادر ہوتے ہیں۔
۹۔ نہ صرف وہ اپنے دماغ میں ہر چیز کو مقررہ جگہ پر رکھتے ہیں بلکہ گھروں میں ہر چیز قرینے سے رکھی جاتی ہے۔
۱۰۔ وہ قانون اور احکام کے پابند ہوتے ہیں۔
۱۱۔ وہ رواج و رسومات کے غلام ہوتے ہیں۔

تصویر نمبر ۲: مربع یا کار آمد ہاتھ

۱۲۔ وہ جھگڑالو نہیں ہوتے۔

۱۳۔ وہ فطری جبلّت کی بجائے دلائل کے قائل ہوتے ہیں۔ امن اور جنگ میں ایسا ہی ہوتا ہے۔

۱۴۔ وہ اپنی عادات اور کام میں خاص سلیقہ اختیار کرتے ہیں۔

۱۵۔ ان میں صبر کا مادہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔

۱۶۔ وہ کام میں لگن کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

۱۷۔ انہیں شاعری اور ادب سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔

۱۸۔ وہ مادّی باتوں پر یقین رکھتے ہیں۔ اور عملی لحاظ سے جیت جاتے ہیں۔

۱۹۔ مذہب میں وہ انتہا پسند نہیں ہوتے۔ وہ ظاہریت کی بجائے اصلیت پر یقین رکھتے ہیں۔

۲۰۔ وہ عوام اور لوگوں میں گھل مل نہیں سکتے۔ ان میں انفرادیت کا فقدان ہے۔

۲۱۔ عملی کام میں وہ کردار، دل یا ور کی قوت کا اظہار کرتے ہیں اور اپنے لائق اور ذہین دوستوں سے عملی کام میں بازی لے جاتے ہیں۔

۲۲۔ انہیں عملی سائنسوں سے دلچسپی ہوتی ہے۔

۲۳۔ وہ زراعت اور بیوپار کو پسند کرتے ہیں۔

۲۴۔ وہ اپنے گھر اور گھریلو فرائض سے محبت کرتے ہیں۔ لیکن اپنے بچوں سے زیادہ محبت سے پیش نہیں آتے۔

۲۵۔ وہ مخلص اور وعدے کے سچے ہوتے ہیں۔ دوستی میں پکے دوست، اصولوں کے پختہ اور اپنے رکھ رکھاؤ میں نیک ہوتے ہیں۔ کاروبار میں دھوکا نہیں دیتے

۲۶۔ ان کا سب سے بڑا یہ نقص ہے کہ وہ دلائل کے قائل ہوتے ہیں اور ہر کام میں جیومیٹری کے قوانین کی طرح پورا چاہتے ہیں۔ جس چیز کی انہیں سمجھ نہ آسکے اس پر یقین نہیں رکھتے۔

مربع ہاتھ جس کی انگلیاں چھوٹی اور مربع ہوں

ایسے ہاتھ عام طور پر ملتے ہیں اور آسانی سے پہچانے جاتے ہیں۔ اس قسم کا آدمی ہر لحاظ سے مادیت پر یقین نہیں رکھتا۔ وہ اس قسم کا فرد ہوتا ہے اور کہتا ہے جب تک اپنی آنکھوں سے نہ دیکھوں اور کانوں سے نہ سنوں میں مان نہیں سکتا۔ اس کے بعد بھی میں اس کی صداقت پر یقین نہ کروں گا۔

اس قسم کے آدمی کی طبع غیر مزوری ہوتی ہے۔ وہ فطری طور پر تنگ نظر ہوتا ہے۔ یہ لوگ خوب روپیہ پیدا کرتے ہیں۔ لیکن محنت اور سست روی سے وہ کنجوس نہیں ہوتے لیکن خرچ کرتے کے دوران ان کا طریقہ کار بیوپاریانہ ہوتا ہے۔ وہ دولت جمع کرنا چاہتے ہیں۔ وہ مادی چیزوں کے خواہش مند ہوتے ہیں۔

مربع ہاتھ جن کے ساتھ لمبی مگر مربع انگلیاں ہوتی ہیں

اب ہم ان ہاتھوں پر غور کرتے ہیں۔ جہاں ہاتھ مربع ہوں اور انگلیاں بھی مربع ہوں لیکن ذرا لمبی ہوں۔ یہ چھوٹی انگلیوں والی اقسام سے زیادہ ذہین اور دماغی طور پر ترقی یافتہ ہوتے ہیں۔ لمبی انگلیوں کا مطلب فلسفی طریق کار ہوتا ہے اول الذکر سے فلسفیانہ رنگ زیادہ غالب ہوتا ہے۔ پہلے قسم کے لوگ بھی آزمائے گئے راستوں پر چلتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ ہر چیز کا سائنسی امتحان کرتے ہیں۔ یہ کسی کے برخلاف دل میں گرہ نہیں باندھتے۔ وہ فلسفیانہ طور پر احتیاط سے آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ وہ کسی سائنسی ادارہ میں ملازمت کرنا پسند کریں گے یا ایسا ادارہ جس میں دلائل کارگر ہوں۔

مربع ہاتھ اور گرہ دار انگلیاں

یہ لمبی انگلیوں میں ملتی ہیں۔ اس قسم کے افراد تفصیلات میں پہنچ جانے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ یہ لوگ تعمیر کے طلب گار ہوتے ہیں۔ وہ دیئے گئے نقطہ کی منصوبہ بندی کریں گے۔ اور بڑھتے بڑھتے معلوم شدہ انتہا تک پہنچ جائیں گے۔ ان میں موجد بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان میں زیادہ تعمیر کرنے والے، حساب دان، جستجو تعریق کرنے والے پیدا ہوتے ہیں۔
اگر یہ طبعی میدان میں ہوں یا کسی سائنس میں منسلک تو کوئی مہارت پسند کریں گے۔

اور اپنی لائن میں مہارت حاصل کریں گے۔

مربع ہاتھ اور کھینچی انگلیاں

یہ موجد کا ہاتھ ہے۔ لیکن عملی لحاظ سے اس قسم کے آدمی عملی قسم کی ایجادیں کرتے ہیں۔ وہ کارآمد چیزیں بناتے ہیں۔ ان میں اوزار، ہتھیار، گھریلو سامان وغیرہ بطور مثال پیش کئے جا سکتے ہیں۔ وہ اچھے انجینئر ثابت ہوتے ہیں۔ وہ ہر قسم کا میکانکی کام پسند کرتے ہیں۔ اس وقت دنیا بھر میں کارآمد میکانکی کام اسی طبقہ کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

مربع ہاتھ اور مخروطی انگلیاں

ظاہری طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے ہاتھوں والے افراد موسیقار ہوتے ہیں اور موسیقی والے اوزاروں پر کام کرتے ہیں۔ لیکن یہ اصول ہر دفعہ صحیح کام نہیں کرتا گو فلسفیانہ دلائل اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ ایسے افراد کو موسیقار ہونا چاہیئے۔

اس قسم کا ہاتھ طالب علم کا ہاتھ ہے۔ ہتھیلی قوت اور اس کے استعمال میں توازن کی مظہر ہوتی ہے۔ اور مخروطی انگلیاں فہم و ادراک کی مظہر ہوتی ہیں۔ موسیقی کے کمپوزر کو لیجئے۔ اس میں نئے تخیل تلاش کرنے کی کتنی صلاحیت کیوں نہ ہو۔ وہ خیالات سے کتنا استفادہ حاصل کیوں نہ کرتا ہو۔ وہ اپنے کردار میں ایک طالب علم بھی رہتا ہے۔ اگر ہم ایک لمحہ کے لئے دماغی کو الٹی اور جس طرف اس کا مزوری جھکاؤ ہو غور کریں، تو ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ ہاتھ متوازن کیوں ہونا چاہیئے۔ ایک خیالاتی تخیل سے بھرپور طبع کے ساتھ مندرجہ ذیل خوبیاں بھی وابستہ ہونی چاہیئں۔

۱۔ غور و فکر کرنے والی طبع۔

۲۔ ٹھوس۔

۳۔ حقیقت پسندانہ طریق کار اختیار کرنے والی طبیعت۔

اور وہ بھی ہم آہنگی، سلامت روی کے ساتھ گڈمڈ ہو جو ایک نئی دنیا کی متلاشی ہو میں نے موسیقاروں کے ہاتھوں میں خاصا وقت صرف کیا ہے۔ اور مندرجہ بالا قاعدہ اس پر لاگو رہتا ہے۔ یہی کچھ خدا سے شاعر ادب لوگوں پر صادق آتا ہے۔ یہ ادب کے متوالے ٹھیک

کے دیوانے، ادیب اور شاعر ہی معاشرہ کی بنیاد ہوتے ہیں۔ اور عشق و حسن کی سرمستیاں انہی کے دم سے قائم ہوتی ہیں۔

عام طور پر اسی مقام پر دست شناسی کا طالب علم ہمت کھو بیٹھتا ہے اور پریشان ہو جاتا ہے طالب علم ظاہری طور پر دیکھتا ہے کہ مرد یا عورت ادب یا موسیقی پر زندگی گزار رہی ہے۔ اس لیے اس کے ہاتھ بھی مخروطی یا فن کار کے ہاتھ ہونے چاہئیں۔ لیکن واقعات یہ کہتے ہیں کہ گو آرٹسٹک ہاتھوں والے افراد میں فنکارانہ طبع بھی ہوتی ہے۔ وہ فن کو سمجھتے ہیں اور فن کے خوگر ہوتے ہیں لیکن ان میں وہ طاقت اور ہمت نہیں ہوتی کہ اپنے خیالات عوام کے سامنے پیش کر سکیں۔ اس کے مقابلہ میں مربع ہتھیلی اور مخلوط انگلیوں والے لوگ اپنا ضمیر خوب بیان کرتے ہیں۔ وہ محفل میں بزدل نہیں رہتے۔

ایک آدمی نے جس کا ہاتھ مخروط اور طبع فن کارانہ تھی نے مجھے بتایا:

"آرٹسٹ یا فن کار کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے من کے اندر ہی فنکار رہے۔ دنیا تو اُسی پر ٹھپہ لگائے گی جسے وہ غلط یا صحیح طور پر سونا کہے گی۔"

مَیں نے اُس کا جواب دیا:

"اپنی طبع کے اندر آپ فنکار ہیں۔ یہ صحیح ہے، درست ہے، لیکن دنیا کے لئے اتنا کافی نہیں ہے۔ وہ ہیرے کو چمکتا ہوا اور سونے کو دمکتا ہوا دیکھنا چاہتی ہے۔ اگر پھول آپ کی طرح اپنے من میں پھول رہ جائے تو وہ اپنی خوشبو سے دنیا کو کس طرح معطر کرے گا۔"

آپ نے سوچا، یہ مخروط ہاتھ والا شخص کیا کہے گا۔ وہ خود پسند تھا۔ اپنے آپ تک محدود تھا، ٹھیک ہے حقیقت ہے۔ مگر اس کے برعکس مربع ہاتھ والا فرد اپنی قوتوں کو دنیا میں فلاح کے لئے استعمال کرے۔

مربع ہاتھ اور تصوراتی انگلیاں

مربع ہاتھوں کے ساتھ تصوراتی انگلیاں بہت کم ملتی ہیں۔ لیکن اس کے نزدیک تر یہ صورت ہوتی ہے۔ ہتھیلی مربع، طبی مخروط نما انگلیاں اور لمبے ناخن ہوتے ہیں۔ اگر اس قسم کی بناوٹ ہاتھوں

کی ہو تو اس قسم کے لوگ زندگی میں اچھا آغاز کرتے ہیں۔ وہ ہرفن مولا ہوتے ہیں۔ لیکن بعض رجحانات کے غلام بن کر رہ جاتے ہیں۔

اس قسم کے آرٹسٹ کے سٹوڈیو میں نامکمل تصاویر کی بھرمار ہوگی۔ اگر وہ کاروباری فرد ہوگا تو اس کے دفتر میں ادھورے منصوبوں کا اجتماع ہوگا۔ اس قسم کی شخصیت تضاد کا نمونہ ہوتی ہے اور کبھی کامیاب نہیں ہوتی ہے۔

مربع ہاتھ اور مخلوط انگلیاں

یہ قسم بھی عام طور پر ملتی ہے۔ مردوں میں زیادہ ہوتی اور عورتوں میں کم۔ اس قسم کے ہاتھ میں انگلیوں کی شکل آپس میں نہیں ملتی۔ دو انگلیاں ایک شکل کی ہوتی ہیں اور دو دوسری قسم کی۔ ایک علیحدہ قسم کی ہوگی اور تین علیحدہ قسم کی۔ اس قسم کے فرد کا انگوٹھا نرم اور لچکدار ہوتا ہے۔ وہ آسانی سے پچھلی جانب موڑا جا سکتا ہے۔ پہلی انگلی عام طور پر نوک دار ہوتی ہے دوسری مربع ہوتی ہے۔ تیسری کفچی چوتھی نوک دار۔ اس قسم کے فرد کے دماغ میں کئی قسم کے خیالات آتے ہیں ایک وقت میں وہ تخلیق کا پیکر ہوتا ہے۔ دوسرے وقت میں سائنسدان بن جاتا ہے وہ دلائل سے کام کرتا ہے۔ کچھ دن گزرنے کے بعد وہ خیالات کی دنیا سے نکل کر عملی دنیا میں آ جاتا ہے۔ وہ ہر مضمون کو بڑی آسانی سے زیر بحث لاتا ہے۔ لیکن کبھی بلندیوں کو نہیں چھو سکتا۔

صرف کم جگہ ہونے کے باعث باقی ماندہ چھوٹی اقسام نہیں دی جا رہی ہیں۔ لیکن یہ بات غور سے دیکھیں کہ کس طرح سات اقسام تقسیم ہو سکتی ہیں۔

باب ـــــ ۴

چپٹا یا کنگھی ہاتھ

یہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ ہر انگلی کی نوک کنگھی کے مشابہ ہوتی ہے۔ آپ نے شاید کنگھی دیکھی ہو گی۔ ادویات بنانے والے اسے مرہم بنانے کے دوران استعمال کرتے ہیں ایک اور وجہ یہ ہے کہ ہتھیلی بجائے اس کے کہ مربع ہو جس طرح دوسرے ہاتھ میں بیان کی گئی ہے۔ یا تو کلائی پر چوڑی ہوتی ہے یا انگلیوں کی بنیاد پر چوڑی ہوتی ہے۔ جب کلائی پر چوڑائی ہو تو ہتھیلی انگلیوں کی طرف تنگ ہوتی چلی جاتی ہے۔ جب اس کے برعکس چوڑائی انگلیوں کی بنیاد پر ہوتی ہے تو ہتھیلی کلائی کی طرف تنگ ہو جاتی ہے۔ ہم ان دونوں اقسام پر علیحدہ علیحدہ روشنی ڈالیں گے۔ لیکن پہلے کنگھی ہتھیلی بیان کر دی جائے۔

کنگھی ہاتھ اگر سخت ہو تو اس شخص کی طبع بے چین اور پریشان کن ہوتی ہے لیکن قوت سے بھرپور، جوش والی اور متواتر توجہ دینے والی ہوتی ہے۔ جب یہ نرم ہو اور زیادہ تر ہاتھ نرم ہی ہوتے ہیں تو بے چین اور پریشان کن ہوتی ہے۔

اس قسم کا آدمی کام کرتا ہے مگر وقفوں میں، دورے کے ساتھ لیکن زیادہ دیر تک ایک کام پر متواتر توجہ نہیں دے سکتا۔ کنگھی ہاتھ والے مرد میں مندرجہ ذیل خوبیاں کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہیں۔

۱. عمل اور کام کے لئے محبت۔
۲. قوت استعمال کرنے کی مرضی۔
۳. آزادی سے کام کرنے کی تمنا۔

ان میں بحری جہاز ران، نئی زمینوں اور ملکوں کے متلاشی، نئی دریافتوں کے شیدائی

تصویر نمبر ۳: چپٹا یا پھیلا ہاتھ

بڑے انجینئر اور میکانکی طبع والے افراد ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اس قسم کے ہاتھ صرف ان طبقوں تک محدود رہوں۔ یہ دوسرے حلقوں میں بھی ملتے ہیں۔ میں یہ ہاتھ بیان کر دوں گا۔

و۔ بڑا ہاتھ۔ ب۔ جو طویل بھی ہو ج۔ جس کی انگلیاں بڑی ہوں۔

ان تمام میں ایک بات یکساں اور نمایاں ہوتی ہے۔ اور وہ ہے آزادی کی تمنا، کام کرنے میں آزادی کی خواہش، اپنی مرضی سے کام سرانجام دینا۔ یہی جذبہ انہیں جہازران اور نئی زمینوں کا دریافت کرنے والا بناتا ہے۔ یہی جذبہ انہیں انجینئرنگ اور میکانکی کے معلوم شدہ قواعد سے گریز کے لئے ابھارتا ہے۔ وہ دریافت کنندے اور موجد بن جاتے ہیں۔

اس قسم کے آدمی خواہ کسی طبقہ میں ہوں نمایاں تیز ہونے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ اپنی کوشش سے آگے بڑھتے ہیں۔ دوسروں پر اپنا اثر نمایاں کرتے ہیں۔

وہ اپنی انفرادیت منواتے ہیں۔

اس جماعت میں کوئی گویا ہو، ایکٹر ہو، ڈاکٹر ہو، یا واعظ وہ گزشتہ قواعد اور قانون توڑ کر رکھ دے گا۔ یہ نہیں کہ وہ عام دائرے کے باہر رہنا چاہتا ہے بلکہ وہ حالات کا ایک نیا رخ چاہتا ہے۔ وہ ایک آزاد منش انسان ہوتا ہے۔ جو عام افراد سے الگ کچھ دکھانا چاہتا ہے۔ کرنا چاہتا ہے۔ اس جماعت سے ہمیں انجینئر ماہر میکانیات موجد ملتے ہیں۔ یہ لوگ محض اس لئے سنکی اور خبطی کہلاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس راستہ پر چلنے کے قائل نہیں جو صدیوں سے عام سُست رو اور رواں قسم کی بھیڑوں نے بنا رکھے ہیں۔

اس قسم کے افراد عام لوگوں کی روش سے ہٹ کر چلنے کی تمنا ہی نہیں بلکہ طاقت رکھتے ہیں۔ عام طور پر وہ زمانہ اور وقت سے پیشتر پیدا ہوتے ہیں۔ وہ خیالات کے لحاظ سے دوسروں سے آگے ہوتے ہیں وہ کام کا آغاز ایک غلط طریقہ سے بھی کرتے ہیں لیکن چند سال گزرنے کے بعد ان کا طریقہ کار نہ صرف صحیح ثابت ہوتا ہے۔ بلکہ دوسروں کی راہ نمائی کرتا ہے۔

اب ہم ان دو اقسام کی طرف آتے ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے۔

و۔ وہ ہاتھ جن کی کلائی پر ہتھیلی بھاری اور انگلیوں کی بنیاد تنگ ہوتی ہے۔

ب۔ وہ ہاتھ جن کی انگلیوں کی بنیاد بھاری اور کلائی کی طرف تنگ ہوتا ہے۔

اس قسم کے ہاتھ والے افراد زیادہ باعمل ہوتے ہیں۔ اگر وہ موجد ہیں تو وہ اپنی ذہانت کو مندرجہ ذیل چیزیں بنانے پر خرچ کریں گے۔

۱۔ ریلوے انجن	۲۔ بحری جہاز
۳۔ ریلوے کے ڈبے	۴۔ بھاری مشینری
۵۔ بُل ڈوزر	۶۔ ٹریکٹر

اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی ہتھیلی مربع ہاتھ سے قریب تر ہے۔

ب۔ اس قسم کے ہاتھ والے افراد عمل سے زیادہ خیالات کے بادشاہ ہوں گے۔ اگر ان میں ذہانت ہوگی تو وہ ہوائی جہاز بنائیں گے۔ اگر وہ بوٹنی کے ماہر ہیں تو انہیں نئے پھولوں کے پیچھے سرگرداں دیکھیں گے۔ اگر وہ پادری یا مولوی ہیں تو کسی نئے نظریہ کے تحت اہم مقام حاصل کرنے کی سعی کریں گے۔

اس قسم کے لوگ جب یہ پڑھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے چھ دنوں میں دنیا بنائی تو حیران ہوتے ہیں۔ ان میں اگر تھوڑی سی قوت بھی ہو تو دنیا میں انقلاب لا دیں۔ لیکن یہ جاننے کہ دنیا وسیع تر ہے۔ اس میں طرح طرح کے افراد ہیں۔ مختلف طبائع ہیں۔ اسی طرح یہ لوگ بھی بھی ہیں۔ ان کی بھی ضرورت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے وہی ضرورت پوری کرنے کے لئے انہیں پیدا کیا ہے اور پیدا کیے جا رہے ہیں۔

تصویر نمبر ۴: فلسفیانہ ہاتھ

باب ـــــ ۵

فلسفیانہ ہاتھ

یہ اپنے نام کا مظہر ہے۔ اگر ہم لفظ فلسفہ پر غور کریں تو اس میں دو یونانی الفاظ کا مجموعہ ملتا ہے۔

فلو	محبت
سوفیہ	دانائی

اس قسم کا ہاتھ آسانی سے پہچانا جا سکتا ہے۔ اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ ہاتھ لمبا اور انگلیوں کی انتہا پر زاویہ بناتا ہوا۔
۲۔ انگلیوں میں ہڈیاں نمایاں
۳۔ جوڑ بڑے۔
۴۔ ناخن لمبوترے۔

اگر دولت کے نکتہ سے دیکھنا ہو تو ایسے ہاتھ والا فرد دولت مند نہ ہوگا۔ یہ دانائی کا خطر ہے لیکن سونے کا مظہر نہیں۔ اس قسم کے ہاتھوں والے افراد زندگی بھر طالب علم شمار کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن وہ کچھ انوکھے مضامین کے طالب علم ہوتے ہیں۔ وہ بنی نوع انسان کا مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ زندگی کی مختلف گتھیاں پہچانتے ہیں۔ وہ ان سے کھیلتے ہیں۔ وہ پیسوں کی جھنکار کی بجائے اس قسم کے سوالات کا جواب پا کر خوش ہوتے ہیں۔ ان میں بھی تمنا ہوتی ہے۔ لیکن مختلف قسم کے روپے کی نہیں۔ وہ عوام سے انفرادیت چاہتے ہیں اور اس کے حصول کے لئے سب کچھ کر گزرتے ہیں۔

اس قسم کے آدمی ہر چیز میں پر اسرار ماحول پسند کرتے ہیں۔ اگر وہ واعظ ہوں تو

لوگوں کو اپنے سے کم تر بنا کر وعظ فرماتے ہیں۔ اگر وہ مصور ہوں تو ان کی مصوری میں معجزات کا پرتو نمایاں ہوتا ہے۔ اگر وہ شاعر ہوں تو وہ زندگی کی عملی حقیقتوں کی بجائے خیالی تشبیہات اور استعارات میں کھو جاتے ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کا رنگ نمایاں ہوتا ہے۔ وہ پُرامن ہوتے ہیں۔ لیکن خدا کی قدرتوں سے منکر ہو کر وہ مادی دنیا سے دور رہتے ہیں۔ وہ خیالات کے بادلوں میں گم ہوتے ہیں۔ جہاں مادیت کا خوفناک کیڑا ان کا تعاقب نہیں کر پاتا۔

اس قسم کے ہاتھ مشرقی اقوام کے افراد میں پائے جاتے ہیں۔ بالخصوص ہندوستان میں برہمن، یوگی اور پُراسرار باتوں پر ایمان رکھنے والے ایسے ہی ہاتھ رکھتے ہیں۔ انگلینڈ میں اس قسم کی مثالیں واضح دیکھنی ہوں تو کارڈ نیل نیوسین کارڈی مینگ اور ٹیمنی سن کے ہاتھ دیکھیے کیتھولک گرجوں کے پادریوں کے ہاتھ ہیں۔ انگریزی کلیسا میں ایسے ہاتھوں والے افراد نہیں ملتے اور بپتسمہ دینے والوں میں بہت کم ملتے ہیں اسی طرح میتھی اسٹیرین اور آزاد خیال مذہبی لوگوں میں کم ملتے ہیں۔ کردار کے لحاظ سے وہ خاموش اور رازداں قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ وہ گہرے مفکرین ہوتے ہیں۔ وہ معمولی معاملات میں احتیاط کرتے ہیں الفاظ بھی سوچ سمجھ کر بولتے ہیں۔

وہ اس بات پر مغرور ہوتے ہیں کہ وہ دوسروں سے مختلف بلکہ ارفع اور اعلیٰ ہیں۔ وہ معمولی سازخم، سبکی یا بے عزتی کو نہیں بھولتے لیکن ان میں صبر کا مادہ موجود ہوتا ہے۔ وہ موقع کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اس لئے مواقع پیدا ہو کر ان کے لئے مفید رہتے ہیں۔

ان کے ہاتھوں میں کچھ ایسی فخریہ سی نشانی ہوتی ہے۔ اور وہ شانِ بے نیازی سے زندگی گزارتے ہیں۔ اگر ان کے عقائد پختہ ہو جائیں۔ وہ سخت قسم کے مذہب پرست انسان بن جاتے ہیں اور معجزات کی باتیں کرتے ہیں۔ ان پر یقین کرتے ہیں۔ ایک اچھی مثال یوگیوں کی ہے جو اپنے بچپن میں دوسری سوسائٹی اور معاشرے سے جدا ہو جاتے ہیں۔ وہ نفس کشی پر تُل جاتے ہیں۔ وہ بھوک برداشت کرتے ہیں۔ پہلے کاٹتے ہیں۔ تاکہ جسم کمزور ہو جائے۔ لیکن روح جلا پائے۔

دست شناسی کے دوسرے ماہرین نے بھی ان افراد کا تذکرہ کیا ہے۔ لیکن میں اُن سے اختلاف کرتا ہوں میرا خیال ہے کہ کتب لکھنے کے دوران دست شناسوں نے عام طور پر اپنے سے پیشتر گزرنے والوں کی آرا پڑھیں اور لکھ ڈالیں۔ اپنے تجربات نہ کیے۔ انیسویں صدی میں دست شناسی کو بڑا دھچکا لگا۔ یہ تحریریں لیڈی اور جینٹل مین قسم کے مصنفین کی تھیں۔

اس قسم کے لوگ چند کتابیں پڑھ لیتے ہیں۔ دست شناسی پر چند مہینے صرف کرتے ہیں کئی دفعہ ان سے بھی کم۔ محض اس وجہ سے وہ یہ کام کرتے ہیں کہ اعلیٰ حلقوں میں مشہور ہو جائیں۔ ان کی ذات بابرکات دلچسپ بن جائے۔ پھر ان کا نام نامی ایک کتاب پر شائع ہوتا ہے اور وہ معاشرہ کی گہرائیوں میں کھو جاتے ہیں۔

میری نظر سے ایک پمفلٹ گزرا۔ یہ ایک ایسی لیڈی کا تحریر کردہ تھا جس کو آٹھ ماہ قبل ہتھیلی کی کسی لکیر کا علم نہ تھا لیکن وہ بڑے طمطراق سے دست شناسی کے ماہرین کے سامنے آئی۔ اُس نے اپنے دماغ میں اس مضمون کی تفصیلات کو گڈمڈ کر دیا اور یہ لکھ دیا کہ،

"مربع ہاتھ اور چھوٹی انگلیاں شاعروں اور ارفع خیال والوں میں ملتی ہیں۔"

اس کتاب کو لکھتے وقت میں نے کسی خاص خیال کے خلاف دل میں ناجائز گرہ نہیں باندھی اور نہ ہی کسی کو غلط طور پر اچھا کہا۔ جب کبھی ایسا موقع آیا کہ دوسروں کی رائے میری رائے کے مطابق نہ تھی۔ یا انہوں نے دست شناسی کی بنیاد پر ایسی رائیں دی تھیں جو میرے مطالعہ پر پوری نہ اترتی تھیں، تو میں نے اسے عزت کا مسئلہ بنا کر اپنی رائے پر نہیں ڈٹ گیا۔ بلکہ ان کی رائے کو غور سے پڑھا۔ از سرِ نو ہاتھ اور ہتھیلی کو دیکھا۔ معمولی سے معمولی چیز کا گہرا مطالعہ کیا۔

میری رائے نوآموزوں کیلئے یہ ہے

ا۔ یہ فن ایک سائنس ہے۔ کسی جذباتی شاعری کا نام نہیں۔

ب۔ جذبات کا تفصیلی مطالعہ لازم ہے۔ قیاس آرائی غلط ہے۔

ج۔ اگر کوئی فرد ہی ہاتھ دیکھ کر آپ سے اتفاق نہیں کرتا تو اسے مخلص سمجھیں اور خود کو ایسا سچا فرد جو اپنی رائے پر دوبارہ غور کر سکتا ہے۔

د۔ دوبارہ غور کرنے سے پیشتر صاف دل و صاف دماغ ہو کر غور کریں۔

ھ۔ فرد مخالف کی آرا کو غور سے سنیں۔

میں نے یہ آرا صرف اس ملک کے سینکڑوں افراد کے لئے قائم نہیں کی بلکہ دوسرے ممالک میں بھی مجھے ایسے افراد سے واسطہ پڑا ہے۔

اس قسم کے ہاتھ میں نے ہزاروں دیکھے ہیں۔ انگلینڈ میں بھی اور دوسرے ممالک میں بھی میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میری رائے اکثر درست رہی۔ یہ ترقی یافتہ جوڑ اس بات کے غماز ہیں کہ وہ فرد متفکر، غور و خوص کرنے والا اور ذہین ہوگا۔ اگر انگلیاں سیدھی ہوں گی تو اس کے برعکس ہوگا ایسا ہاتھ جس میں جوڑ ترقی یافتہ ہوگا تو وہ فرد تجزیئے کی طرف مائل ہوگا۔ ہاتھ کے امتحان سے پتہ چلے گا کہ وہ فرد کیمیاوی مادوں کا تجزیہ کرنا پسند کرے گا یا انسانی فطرت کا اگر انگلی کا آخری پوٹہ مربع اور مخروط مخلوط ہوں تو ایسا فرد مذہبی ہوگا۔ اس قسم کے ہاتھ والے افراد خواہ مرد ہوں یا عورتیں وہ باقی ماندہ عملی انسانوں سے الگ تھلگ ایک طبقہ ہوں گے۔

۱۔ وہ عمر بھر طالب علم رہیں گے، گتھیاں سلجھائیں گے۔

۲۔ روپے کے پجاری ہوں گے۔

۳۔ ایک نامعلوم خیالی سوالوں کا حل معلوم ہو جانا انہیں روپیہ حاصل ہونے کی بجائے زیادہ تسکین دے گا

۴۔ وہ اپنے جسم کو سزا دے کر بھی روح کی جلا کریں گے۔ (یوگی، برہمن)

باب ـــــ ۶

مخروطی ہاتھ

مخروطی ہاتھ مندرجہ ذیل شکل کا ہوگا۔

۱۔ درمیانہ سائز

۲۔ ہتھیلی معمولی سی انگلیوں کی طرف تنگ ہوتی جاتی ہے۔

۳۔ انگلیاں بنیادوں پر بھری ہوئی۔

۴۔ ناخن یا آخری پوٹے پر انگلی نوک دار۔

مخروطی ہاتھ کو تصویر نمبر ۵ صفحہ نمبر ۵۹ پر ظاہر کیا گیا ہے۔ بعض نو آموز دست شناس اس ہاتھ کو غلطی سے نفسیاتی ہاتھ کہہ بیٹھتے ہیں جو لمبوترا، تنگ اور بہت طویل انگلیوں کا حامل ہوتا ہے۔

اس قسم کے ہاتھ کی دو بڑی خصوصیات ہیں۔

۱۔ موجی ـــــ موج والے

۲۔ جبلت۔

وہ شخص جن کے ہاتھ مخروط والے ہوتے ہیں وہ موج کے بچے کہلاتے ہیں۔ اس ٹائپ میں مختلف چھوٹی اقسام کی بھرمار ہے۔ لیکن عام شکل یہ ہوتی ہے۔

تصویر نمبر ۵: مخروطی یا فنکارانہ ہاتھ

۱۔ بھرا ہوا نرم ہاتھ۔
۲۔ انگلیاں نوک دار۔
۳۔ ناخن لمبوترے۔

اس قسم کے لوگ عام طور پر فن کارانہ طبع والے۔ من کے موجی، لیکن ایسے افراد جو ٹھاٹھ باٹھ اور کاہلی کے قائل ہوں۔ ان میں سب سے بڑا نقص یہ ہوتا ہے کہ خیالات سوچتے ہیں۔ کام کے دوران وہ بہت جلد تھک جاتے ہیں۔ صبر و تحمل کھو بیٹھتے ہیں۔ اور اپنی مرضی کے مطابق مشکل ہی سے کام کر پاتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ عام طور پر اجنبیوں کے ساتھ دیکھے جاتے ہیں۔

وہ گفتگو کے دھنی ہوتے ہیں۔ خوب باتیں بناتے ہیں۔ وہ بہت جلد موضوع کو سمجھ لیتے ہیں۔ لیکن ان کا علم سطحی قسم کا ہوتا ہے۔ عملی لحاظ سے وہ کارکن نہیں ہوتے۔ وہ طبعی طور پر طالب علم نہیں ہوتے۔ ان میں دلائل کا فقدان ہوتا ہے۔

وہ موج اور جبلت کے غلام ہوتے ہیں۔ موج اور جبلت کی وجہ سے ان کی دوستیاں قائم نہیں رہتیں۔ اور انھیں بدلتے رہتے ہیں۔ وہ اپنے ماحول اور ان افراد سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ جو ان کے آس پاس موجود رہتا ہے۔ وہ انتہا پسند لوگ ہوتے ہیں۔

کسی کو پسند کریں تو انتہا کر دیتے ہیں اور نفرت کریں تو بہت ہی نفرت کریں۔ وہ بہت جلد ہیجان میں آجاتے ہیں لیکن یہ کیفیت چند لمحوں تک رہتی ہے۔ وہ غصّے کی حالت میں دل کی باتیں کہہ ڈالتے ہیں۔ وہ الفاظ اور تشبیہات سننے اور سمجھنے کو بے قرار ہوتے ہیں۔ وہ عام طور پر ہمدرد ہوتے ہیں۔ دوسروں کے کام آتے ہیں۔ ان پر احسان کرتے ہیں جب ان کا اپنا سوال درپیش ہو تو خود غرض بھی ہو جاتے ہیں۔ وہ آسانی سے رقم خیرات میں دینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہاں بھی سوچ بچار کو دخل نہیں ہوتا۔ رقم تحریک کی بنا پر دے دی جاتی ہے۔ خواہ وہ اچھے کاموں پر صرف ہو یا کسی نقالی کرنے والے فرد کو دے دی جائے۔ ان افراد کو اپنی خیرات کا صلہ بھی نہیں ملتا بلکہ وہ باعمل افراد کے حصے میں آتا ہے۔ مذہبی اداروں کو رقم دینی ہو تو خوب کماتے ہیں۔
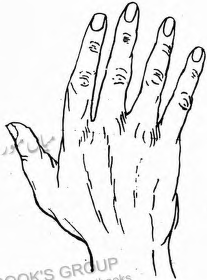
باعمل لوگ اس کے لئے بحث کرتے ہیں۔ اور پھر موقع محل کی نزاکت دیکھ کر رقم دیتے ہیں۔ بچار لوگ دیکھتے ہیں۔ انہیں شاباش ملتی ہے۔ نام ہوتا ہے۔ لیکن اس قسم کے افراد کے سامنے کوئی فرد گڑگڑایا، رویا، الفاظی برتی اور یہ موم ہو گئے۔ جیب ڈھیلی کی، نہ کسی نے دیکھا اور نہ ہی لینے والا وہاں ٹکا۔

اس قسم کے لوگوں کو بھی آرٹسٹ کہا گیا ہے۔ لیکن وہ مستقل طبع کی بجائے وقتی آرٹسٹ کہلانے کے لائق ہیں۔ یہ کہنا زیادہ موزوں ہوگا کہ خود آرٹسٹ ہونے کی بجائے وہ آرٹ سے متاثر ہوتے ہیں۔ ان پر مندرجہ ذیل چیزیں بہت جلد اثر کرتی ہیں۔

۱۔ رنگ۔ بہت سے افراد گورے رنگ سے متاثر ہو جاتے ہیں۔
۲۔ موسیقی ۳۔ خطاب اور طریق گفتگو
۴۔ آنسو ۵۔ مسرت ۶۔ غم

یہ چیزیں کسی حد تک دوسروں پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ لیکن اس طبقہ پر بہت اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس قسم کے لوگوں سے ہمدردی بتائی جائے تو بہت جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ وہ معمولی سے واقعے پر بلندی کی انتہاؤں تک پہنچ جاتے ہیں۔ اگر گرتے ہیں تو اسفل السافلین تک جا پہنچتے ہیں۔

جب مخروطی ہاتھ سخت اور لچک دار ہو تو اس میں اوّل الذکر قسم کی تمام خوبیاں ہوتی ہیں۔ لیکن ان میں قوت اور مرضی کی مضبوطی بھی موجود ہوتی ہے۔ سخت مخروطی ہاتھ ہو تو وہ فنکارانہ ہوتا ہے۔ اگر اس فرد کی مدد کی جائے۔ اور رُخ پر ڈالا جائے تو ایک دن بڑے کامیاب انسان ثابت ہوتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ پہلی نظر میں اور پہلی ملاقات میں خوب نکھرتے ہیں، مسکراتے ہیں۔ چہکتے ہیں۔ گفتگو میں دوسروں کو متاثر کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل قسم کے لوگوں میں یہ ہاتھ ملتے ہیں۔

۱۔ تقریبات کے لوگ ۲۔ اداکار ۳۔ اداکارائیں ۴۔ موسیقار
۵۔ مقرر ۶۔ جذبات کے سہارے زندگی گزارنے والے۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس قسم کے لوگ وقتی طور پر تحریک حاصل کرتے ہیں۔ مستقل

غور و فکر نہیں کرتے ہیں۔ دلائل اور حقیقی گہرائیوں میں نہیں جاتے۔ وہ ہر چیز کو بخوبی انجام دیتے ہیں۔ لیکن اس حقیقت کا پرتو نہیں ہوتا۔

موسیقار حاضرین کو اپنے فن سے زیادہ اپنے جذبات کی بنا پر بہرہ کرے جانے گا اداکارہ اپنے فن سے زیادہ اپنے جذبات کے سہارے زیادہ تر لوگوں کے جذبات سے کھیلے گی مقرر دلائل کے بجائے اپنی زبان اور خطابت کے سہارے عوام کو مسحور کر دے گا۔

وہ جذبات کا غلام ہوتا ہے۔ اس کا فن جذبات پر نکھرتا ہے اور گرتا ہے۔ ایک اور عورت کو دیکھیے۔ اس کی انگلیاں موٹی ہوتی ہیں۔ وہ آہستہ آہستہ فن کی بلندیوں کی طرف بڑھے گی۔ اپنے فن پر محنت کرے گی۔ زیادہ وقت صرف کرے گی۔ صبر و تحمل سے وقت گزارے گی۔ لیکن اس قسم کے فرد کی مشہوری میں اس کا من صرف پچاس فی صد کا حامل ہوتا ہے آرٹسٹک ہاتھ والا فرد جذبات کے سہارے زندہ ہوتا ہے۔ جب جذبات شدید ہوں اور باعمل ہوں تو ہاتھ آرٹسٹک ہوگا۔ اور انگلیاں مربع ہوں گی۔ اس قسم کے لوگ اپنا اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے لئے بار بار کوشش کریں گے۔

اگر آرٹسٹک ہاتھ پر کھچی انگلیاں ہوں تو آرٹسٹ ڈیزائنوں میں وسعت اور رنگوں میں زیادہ تفصیلات دے گا۔ وہ اپنے ارادوں میں زیادہ بہادرانہ رویہ اختیار کرے گا۔ بلکہ وہ انفرادی طور پر زیادہ مشہور ہو جائے۔ فلسفیانہ ہاتھ والے افراد خیالات کا پر اسرار رنگ اختیار کرتے ہیں۔ وہ اپنی تصویر میں نرالے رنگ بھرتے ہیں۔ وہ پھولوں کی خوشنما پتیوں سے متاثر ہو کر نظمیں کہتے ہیں۔ وہ ایسی لوریاں سناتے ہیں جو دُکھ زدوں کے اعصاب پر چھایا رکھیں۔ وہ پر اسرار ہوتے ہیں۔

باب ـــــ ۷

نفسیاتی ہاتھ

یہ ہاتھ خوبصورت ترین ہوتا ہے۔ لیکن ان سب میں بد قسمت ترین ہوتا ہے۔ اس قسم کا صحیح ترین ہاتھ بہت کم ملتا ہے۔ اس کے نام سے ظاہر ہے کہ اس کا تعلق روح سے ہے۔ میں نے پہلے لکھا ہے کہ صحیح صورت میں اس قسم کا ہاتھ نہیں ملتا۔ ہماری تہذیب میں اتنی نفاست کہاں۔ اس قسم کے ہاتھ جن میں سکون، صداقت اور خوابوں کی دنیا ہو۔ بھلا ایسی تہذیب میں کہاں ملیں گے۔ جہاں لوگ دولت کے دیوانے ہوں اور جن کے خون میں جانوروں، مویشیوں اور دوسرے لوگوں کے قرب سے حدت آجاتی ہے۔ گو صحیح ہاتھ نہیں ملتے۔ تاہم ہزاروں مرد اور عورتیں ایسی ہیں جن کے ہاتھ اس قسم کے ہاتھوں کے نزدیک ترین کہے جا سکتے ہیں۔ بالخصوص جب ہم ان رسومات اور عادات کو بھی سامنے رکھتے ہیں اور اس ماحول کا خیال کرتے ہیں جس کے اندر ہم زندگی گزار رہے ہیں

نفسیاتی ہاتھ دنیا کا خوبصورت ترین ہاتھ ہوتا ہے۔ بناوٹ کے لحاظ سے یہ

۱۔ طویل ہوتا ہے۔

۲۔ ذرا تنگ سا ہوتا ہے۔

۳۔ کمزور معلوم ہوتا ہے۔

۴۔ اس کی انگلیاں پتلی، گاؤدم، نوک والا آخری پوٹا۔

۵۔ ناخن بادام کی شکل کے ہوتے ہیں۔

چونکہ خوبصورتی اور نزاکت حد سے سوا ہوتی ہے۔ اس لئے اس میں قوت، طاقت، مضبوطی کا فقدان ہوتا ہے۔ اور اگر ایسے ہاتھ والے افراد بالخصوص عورتوں کو زندگی کے

تصویر نمبر ۶ نفسیاتی ہاتھ

تقاضوں کے تحت سخت قسم کا کام کرنا پڑے تو اس فرد پر رحم آتا ہے۔

وہ افراد جن کے ہاتھ نفسیاتی ہوتے ہیں۔ ان کی طبع حقیقی ہونے کی بجائے خیالی اور تصوراتی ہوتی ہے۔ وہ ہر چیز میں حُسن کے متلاشی ہوتے ہیں۔ وہ رکھ رکھاؤ میں شریف۔ آداب میں نکھرتے ہوئے طلباء، خاموشی اور سلوک کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ اس شخص پر اعتماد کر لیتے ہیں جو اُن پر ذرا سی نوازش کرے۔ ان پر ظاہری طور پر رحم کرے۔ ان میں مندرجہ ذیل چیزوں کا فقدان ہوتا ہے۔

ا۔ عملی صورت حال اور واقعات سے نپٹنے کی صلاحیت۔

ب۔ کام لینے اور دینے کا ملکہ۔

ج۔ دلائل کی قوت۔

د۔ نظم و ضبط، پابندیٔ اوقات

وہ دوسروں سے بہت جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنی مرضی کے خلاف دوسروں کی مرضی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان لوگوں کو رنگ بہت متاثر کرتے ہیں۔ ان میں ایک طبقہ مندرجہ ذیل چیزوں سے بہت متاثر ہوتا ہے۔

ا۔ خاص رنگ

ب۔ موسیقی کی لہریں، موسیقی کی سُریں۔

ج۔ مسرت و شادمانی کے اوقات۔

د۔ غم و اندوہ کے اوقات ہ۔ دوسرے جذبات

یہ طبقہ غیر ارادی طور پر مذہبی ہوتا ہے۔ اسے معلوم ہوتا ہے کہ صداقت کیا ہے لیکن صداقت کو تلاش کرنے کی قوت ان میں نہیں ہوتی۔ اپنی عملی زندگی میں وہ سروس، خدمت موسیقی اور تقریبات سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن دلائل اور وعظ کو خاطر میں نہیں لاتے۔ وہ بغیر جانتے ہونے بھی عقیدت سے بھرپور ہوتے ہیں۔ وہ روح کی چار دیواری کے اندر متاثر ہو کر رہتے ہیں۔ انہیں زندگی کے اسرار و رموز کا پتہ ہوتا ہے۔ لیکن کس طرح یہ حاصل ہوا اس کا انہیں کچھ پتہ نہیں۔ وہ موسیقی کے دیوانے ہوتے ہیں۔ کسی قسم کی موسیقی ہو وہ اس

کے رسیا ہوتے ہیں۔ اور وہاں کھچے چلے جاتے ہیں۔ وہ جلد ہی لوگوں کے دھوکے میں آجاتے ہیں۔ اور جب انہیں کوئی دھوکا دے تو اُس کا بہت بُرا مناتے ہیں۔

ان لوگوں میں علمی حس بہت ترقی یافتہ ہوتی ہے۔ وہ بڑے حساس ہوتے ہیں۔ اور ان کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے گھروں میں حساسیت کا آلہ بن جاتے ہیں۔ عین ممکن ہے اُن کے باقی بھائی اتنے حساس نہ ہوں۔ اس طرح یہ افراد ایک طرح کا ریکارڈر ہوتے ہیں۔

ایک ہی گھر میں باہر سے کوئی مسئلہ آتا ہے۔ کوئی مسرت و شادمانی کی بات کوئی لطیفہ باقی افراد خاموش ہیں لیکن یہ صاحب قہقہے لگا رہے ہیں۔ کوئی تھوڑی سی غم کناں بات سن لی۔ باقی گھر متاثر نہیں ہوا لیکن یہ حضرت رو رہے ہیں۔

والدین جن کے کچھ بچے اس طبیعت کے ہوں۔ انہیں بڑی مشکل پیش آتی ہے کہ ان سے کس طرح پیش آئیں۔ دوسری قابل ذکر بات یہ ہوتی ہے کہ والدین باعمل گروپ سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں اس ضمن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ قدرت ہر جگہ ایک توازن قائم رکھتی ہے وہ باعمل افراد باعمل والدین کے گھر ایسے بچے پیدا کر کے توازن قائم رکھنا چاہتی ہے۔

میں یہاں جنسیات کی سائنس کا حوالہ دوں گا۔ جنسیات کی سائنس توازن کا نظریہ نہیں بتاتی۔ لیکن یہ ضرور بتاتی ہے کہ باعمل والدین کے جنسی اعضاء میں اس کردار والے بچوں کے جنین موجود ہوتے اور جب باپ اور ماں دونوں کے ایسے ہی جنین مل جائیں تو نفسیاتی ہاتھ اور نفسیاتی مزاج والے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ قواعد جنس کے ذریعے بچوں کی پیدائش کا بڑا مسئلہ ہے۔ اس لئے اس کتاب کے احاطہ سے قدرے باہر ہے۔

یہ بچہ دوسروں سے الگ تھلگ ہوتا ہے۔ باپ باعمل طبقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اسے کسی اور طبقہ کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ اب ظلم دیکھئے! باپ غیر ارادی طور پر اس بچے کو بھی عملی گروپ کی زندگی میں ٹھونس دیتا ہے۔

غور فرمائیے! اس بچے کو انجینئرنگ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ورکشاپ ملازم کر دیا جاتا ہے۔ بل ڈوزر کا انچارج بنا دیا جاتا ہے۔ یہ حالات اس کے ذہن کو بڑی بُری طرح متاثر کرتے ہیں۔ ان کے خیالات کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ آپ حیران مزید ہوں گے لیکن یہ

یہ ہوتا ہے۔

۱۔ پاگل پن۔

۲۔ قبل از وقت موت۔

اب میں دوسری بات کہوں گا جس سے آپ مزید حیران ہوں گے۔ دنیا کے پاگل خانوں میں ہزاروں افراد محض اس لئے پاگل بنا کر داخل کئے جا چکے ہیں کہ والدین نے اپنی مرضی ان پر ٹھونسی۔ وہ کسی اور دنیا کے فرد تھے۔ اور انہیں مجبوراً دوسری دنیا میں ٹھونس دیا گیا۔

اس عملی دنیا میں اس قسم کے افراد کو بخوبی احساس ہوتا ہے کہ وہ عملی لحاظ سے دنیا میں ناکام ہیں۔ وہ مادی دنیا میں اپنا مقام نہیں بنا سکتے۔ ایک خیالی دنیا کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ الگ تھلگ رہنے والے بن جاتے ہیں۔ اس لئے ناکامی کا شدید احساس ان کے قلوب میں گھر کر جاتا ہے۔ وہ ان میں شدید احساس محرومی بھی پیدا کر سکتا ہے۔

میں دوسروں کی رائے کیوں دوں۔ میں اپنی رائے دیتا ہوں کہ کوئی چیز بیکار نہیں ہوتی اگر بے کار ہوتی تو اسے پیدا کیوں کیا جاتا۔ یہی چیز انہیں بتانی مقصود ہے کہ ان لوگوں کا اپنا مقام ہے۔ وہ اس مادی دنیا میں بڑے میٹھے لوگ ہیں یہ نہیں کہ وہ اس مادی اور لوٹ کھسوٹ کی دنیا میں ایک توازن پیدا کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ جب درشت باعمل، لوٹ کھسوٹ کی دنیا کی ایک حد پہنچ جائے۔ اور وہاں زندگی دو بھر کرنے کیلئے افراد کی کثرت ہو جائے۔ وہاں تو ایسے افراد کا وجود از بس غنیمت ہوتا ہے۔

میری رائے میں ہمیں اس طبقہ کی ہمت بندھانی چاہیئے یہ درست ہے کہ یہ طبقہ دنیا سے پیچھے رہ جاتا ہے۔ باعمل لوگوں کے مقابلہ میں مات کھا جاتا ہے۔ کیا ہم بھی اسے تباہ کر دیں۔ کہ وہ ختم ہو جائے، پس جائے، مر جائے۔

میری رائے میں یہ قسم سفید پھول ہیں۔ جنہیں بےدرد ہاتھوں نے دنیا کے تیز دھارے پر ڈال دیا ہے۔ وہ ہاتھ پاؤں مارے بغیر بہہ رہے ہیں۔ کس طرف، یہ انہیں بھی معلوم نہیں ہے دنیا ایک طوفان زدہ ندی کی مانند ہے۔ پانی کا دھارا تیز ہے۔ لیکن ان میں تیر کر کنارے لگ جانے کی قوت بھی ہے۔ یہ بے عمل ہے لیکن خوشبو سے معطر پھول ہیں۔

کیا یہ بہہ کر دور نکل جائیں پتھروں سے ٹکرا کر ختم ہو جائیں۔ ندی میں طوفان تھمتا ہے تو ہم انہیں پُر رحم حالت میں کناروں کے ساتھ چپکے ہوئے دیکھتے ہیں۔

لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ان خوبصورت ہاتھوں میں کوئی طاقت نہیں ہوتی۔ ایک بار پھر بلبلوں سے بھرا ریلا آتا ہے۔ وہ جھاگ سے بھرپور ہوتا ہے۔ یہی لوگ انسانیت کے علمبردار ہیں۔ باعمل لوگ۔ ان میں اچھے بھی ہوتے ہیں اور بُرے بھی۔ یہ لوگ انہیں کناروں سے بھی دور ہٹا دیتے ہیں۔ یہ بے عمل اور بے کار لوگ (ظاہری طور پر) ندی کے پتھروں کے نیچے آبی گھاس اور خود رو پودوں سے چپک کر رہ جاتے ہیں۔ لیکن واقعات کا جوار بھاٹا انہیں وہاں بھی سکون سے نہیں رہنے دیتا وہاں سے اکھاڑ پچھاڑ کر اوپر لے آتا ہے۔

دریا اب پُر سکون، خاموش، عریض ہو جاتا ہے۔ ہم بھی اپنے خیالات کو وسیع تر کرتے ہیں۔ اب دیکھیں کہ وہ پھول اس پر سکون ماحول میں کس طرح ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ ریزہ ریزہ ہو چکے ہیں لیکن دریا بھی پُر سکون ہے۔ اسے افسوس ہے کہ پھولوں سے ایسا سلوک کیوں کیا۔ وہ نادم ہے وہ مجبور ہے۔ ماحول ہی ایسا تھا۔ معاشرہ ہی ایسا تھا کچھ رہ گیا کچھ ختم ہو گیا۔ یہ افراد تباہ ہو گئے۔ پریشان ہو گئے۔

دریا بھی اب وسیع تر ہو رہا ہے۔ وہ ندی سے دریا بنا تھا۔ اب سمندر میں ملنے والا ہے۔ یہ پھول ٹوٹ چکے ہیں۔ پھر بھی دریا کی سطح پر آہستہ آہستہ تیرتے تیرتے سمندر کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں۔ بے عملی سے، خاموشی سے، سکون سے، آخر یہ دریا سمندر میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور پھولوں کا پتہ نہیں چلتا کہ کہاں گئے۔ موت کے سرد ہاتھ انہیں سمندر کی وسعتوں میں ختم کر دیتے ہیں۔

یہی وہ پھول سے لوگ ہیں۔ جن کا ماضی، جن کا حال اور مستقبل میں نے اپنے الفاظ میں بیان کر دیا ہے۔

باب ـــــــ ۸

مخلوط ہاتھ

یہ ہاتھ بیان کرنا بڑا مشکل ہے۔ اس سے قبل ہم نے مربع ہاتھ اور مخلوط انگلیاں بیان کی تھیں اس میں مخلوط انگلیوں کی بنیاد مربع ہاتھ تھا۔ لیکن یہ مخلوط ہاتھ ہے۔ اس میں انگلیوں کی اس بنیاد کی کوئی قید نہیں ہے۔ اس لئے نوآموز کو ہدایت کی جاتی ہے کہ مربع ہتھیلی اور مخلوط انگلیاں اور چیز ہے۔ اور اسے مخلوط ہاتھ سے فرق کرنا چاہیئے۔

ہم نے اسے مخلوط کہا ہے کیونکہ یہ مربع بھی نہیں، کپچی بھی نہیں۔ مخروطی بھی نہیں، فلسفیانہ بھی نہیں ہوتا۔ اور ہم اسے نفسیاتی بھی نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ کچھ مخلوط سی صورت ہوتی ہے۔ نہ صرف ہاتھ بلکہ انگلیوں میں یہی صورت کارفرما ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ،

۱۔ ایک انگلی نوکدار ہو۔

۲۔ دوسری مربع ہو

۳۔ تیسری کپچی ہو۔

۴۔ چوتھی فلسفیانہ ہو۔

اس قسم کا ہاتھ ایسے فرد کا ہاتھ ہوتا ہے۔ جس میں خیالات بھی ہوں۔ وہ ہر فن مولا قسم کا فرد ہوتا ہے۔ اور اس میں موقع محل کے مطابق اپنے آپ کو تبدیل کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اس قسم کا فرد عوام اور حالات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے پر قادر ہوتا ہے۔ وہ چالاک ضرور ہوتا ہے۔ لیکن حالات میں عمل کرنے پر غلطی بھی کر جاتا ہے۔ اور اپنی خوبیوں کا صحیح استعمال نہیں کر پاتا۔ وہ گفتگو کے دوران بڑا روشن دماغ ثابت ہوتا ہے۔ سائنس ہو یا ادب، تاریخ ہو یا جغرافیہ مذہب ہو یا سیاست وہ ہر چیز پر بلا تکلف حاضر دماغی سے

تصویر نمبر ۷: مخلوط ہاتھ

سے گپ لڑاتے ہیں۔ وہ موسیقی کے کسی ساز کو خوب بجا سکتا ہے۔ کچھ تصویر کشی بھی کر لیتا ہے۔ بالخصوص رنگ دار آرٹ کی تصاویر بنانے پر قادر ہوتا ہے۔ لیکن وہ عظیم انسان نہیں بن سکتا۔

اگر اس قسم کے فرد کی ہتھیلی پر سر کی مضبوط لکیر ہو تو ایک خیال کو پکڑ کر مہارت کا ثبوت دے گا۔ اس قسم کے لوگ ڈپلومیٹ ہوتے ہیں۔ طریقے سے کام نکالتے ہیں۔ وہ اتنے ہر فن مولا ہوتے ہیں کہ جس قسم کے فرد سے انھیں واسطہ پڑے ویسا ہی چولا بدل لیتے ہیں۔ اور ان سے گھل مل کر اپنا کام نکال لیتے ہیں۔

ان کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ حالات کے مطابق ڈھال لیتے ہیں وہ کسی فن کو اختیار کرتے وقت مشکل محسوس نہیں کرتے۔ اس لئے اُن کی قسمت میں تقدیر اور روپیہ کی بلندیاں اور پستیاں کم آتی ہیں۔

وہ موجد بھی ہوتے ہیں بشرطیکہ ان کا دھیان کسی اور طرف نہ ہو۔ وہ بے چین طبع کے مالک ہوتے ہیں۔ اور بس چلے تو ایک شہر میں زیادہ دیر نہیں ٹھہرتے۔ بلکہ موقع ملتے ہی کسی اور بستی کی راہ لیتے ہیں۔

وہ نئی راہوں کے لوگ ہیں۔ وہ خیالات کے بادشاہ ہیں۔ ایک وقت وہ ڈرامہ نگاری کی اصلاح ٹھہراتے ہیں۔ دوسرا موقع ملتے ہی وہ گیس سٹوو ایجاد کرنے پر دل لگائے بیٹھے نظر آتے ہیں۔ تیسرے وقت میں سیاسیات میں دلچسپی لیتے ہیں۔ گویا ہر وقت وہ تبدیلی کے پیکر ہوتے ہیں۔ ان کا دل کسی ایک چیز پر نہیں ٹکتا۔ یہ یاد رہے کہ مخروط ہاتھ کم ہی ملتا ہے۔ مندرجہ ذیل صورتیں ملتی ہیں

۱۔ مربع ہاتھ مخلوط انگلیاں ۲۔ کفچی ہاتھ پر مخلوط انگلیاں
۳۔ فلسفیانہ ہاتھ پر مخلوط انگلیاں ۴۔ مخروط ہاتھ پر مخلوط انگلیاں

جب تمام ہاتھ مخلوط ہو تو وہ فرد کسی فن کا ماہر نہیں بن سکتا۔ بلکہ انگریزی محاورہ کے الفاظ میں جیک آف آل ٹریڈز بن جاتا ہے۔ دست شناسی کی کئی کتابوں میں ایسے ہاتھ پر ایسی ہی روشنی ڈالی گئی ہے۔ لیکن ایسا ہاتھ آپ کو نہیں ملتا۔ شاید کسی دست شناس کو چند

ہاتھ ایسے ملے ہوں۔ اگر صحیح ہاتھ مل جائے تو زندگی میں مندرجہ ذیل باتیں شامل ہوں گی۔

۱۔ ظاہری طور پر علامہ، ہر بات پر گفتگو میں ماہر۔
۲۔ سائنس اور ادب کے درمیان پل کا کام دینے والا۔
۳۔ ہر فن مولا ۴۔ جیک آف آل ٹریڈز ۵۔ طبع ذرا بے چین۔
۶۔ ذہن جلد بجھ جانے والا۔ ۷۔ بار بار پلٹنے والا
۸۔ کسی ایک چیز پر زیادہ غور نہ کرنے والا۔

باب ـــــــ ۹

انگوٹھا

انگوٹھا ہر لحاظ سے دست شناسی میں اتنا اہم ہے کہ اس پر خاص توجہ کی ضرورت ہے نہ صرف یہ کہ دست شناسی کے لحاظ سے اہم ہے۔ بلکہ کف شناسی کے لحاظ سے بھی اس کی اہمیت زیادہ ہے۔ یہ اتنا اہم ہے کہ اگر اس مضمون کی صداقت کے ثبوت میں صرف انگوٹھے کو پیش کر دیا جائے۔ اس کی تفصیلات اور ان تفصیلات کا مضمون سے تعلق بتا دیا جائے تو کافی ہے۔ مزید کسی ثبوت کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اس مضمون میں جو خصوصیات ہوتی ہیں انگوٹھا ان کا بخوبی مظہر ہوتا ہے۔

ہر دور میں انگوٹھے نے نمایاں اور منفرد کردار ادا کیا ہے۔ نہ صرف ہاتھ کے اہم حصے کے طور پر بلکہ دنیا میں دوسری طرح بھی کچھ اہم باتیں پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ مشرقی اقوام کے قبائلی نظام کا یہ دستور ہے کہ اگر فاتح قبائلی افراد کے سامنے محکوم قبائلی انگوٹھا دکھائیں تو اس خاموش قبائلی طور طریق کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ محکوم نے ذہنی طور پر بھی ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ وہ مقابلہ نہ کرے گا۔ اور سر تسلیم خم کرے گا۔ بلکہ وہ رحم کی درخواست کرنے آیا ہے۔

۲۔ ہم نے اسرائیل کی جنگوں کے متعلق یہ پڑھا ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کے انگوٹھے کاٹ دیتے تھے۔

۳۔ خانہ بدوش لوگ اپنی عزت اور اس کا اظہار انگوٹھا دکھا کر کرتے ہیں۔ اور انگوٹھا اپنے الفاظ کی صداقت کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔

۴۔ میں نے خانہ بدوشوں اور ان کے انگوٹھوں کا اکثر مطالعہ کیا ہے۔ وہ انگوٹھے کی شکل و شباہت کے مطابق ہی حساب کتاب رکھتے ہیں۔

۵۔ ہندوستان میں دست شناسی کے کئی طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ لیکن انگوٹھے کو ہر طبقے میں بنیادی مقام دیا جاتا ہے۔ اور انگوٹھے سے آغاز کیا جاتا ہے۔

۶۔ چینی لوگوں میں بھی دست شناسی کا علم موجود ہے۔ وہ بھی دست شناسی کا آغاز انگوٹھے سے کرتے ہیں۔ اور ہاتھ میں اسے اوّلین اہمیت دیتے ہیں۔

۷۔ عیسائیت کو لیجئے۔ اس مذہب میں بھی انگوٹھے نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے اس میں انگوٹھا خدا کا مظہر ہے۔ اور اس کی نمائندگی کرتا ہے۔ پہلی انگلی حضرت عیسیٰؑ کی نمائندہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی مرضی ظاہر کرتی ہے۔ یہی وہ انگلی ہے جو آزادانہ طور پر کھڑی رہتی ہے۔ اسی سے اشارہ کیا جاتا ہے۔ اسے انگشت شہادت کہتے ہیں۔ دوسری انگلی مقدس کہلاتی ہے۔ اور پہلی انگلی کی ساتھی ہے۔

۸۔ یونان میں بڑے پادری کسی فرد پر کلیسا کی رحمت نازل کرتے ہیں تو انگوٹھا اور پہلی دونوں انگلیاں استعمال کرتے ہیں۔ مطلب تثلیث سے ہوتا ہے۔ یعنی اللہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ۔ عام پادری کو حکم ہے کہ پورا ہاتھ اٹھائے۔

۹۔ پرانے انگریزی کلیسا میں سولی کا نشان انگوٹھے کی مدد سے بنایا جاتا تھا اور تنبیہہ دیتے وقت انگوٹھا ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

صرف یہی نہیں طبی نکتہ نگاہ سے بھی انگوٹھے کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اس ضمن میں کئی حوالے دیئے جا سکتے ہیں۔ جو مشہور و معروف طبی کتب میں موجود ہیں۔ لیکن میں قارئین کی توجہ اس اعادہ کی بجائے اصل مضمون کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ تاہم صرف ایک نکتہ بیان کروں گا۔ ماہرین طب اس ضمن میں اناٹومی کے ماہر کر . دماغ کے اندر انگوٹھے کا مرکز بتاتے ہیں۔

اعصابی بیماریوں کے ماہر انگوٹھے کا امتحان کر کے یہ بتا دیتے ہیں کہ مریض کی اعصابی کمزوری کیسی ہے۔ کیا اسے فالج ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے۔ اگر فالج معمولی تاہم کے حصے پر گرے۔ تو انگوٹھا اس کا مظہر ہوتا ہے۔ اگر وقت سے پیشتر مریض اپنا انگوٹھا امتحان کرا کر یہ معلوم کر لے کہ اسے فالج ہونے والا ہے۔ تو ماہر سرجن انگوٹھے کے سینٹر پر اس کا اپریشن

کرتے ہیں۔ اپریشن کے دوران یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ انگوٹھے اس سے متاثر ہو رہے ہیں اگر اپریشن کامیاب ہو جائے تو وہ مریض فالج کے حملہ سے بچ جاتا ہے۔

استنے ثبوت ہوتے ہوئے بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو دست شناسی کو سائنس نہیں مانتے۔ انگوٹھے کی اس اہمیت پر بات کریں تو جواب ملتا ہے۔ بھئی یہ اور بات ہے وہ کہتے ہیں ہر عنصر کا دماغ میں ایک مرکز ہوتا ہے۔ لیکن جب میں یہ کہوں کہ انگوٹھے کا مرکز پورے جسم کو کیسے کر متاثر کرتا ہے تو اس کا جواب ملتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ کھلی پریشانیوں کے ہوتے ہوئے بھی یہ تعداد میں کم طبقہ کس طرح اپنی ڈفلی بجائے جاتا ہے۔ اس سائنس کے متعلق دلائل سنتا ہے۔ لیکن اخیر میں وہی کچھ کہہ دیتا ہے جو اتنی باتیں سننے سے قبل ان کے لبوں پر تھا۔

اس ضمن میں آپ کو تئی خبر دیتا ہوں۔ ڈاکٹر فرانسس گالٹن نے ایک دفعہ اس بات کا مظاہرہ کیا اور صرف انگوٹھے کی جلد کی گہرائیوں اور ابھار سے اس نے صحیح طور پر ملزمان کا پتہ بتا دیا انہوں نے ملے جلے افراد کے انگوٹھے دیکھے۔ اور بے قصور افراد ایک طرف بھیج دیئے اور ملزم دوسری طرف۔ حکومت کو یہ تحقیق بہت پسند آئی اور انہوں نے ارادہ ظاہر کیا کہ سرکاری طور پر اسے استعمال کیا جائے۔ لیکن حیرانی کی بات ہے کہ اسی سال ہزاروں دست شناس اسی حکومت کی طرف سے گرفتار کر لئے گئے۔ انہیں سزائیں دی گئیں اور جیل میں ڈال دیا۔ کیا میں یہ کہوں کہ انصاف اندھا ہوتا ہے۔ اور انصاف کرنے والا لکیر کا فقیر ہوتا ہے۔ وہ ایک خاص قاعدہ اور کلیہ کی بنا پر فیصلہ دیتا ہے۔ خواہ وہ کلیہ ہزاروں سال پیشتر بنایا گیا ہو۔ وہ غلط ثابت ہو چکا ہو یا نئی معلومات اُسے پیچھے چھوڑ گئی ہوں۔

ایک اور ثبوت پیش ہے۔ دائیوں میں عرصہ دراز سے یہ چیز تسلیم کی جاتی ہے کہ بچہ کی پیدائش کے سات روز بعد دو صورتیں پیش آتی ہیں

ا۔ جو بچہ اپنا انگوٹھا انگلیوں کے اندر دبا کر رکھتا ہے۔ ایسا بچہ جسمانی طور پر کمزور سمجھا جاتا ہے۔ یا یہ کہ وہ جسمانی طور پر طاقتور نہ بنے گا۔

ب۔ بچہ اپنا انگوٹھا کھول کر کے رکھتا ہے اس کا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ دماغی طور پر وہ زیادہ ترقی یافتہ نہ ہو گا۔

ایک ثبوت ایسا پیش کرتا ہوں کہ سائنس کی صداقت میں شبہ کرنے والے افراد اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ لیں گے۔ اگر آپ اپنے ملک کے پاگل خانوں میں جائیں تو انہیں معلوم ہو گا کہ وہ افراد جو پیدائش کے وقت پاگل، غبی اور خاموش تھے یا دماغی طور پر ترقی یافتہ نہ تھے۔ ان کے انگوٹھے بہت کمزور اور معمولی تھے۔ ان میں کئی اتنے چھوٹے تھے کہ پورا انگوٹھا نہ بن پائے۔

دماغی طور پر جو افراد کمزور ہوتے ہیں ان کے انگوٹھے کمزور ہوتے ہیں۔ آپ وہ افراد کو باتیں کرتے وقت دیکھئے۔ اگر ان میں کوئی اپنا انگوٹھا دبانے کی کوشش کر رہا ہو تو سمجھئے انگوٹھا چھوٹا ہو گا یا پتلا ہو گا۔ غیر ترقی یافتہ ہو گا۔ اسی طرح وہ فرد بھی دماغی طور پر کمزور ہو گا۔ اس میں خود اعتمادی کا فقدان ہو گا۔ وہ اپنے پر پوری طرح اعتماد نہ کر سکے گا۔

ایک اور دلچسپ بات پیش کروں۔ جب کوئی شخص ہاتھ دیکھ رہا ہو تو اس کا انگوٹھا دیکھنا دلچسپ ہوتا ہے۔

ا۔ جب موت قریب آتی ہے۔

۲۔ قوتیں جواب دیتی ہیں۔

۳۔ دلائل کی طاقت نہیں رہتی۔

تو انگوٹھا اپنی قوت کھو بیٹھتا ہے۔ اور ہتھیلی پر گر جاتا ہے۔ اگر

ا۔ اگر موت قریب تر نہیں

۲۔ قوتیں بیماری کے اثر سے عارضی طور پر جواب دے رہی ہیں۔

۳۔ جسم اور دماغ میں دلائل کی قوت باقی ہے۔

۴۔ عارضی علامات آئی ہیں اور گزرنے والی ہیں تو انسان بچ جائے گا۔ موت نہیں آئے گی۔

مسٹر آرہینگنی کا قول ہے۔

”انگوٹھا ہی کسی فرد کو منفرد کرتا ہے۔“

یہ درست ہے کہ انگوٹھا پورے ہاتھ میں انفرادیت کا حامل ہے۔ اور اس کی اہمیت

پر جتنی روشنی ڈالی جائے کم ہے۔ اور جتنے ثبوت فراہم کئے جائیں کم ہیں۔

سر چارلس بیل نے اپنی تحقیق سے ایسی بات کہہ دی ہے جو دست شناسی میں بڑا اہم مقام لے گئی ہے انہوں نے بتایا کہ بن مانس کے ہاتھ دیکھے گئے۔ انسان کے ہاتھ سے قدرے مشابہ تھے۔ اس قسم کے ہزاروں ہاتھ دیکھے گئے اور ان کا امتحان کیا گیا۔ ایک بڑا فرق یہ تھا کہ بن مانس میں انگوٹھا پہلی انگلی کی بنیاد پر نہیں پہنچ پاتا تھا۔ انسانوں میں بھی تحقیق کی گئی۔ میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ جتنا انگوٹھا بڑا اور ترقی یافتہ ہوگا۔ اتنا ہی وہ شخص دماغی طور پر ترقی یافتہ ہوگا۔ بن مانس کا انگوٹھا چھوٹا غیر ترقی یافتہ ہے۔ یہی چیز اسے انسان کے مقابلے میں دماغی طور پر ہیچ بنا کر رکھ گئی ہے۔

اس فن میں نو آموز طالب علم کو چاہیئے کہ وہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں انگوٹھے دیکھ ڈالے اور پھر انگوٹھے اور اس فرد کی علمی سطح کا موازنہ کرے۔ بالخصوص وہ کالجوں کے طلبا کالجوں کے پروفیسروں، اور یونیورسٹیوں کے اساتذہ اور بڑے وکلاء کے انگوٹھے دیکھے۔ اگر ہم انگوٹھوں کو صرف دو حصوں میں تقسیم کریں تو صورت حال کچھ یوں ہوگی۔

۱۔ چھوٹے بھدے اور موٹے انگوٹھے۔

ان انگوٹھوں کے حامل افراد میں حیوانی خو موجود ہوگی۔ وہ اپنے معاملات حیوانی زور سے حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ ان کی عادات میں وہ نفاست نہ ہوگی جو ان کے درجہ تک ضروری ہونی چاہیئے۔

۲۔ لمبے اور خوبصورت انگوٹھے۔

یہ لوگ عادات و اطوار میں زیادہ نفیس، رکھ رکھاؤ میں مہذب، معاملہ فہم، فیصلہ کرنے میں ذہانت سے کام لینے والے۔ اور ظاہری طور و طریق میں روادار ہوں گے۔ اول الذکر کی طرح یہ حیوانی خو کا استعمال نہ کریں گے۔

اچھے انگوٹھے کی نشانیاں

۱۔ یہ قدرے لمبوترا ہو، لیکن ہتھیلی پر مضبوطی سے قائم ہو۔

۲۔ یہ ہتھیلی پر زاویہ قائمہ نہ بنائے۔

۳۔ یہ ہتھیلی کے زیادہ قریب بھی نہ ہو۔

انگوٹھا جو ہتھیلی پر زاویہ قائمہ بنائے

۱۔ اگر انگوٹھا ہتھیلی پر زاویہ قائمہ بنائے۔ تو ایسا فرد اتھا پسند ہوگا۔ دراصل اس فرد میں شخصی آزادی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوگا۔ وہ اپنی مرضی کا مالک ہوگا اس لئے باقی معاشرہ کے آداب و رسومات سے دُور الگ جا کھڑا ہوگا۔

۲۔ اس قسم کے لوگ انفرادی طبع کے مالک اور سر پھرے ہوں گے۔ وہ قانونی سیاسی اور انتظامی مخالفت برداشت نہ کریں گے۔ وہ اپنی طبیعت میں جارح، لڑاکے اور جابر بھی ہوں گے۔

انگوٹھا جو انگلیوں سے ٹکرائے

اگر انگوٹھا بڑا ہو لیکن انگلیوں سے ٹکرائے ان میں آزادی کے جذبہ کا فقدان ہوگا وہ اعصابی طور پر بے چین لیکن حفاظت کو مدنظر رکھنے والے ہوں گے۔ یہ سمجھنا بہت مشکل ہوگا کہ اس قسم کا فرد کس مسئلہ پر سوچ رہا ہے۔ اس کے دل میں کیا ہے یا اس کا آئندہ قدم کیا ہوگا۔ وہ بڑبولا نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کی طبع اس کے برعکس ہوگی۔

طویل تر انگوٹھا

اگر انگوٹھا نارمل سے بڑا ہو تو ایسا فرد اپنی ذہنی صلاحیتوں کو دوسرے افراد اور مدمقابل کو مات دینے میں صرف کرے گا۔ وہ دوسروں پر رعب رکھے گا۔ اگر دوسروں سے شراکت کر رہا ہو۔ تو دوسروں کا مال خود ہضم کرتا یا دوسروں کے مال پر تجارت کرنا اور بڑا کہلوانا پسند کرے گا۔

چھوٹا مگر بھاری انگوٹھا

ایسے انگوٹھے کا حامل فرد محتاط ہوتا ہے۔ وہ موقع کا منتظر ہوتا ہے۔ اور وقت آنے پر حملہ آور ہوتا ہے۔ وہ محتاط ہوتا ہے۔

طویل اور بھاری انگوٹھا

یہ دونوں کے درمیان خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ اس قسم کے فرد میں آزاد روی، آزاد خیالی اور آزادی کردار ہوتی ہے۔ اگر وہ اعلیٰ کردار کا مالک ہے تو اسے خاص عزت و شہرت حاصل ہوتی ہے۔ اس کردار میں قوت ہوتی ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ محتاط بھی ہوتی ہے۔ اس

میں قوت فیصلہ ہوتی ہے۔

گویا اس کا کلام ملخص یہ ہے۔

ا۔ طویل اور بھرا ہوا انگوٹھا: زود ذہن، خوش کردار، کردار میں قوت۔
ب۔ چھوٹا مگر بھاری انگوٹھا: حیوانی قوت کا مظہر۔
ج۔ چھوٹا مگر کمزور انگوٹھا: کمزور طبع

صدیوں سے انگوٹھے کے تین حصے تسلیم کئے گئے ہیں اور تینوں حصے بتدریج مندرجہ ذیل خوبیوں کے مظہر ہیں۔

ا۔ محبت — ناخن اس کے مظہر ہوتے ہیں۔
ب۔ فلسفہ، دلائل، براہین — دوسرا پوٹہ اس کا مظہر ہوتا ہے۔
ج۔ ذہنی قوت — تیسرا پوٹہ اس کا اشارہ دیتا ہے۔

اگر پہلا پوٹہ بہت طویل ہو

انگوٹھے کی ایک قسم یہ ہوتی ہے کہ وہ پوٹہ جس پر ناخن ہوتا ہے۔ اس قسم کے افراد نہ تو کسی دلیل کے قائل ہوتے ہیں۔ نہ کسی براہین کو خاطر میں لاتے ہیں۔ وہ اپنی مرضی ٹھونستے ہیں۔ دوسروں پر حکم نافذ کرنے میں تسکین پاتے ہیں خواہ وہ حکم غلط ہی کیوں نہ ہو۔

اگر دوسرا پوٹہ طویل ہو۔

یہ پہلے سے برعکس صورت حال ہوتی ہے۔ اس قسم کا فرد پُر سکون اور خاموش طبع ہوتا ہے۔ لیکن مشکل یہ پیش آتی ہے کہ وہ اپنے احکام نافذ نہیں کرسکتا۔ وہ ذہین ضرور ہوتا ہے۔ ذہین خیالات کی آماجگاہ ہوتا ہے۔ لیکن کوئی چیز اُسے ذہنی طور پر کمزور رکھتی ہے۔

اگر تیسرا پوٹہ طویل ہو

اگر تیسرا پوٹہ طویل ہو تو مرد ہو یا عورت اس میں جنسی جذبات زیادہ ہوتے ہیں۔ وہ شہوانی طور پر ترقی یافتہ ہوتا ہے۔ انگوٹھے کے امتحان کے دوران ایک اور بات بھی اہم ہے۔ یہ ملاحظہ کریں کہ جوڑ سخت ہے یا نرم ہے۔ اگر جوڑ نرم ہے اور پہلا پوٹہ پچھلی جانب جھک کر ایک محراب سی بن جاتی ہے۔ تو اس کا کردار پر براہ راست اثر پڑتا ہے۔

نرم جوڑ کا انگوٹھا

نرم انگوٹھا نمایاں ہوتا ہے۔ یہ لاطینی اقوام میں ملتا ہے۔ اس قسم کا انگوٹھا ڈنمارک، ناروے کے لوگوں، جرمن قوم، انگریزوں اور سکاٹ لینڈ کے لوگوں میں نہیں ملتا، لیکن یہ آئرلینڈ، فرانس، سپین، اٹلی یا ان ملکوں میں ملتا ہے۔ جہاں یہ قوم اپنا ملک چھوڑ کر جا بسی ہیں۔ میرے خیال میں آب و ہوا کا کوئی ایسا اثر نہیں کہ دو قسم کے انگوٹھے بنا ڈالے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ماحول اور جنسی اثر کا اثر ہو۔ کیونکہ یہ دونوں صورتیں بعض اقوام کی خصوصیت بن کر رہ گئی ہیں۔

مثال کے طور پر نرم جوڑ کا انگوٹھا فضول خرچ شخص کی نشانی ہے۔ وہ صرف روپیہ کے معاملہ میں فضول خرچ نہیں ہوتا۔ بلکہ خیالات کے لحاظ سے بھی فضول خرچ ہوتا ہے یہ زمانے کے خرچیلے لوگ ہوتے ہیں۔ روپیہ کے لحاظ سے بھی اور وقت کی رو سے بھی۔

وہ عوام اور طباع دونوں میں گھل مل سکتے ہیں۔ وہ جس معاشرے میں بھی بھیج دیے جائیں اس میں گھل مل جاتے ہیں۔ انہیں عوام اور ملک سے محبت ہوتی ہے۔ وہ نئے کاموں میں دلچسپی سے لگ جاتے ہیں۔ اور نئے ماحول میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح جس ملک اور وطن میں جائیں۔ اسے اپنا گھر بنا لیتے ہیں۔

سخت جوڑ کا انگوٹھا

جو کچھ نرم جوڑ والے انگوٹھے کے تحت لکھا گیا ہے سخت جوڑ والے انگوٹھے کے افراد اس کے برعکس ہوتے ہیں تصویر میں ذرا سخت جوڑ والا انگوٹھا دیکھئے۔ اس کی خصوصیات مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی جاتی ہیں۔

۱۔ وہ باعمل انسان ہوتے ہیں۔
۲۔ وہ مضبوط مرضی کے مالک ہوتے ہیں۔ ان کی قوتِ ارادہ مضبوط ہوتی ہے۔
۳۔ قوت فیصلہ اور عزم صمیم ان کی کامیابی میں بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
۴۔ وہ حفاظت سے قدم اٹھاتے ہیں اور رازداری برتتے ہیں۔
۵۔ جس وقت باقی طباع بھاگ بھاگ کر منزل کی طرف جارہی ہوتی ہیں وہ پھونک پھونک کر قدم بڑھا رہے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کا ہر قدم بجا تلا پڑتا ہے۔ اس میں غلطی کا امکان کم ہوتا ہے۔

اے۔ ڈنڈا نما انگوٹھا

بی۔ سخت جوڑ والا انگوٹھا

سی۔ نرم جوڑ والا انگوٹھا

بھرا پورا

پچھ نما

کمر والا

تصویر نمبر ۸: انگوٹھے

۶۔ وہ غلطی بہت کم کرتے ہیں۔

۷۔ وہ ایک چیز کا فیصلہ کر لیتے ہیں تو اسی پر قائم رہتے ہیں۔

۸۔ وہ اپنے کام میں دوسروں کا دخل پسند نہیں کرتے۔ بلکہ اگر ان پر دباؤ ڈالا جائے اور انہیں اپنی منزل بدلنے پر مجبور کیا جائے۔ تو سختی سے اس پہ قائم رہتے ہیں۔

۹۔ وہ عملی طور پر اپنے وطن اور گھر سے زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کرتے ہیں اگر استفادہ کرانا پڑے تو یہی حالت ہوتی ہے۔

۱۰۔ وہ مضبوط طریقہ سے حکومت کرتے ہیں۔

۱۱۔ وہ انصاف کرتے ہیں۔

۱۲۔ جس طرح وہ ماتحتوں کو قابو میں رکھتے ہیں اسی طرح اپنے آپ کو بھی قابو میں رکھتے ہیں۔

۱۳۔ جنگ کے دوران وہ مضبوط اور سخت ثابت ہوتے ہیں۔

۱۴۔ محبت میں وہ مظاہرہ پسند نہیں کرتے لیکن جب محبت کرتے ہیں، تو اُس پر قائم رہتے ہیں۔

۱۵۔ مذہب میں وہ زیادہ گہرائیوں میں نہیں جاتے۔

۱۶۔ ادب اور آرٹ میں وہ کچھ پسند کرتے ہیں۔ یا خود کر پاتے ہیں اُس کی انفرادیت منوا لیتے ہیں۔

دوسرا پورا

انگوٹھے میں دوسری اہمیت دوسرے پورے کی ہے۔ اسے درمیانی پورا بھی کہتے ہیں۔ دوسرے پورے میں فرق نمایاں ہوتا ہے۔ اور یہ مزاج کا مظہر ہوتا ہے۔ اس کی دو شکلیں ہوتی ہیں۔

ا۔ تنگ پچھ نما یا کمر والے۔

ب۔ بھرپور اور بھدّے۔

پچھ نما کمر والا انگوٹھا

اس کے متعلق میری رائے ایک اور کتاب میں بیان کی گئی تھی۔ ان آرا پر تنقیدیں ہوئیں۔ لیکن میں نے یہ آرا تجربات کی بنیاد پر قائم کی تھیں۔ اسی لئے ان پہ قائم رہا۔ میں دلائل و براہین کی روشنی میں اپنی آرا اور ان کے ثبوت

پیش کروں گا۔

۱۔ میں نے ثابت کر دیا ہے کہ نفیس انگوٹھے والے افراد ذہنی طور پر بڑے عاقل ہوتے ہیں۔

۲۔ بھدے انگوٹھے والے افراد حیوانی خو کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

اس لئے سجا غایا کمر والے انگوٹھے والے افراد اپنے کام کے دوران سلیقے و طریقے کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ وہ کسی طریقے سے کام نکال لینے پر قدرت رکھتے ہیں۔ دوسری صورت اس کے برعکس ہوتی ہے۔

جب ناخن بھدا اور موٹا ہوتا ہے اور پورا بھی موٹا ہوتا ہے۔ تو اس قسم کے حامل لوگ قابو میں لانے مشکل ہوتے ہیں۔ تمام انگوٹھے جن کے آخری پورے گرز نما ہوتے ہیں وہ اپنی رائے منوانے میں حیوانی خو سے کام لیتے ہیں۔ ان لوگوں کے انگوٹھے کا پہلا جوڑ بھی سخت ہوتا ہے۔ یہ دونوں باتیں مل جائیں تو ایسا فرد اگر اپنے مزاج میں سیخ پا ہو جائے تو وہ شاید مرنے مارنے پر تُل جائے۔ جرم کر بیٹھے۔

اگر پہلا پورا چپٹا ہے تو وہ شخص پُر سکون ہوگا۔ دلائل سُنے گا۔ اور قواعد اور قانون کی بات کرے گا۔

اگر کسی فرد کا ہاتھ سخت ہے اور انگوٹھے کی پہلی پوری بڑی ہے تو اس قسم کا فرد باعمل ہو گا۔ اس میں کارکردگی کا مادہ ہوگا۔ وہ اپنے ارادوں میں پکا ہوگا۔ اور نرم ہاتھ والوں کی نسبت اپنا کام عمل سے کرے گا۔ اگر ہاتھ نرم ہوں تو وہ فرد اپنا کام بدستور جاری رکھنے کی بجائے مختلف مواقع پر کرے گا۔ جس طرح اسے کام کرنے کا دورہ پڑتا ہے۔ لیکن وہ اپنا کام بدستور جاری نہ رکھ سکے گا۔

ایک بار دوبارہ ان انگوٹھوں کا ذکر کر دوں جو نرم جوڑ ہونے کی وجہ سے پیچھے جھک جاتے ہیں۔ ان میں اخلاقیات پر اس سختی سے عمل نہیں کیا جاتا جو سیدھے اور سخت جوڑ افراد کا خاصا ہے۔ ایسے لوگ افراد کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے اور ایسی زندگی گزارتے ہیں کہ وہ خود، ان کی اولاد اور دُور نزدیک خواہ اخلاق کی کونسی حدیں پھاند جائیں انھیں پرواہ نہیں ہوتی۔

باب ــــــ ۱۰

انگلیوں کے جوڑ

پیشتر اس کے کہ دست شناسی کے نقطہ نظر سے انگلیوں اور ان کے جوڑوں پر روشنی ڈالی جائے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اناٹومی کے مطابق بھی اس مضمون کو لے لیا جائے تاکہ دست شناس جب انگلیوں اور ان کے جوڑوں کا امتحان کرے تو اسے معلوم ہو کہ وہ کیا دیکھ رہا ہے۔ اور کہ انگلیاں اور ان کے جوڑ کیا ہیں!

جسے ہم ہتھیلی یا کف کہتے ہیں، اس کے نیچے کلائی سے آتی ہوئی پانچ طویل ہڈیاں ہیں جنھیں میٹیا کارپل کہتے ہیں۔ ان میٹیا کارپل ہڈیوں کے خاتمہ پر انگلیوں کی ہڈیاں شروع ہوتی ہیں۔ انگریزی میں انھیں فلینجز کہتے ہیں۔

انگوٹھے میں دو ہڈیاں ہوتی ہیں اور باقی چاروں انگلیوں میں۔ ہر ایک میں تین۔ یہ بھی لمبوتری ہوتی ہیں لیکن چھوٹی۔ ان چھوٹی ہڈیوں کے مابین اور آخری چھوٹی ہڈیوں کے درمیان جوڑ ہوتے ہیں۔

جوڑ کی ساخت یہ ہوتی ہے کہ دونوں ہڈیوں کے ملنے والی سطحوں کو اس طرح بنا دیا گیا ہے کہ ایک ہڈی کی ملنے والی سطح پر گہرائی ہے تو دوسری ہڈی کا سرا جو اس میں اٹک سکتا ہے اُس میں ابھار ہوتا ہے۔ تاکہ دونوں سطحیں مل کر مکمل ہو جائیں۔ اب ان کے گرد ایک جھلی ہوتی ہے جس میں رطوبت بھری ہوتی ہے۔ تاکہ جب ہڈیاں ہلیں تو گریس کا کام دے۔ اناٹومی کے نقطہ نظر سے تمام جوڑ ایک ہی قسم کے ہیں۔

جوڑ دست شناسی کی سائنس کے مطابق یہ سائنس جوڑوں کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔

و۔ پوری نشوونما حاصل کردہ۔

ب۔ نامکمل نشوونما حاصل کردہ۔

دست شناسی کی سائنس ان جوڑوں کو پوروں کے درمیان دیوار تسلیم کرتی ہے اور مندرجہ بالا تقسیم کا تعلق متعلقہ فرد کے مزاج سے بتاتی ہے۔

مربع انگلی صاف اور سیدھے جوڑ

جوڑوں کی ایک قسم صاف اور سیدھے جوڑ ہیں اس قسم کے حامل لوگ محض اندرونی یا بیرونی تحریک کی بنا پر فیصلہ دیتے ہیں۔ کام کرتے ہیں اور قدم اٹھاتے ہیں۔ اس دوران میں دلائل و براہین کو دخل نہیں ہوتا اگر ہاتھ مربع ہوں اور ان کے ساتھ انگلیاں اس قسم کی ہوں تو مربع ہاتھ کی خصوصیات میں فرق آجاتا ہے۔ بلکہ ان خصوصیات لکھی گئی ہیں۔ ہاتھ کے اثر سے متاثر ہوتی ہیں لیکن ان اثرات کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ ملاحظہ کریں تصویر نمبر ۹ اے۔

ایک سائنس دان جس کی انگلیاں مربع ہوں اور جوڑ سیدھے۔ وہ اپنی تحقیق کے دوران بہت جلد ایک نتیجے تک پہنچ جائے گا۔ اگر اسے یہ کہا جائے کہ آپ اس نتیجے پر کس طرح پہنچے تو وہ اس کا جواز پیش نہ کر سکے گا۔ یعنی اس نے نتیجہ دلائل اور حقائق کی روشنی میں حاصل نہیں کیا۔ بلکہ اندرونی یا بیرونی دماغی تحریک ہوئی اور وہ ایک نتیجہ لے بیٹھا۔

پولیس کا ایک افسر جو اس مزاج کا حامل ہوگا وہ اپنی تفتیش کے دوران کافی شہادت لینے سے قبل ہی اس نتیجے پر پہنچ جائے گا کہ کس فرد کو مورد الزام ٹھہرایا جائے۔ اور اگر ایسا مرد جج کی کرسی پر بیٹھ جائے تو نہ معلوم مقدمات میں ملوث حضرات کا کیا حشر ہوگا۔ کیونکہ جج صاحب وقت سے پیشتر ایک فرد کو ملزم گردان چکیں گے۔

اگر ایسا فرد ڈاکٹر ہوگا تو علامات اور مکمل ملاحظہ سے قبل ہی مرض کا اشارہ دے دے گا یہ درست ہے کہ اس قسم کا فرد ذہین اور لائق ہوگا۔ لیکن اس قسم کی بناوٹ کے اثر سے کام جلد ختم کرے گا۔ اور اس میں غلطیاں ہوں گی۔ وہ فرد جس کے جوڑ زیادہ نشوونما پا چکے ہوں گے اس کے برعکس ہوں گے۔

تصویر نمبر ۹ انگلیوں کے جوڑ

گاؤدم انگلی صاف سیدھے جوڑ

پیشتر اس کے کہ اس قسم کے افراد کی خصوصیات بتائی جائیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس انگلی کی تصویر نمبر ۹ بی جو اسی صفحہ پر اوپر دی گئی ہے کو غور سے ملاحظہ فرمائیں تاکہ دونوں اقسام کی انگلیوں کا فرق واضح ہو جائے۔

خصوصیات حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ وجدانی، موجی۔

۲۔ وہ تفصیلات میں جانے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ تفصیلات میں جانے کو بوجھ تصور کرتے ہیں۔

۳۔ وہ اپنے لباس کے معاملے میں لاپروا ہوتے ہیں۔

۴۔ وہ ظاہری شکل وصورت، نہانے دھونے اور کنگھی وغیرہ کی پرواہ نہیں کرتے۔

۵۔ وہ معمولی جھگڑوں سے بے نیاز رہتے ہیں۔

۶۔ اس قسم کے لوگ کاروباری اداروں میں شامل ہو جائیں تو ریکارڈ سے لاپرواہ کاغذات سے بے نیاز اور شاہی طبع والے ہوتے ہیں۔

۷۔ ان تمام لاپرواہیوں کے باوجود وہ نظم وضبط کے قائل، پُرسکون اور باادب ہوتے ہیں۔

۸۔ دراصل یہ بادشاہ لوگ ہوتے ہیں۔

نشوونما یافتہ جوڑ

بہتر یہ ہے کہ نوآموز طالب علم ایسی انگلی کی تصویر نمبر ۹ جو صفحہ نمبر ۸۶ پر غور سے دیکھیں۔ یہ اوّل اور دوم دونوں سے الگ شکل کی ہے۔ اس قسم کی انگلی کی خصوصیات حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ اس قسم کے افراد کام میں تصحیح چاہتے ہیں۔ کام کے دوران اور کام کے آخر میں وہ سو فی صد تکمیل اور سو فی صد قواعد کے مطابق کارکردگی چاہتے ہیں۔

۲۔ اگر وہ سائنسدان ہے تو وہ کام کو سو فی صد درست پایہ تکمیل تک پہنچانے میں لگا رہے گا۔ اور وقت کا کوئی دھیان نہ رکھے گا۔

۳۔ اگر وہ انجینئر ہے تو وہ اپنی لگاتار اور مسلسل کوشش سے بہترین پرزہ تیار کرے گا۔ خواہ اس پر کتنا ہی وقت کیوں نہ صرف ہو جائے۔

۴۔ اس قسم کے لوگ معمولی چیزوں کی تہوں کو پہنچ جاتے ہیں۔ اور اگر بڑے بڑے معاملات پیش ہوں تو سکون سے بیٹھے رہتے ہیں جیسے معاملہ اُن سے متعلق نہیں ہے۔

۵۔ اس قسم کے لوگ ایک کام کو اتنی تندہی سے سرانجام دیتے ہیں کہ سو فی صد نفاست کے حصول میں وقت گزر جاتا ہے۔

۶۔ فلسفیانہ باتیں بھی صحیح ترین صورت حال کے طالب ہوتے ہیں۔

۷۔ اس قسم کے افراد گھر کے اندر پڑے ہوئے سامان میں باریک ترین اور نفیس ترین خامیاں تلاش کرتے ہیں۔

۸۔ اس قسم کے لوگ۔ لباس اور ظاہری دکھ رکھاؤ میں مستورات کے قریب ترین ہو جاتے

یعنی اپنے چہرے پر غازے تک مل دیتے ہیں۔ سُرمہ لگاتے ہیں۔ مسی ملتے ہیں۔

۹۔ ان میں رنگوں کے باہمی امتزاج سمجھنے کا خاصا ہوتا ہے اور اگر کوئی عورت اپنے لباس میں رنگوں کا وہ امتزاج قائم نہ رکھ سکے تو اس کے ساتھ باہر ہواخوری، سیر یا مکتب میں نہیں جاتے۔

۱۰۔ اگر اس قسم کے لوگ ڈرامے سے متعلق ہوں تو کیریکٹر کو خوب سمجھتے ہیں لیکن ان میں ڈراما کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ ان میں وہ قوت نہیں ہوتی کہ کردار کو نبھا سکیں۔

۱۱۔ وہ اچھے سائنسدان نہیں ہوتے۔

۱۲۔ وہ ادب اور لٹریچر کے دائرہ میں بہت اچھے ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ فطری طور پر وہ انسانی فطرت کا صحیح تجزیہ کر سکتے ہیں۔

۱۳۔ انہیں زیادہ محنت کئے بغیر انسانی جبلّت کو سمجھنے میں آسانی رہتی ہے۔

۱۴۔ وہ علمی سیاست کی بجائے نظری سیاست میں کمال دکھاتے ہیں۔ اور دنیا بھر کی سیاسی تنظیموں کا تجزیہ اس خوبی سے کرتے ہیں کہ سننے والا دنگ رہ جاتا ہے۔ اور انہیں بہت بڑا سیاستدان سمجھتا ہے۔ لیکن وہ صرف اعلیٰ اور فکری سیاست دان ہوتے ہیں۔

۱۵۔ اگر اس قسم کے افراد کاشتکار ہوں تو ایک کھیت پر کمال فن دکھاتے ہیں۔ گوڈی کرنے پر آئیں تو ایک حصہ جڑی بوٹیوں سے صاف ہو جائے گا خواہ زیادہ وقت صرف ہو جائے۔

تینوں قسم کے جوڑ تخم، تاثیر اور ماحول

ظاہری نظر پر یوں معلوم ہوتا ہے کہ سیدھے جوڑ والی انگلیوں والے افراد صرف ذہنی کام کرتے ہیں۔ اور مربع انگلیوں والے دستی کام کر کے زندگی گزارتے ہیں ایسا نہیں ہے۔ اس قسم کی انگلیاں ہر قسم کے شعبوں میں کام کرتے ہوئے افراد میں ملتی ہیں۔ ایک ہی خاندان میں دیکھئے ایک بچے کی انگلیاں ایک قسم کی ہیں اور دوسرے کی کسی اور قسم کی۔ بلکہ ایک ہی بچے میں مختلف قسم کے جوڑ مختلف انگلیوں سے ملتے ہیں۔ انگلیوں اور

جوڑوں کا مطالعہ اور اس پر وراثت کی سائنس اس قابل ہے کہ اس کے معمولی مشاہدات لیکن بڑے عظیم نتائج دیکھے جائیں۔ وراثت کی سائنس میں یہ امر مسلمہ ہے کہ اگر عورت یکے بعد دیگرے چار پانچ خاوند بدل ڈالے تو جو خصوصیات۔ پہلے خاوند کے بچے میں ہوں گی۔ وہ باقی ماندہ بچوں میں بھی کسی نہ کسی شکل میں موجود ہوں گی۔ خواہ کم تر ہوں یا معمولی ہوں۔

بعض سائنسدانوں کو اس نظریہ سے اختلاف ہے۔ ان کی رائے میں بچہ نر و مادہ کے تخم سے مل کر بنتا ہے۔ اور محض ایک روشنی کا کام دیتا ہے۔

باب ــــــ ۱۱

انگلیاں

انگلیاں خواہ کسی قسم کی ہتھیلی کے متعلق ہوں۔ انہیں دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱۔ لمبی انگلیاں ۲۔ چھوٹی انگلیاں

لمبی انگلیوں والے افراد

انہیں ہر چیز میں قرینہ اور اس کی تفصیلات سے محبت ہوتی ہے۔ شلاً:

۱۔ کمرے کی زیبائش و آرائش
۲۔ ملازمین سے سلوک۔
۳۔ اقوام اور ملکوں کا انتظام و انصرام۔
۴۔ تصاویر کو پینٹ کرنا۔
۵۔ باغوں کی آرائش۔
۶۔ نمائش کو دل پسند طریقے سے لگانا۔

اس کے علاوہ لمبی انگلیوں والے افراد میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہوتی ہیں۔

۱۔ وہ اپنے کام کے دوران قطعی ہوتے ہیں۔
۲۔ وہ اپنے لباس میں ایک خاص معیار قائم کرتے ہیں۔ اور اسے قطعی طور پر نبھاتے ہیں۔
۳۔ وہ معمولی چیزوں کا صحیح نوٹس لیتے ہیں۔
۴۔ اور معمولی چیزوں پر پریشان ہو جاتے ہیں۔
۵۔ عام طور پر وہ مائل بہ کرم ہوتے ہیں۔

چھوٹی انگلیوں والے افراد

ایسے افراد جن کی انگلیاں چھوٹی ہوتی ہیں مندرجہ ذیل خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔

۱۔ وہ بہت جلد اندرونی یا بیرونی تحریک قبول کرتے ہیں۔
۲۔ وہ معمولی باتوں سے پریشان نہیں ہوتے۔
۳۔ وہ عام باتوں کو ایک بڑے وسیع دائرے میں لیتے ہیں۔
۴۔ وہ بہت جلد فیصلہ کر لیتے ہیں۔
۵۔ وہ ظاہرداری، فیشن وغیرہ کی طرف چنداں دھیان نہیں دیتے۔
۶۔ وہ معاشرہ میں رسومات مقررہ کی پرواہ نہیں کرتے۔
۷۔ وہ اپنے دماغ کو جلد کام پر لگا دیتے ہیں۔
۸۔ وہ اپنی گفتگو کے دوران بڑبولے ہوتے ہیں۔

چھوٹی مگر بھدّی انگلیوں والے افراد

۱۔ اس قسم کے لوگ ظالم اور مطلب پرست ہوتے ہیں۔
۲۔ وہ ہر کام میں مفاد سامنے رکھتے ہیں۔
۳۔ وہ اپنے آپ پر کئے گئے مظالم کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔ لیکن وقت آنے پر سب سے بڑے ظالم کے روپ میں سامنے آتے ہیں۔

سخت اور قدرے مڑی ہوئی انگلیاں

اس قسم کے افراد مندرجہ ذیل خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔

۱۔ کم گو، گوشہ نشیں، خاموش، محتاط۔
۲۔ بعض لوگ بزدل بھی ہوتے ہیں۔

نرم بَل کھا جانے والی انگلیاں

اگر انگلیاں اتنی نرم ہوں کہ کسی جوڑ پر کچھ بَل سا کھا جائیں تو اس قسم کے افراد میں مندرجہ ذیل باتیں ہوتی ہیں۔

۱۔ ان کی شخصیت پیاری اور دل پسند ہوتی ہے۔ وہ تقریبات میں باغ و بہار طبع

مانے جاتے ہیں۔
۲۔ ان سے محبت کی جاتی ہے۔ لیکن وہ بات کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش بھی کرتے ہیں اپنے ملنے جلنے والوں کا مطالعہ کرتے۔

قدرتی ٹیڑھی مڑی ہوئی اور کج انگلیاں

یہ دو صورتوں میں ملتی۔ اوّل یہ کہ ساتھ ہاتھ میں بھی نقص ہوتا ہے۔ اگر ایسی صورت حال اکٹھی ملے تو ان افراد کا مزاج کج، وہ بڑی ٹیڑھی طبع کے مالک ہوتے ہیں۔ زبان پر میٹھی باتیں کریں گے۔ لیکن غلط طریقے اختیار کرنے والے ہوں گے۔ اگر ہاتھ درست ہو اور انگلیاں کج ہوں تو ایسی صورت مشکل سے ملتی ہے۔ اگر مل جائے تو وہ افراد پریشان طبع ہوں گے۔

مختلف انگلیاں

اگر ناخنوں کے نیچے گوشت کا بھرا ہوا گول ساگیند ہو تو اس قسم کے افراد حساس ہوتے ہیں۔ وہ دوسروں کو تکلیف پہنچاتے ہیں لیکن خود طریقے سے بچ نکلتے ہیں۔

اگر انگلیاں بھدّی ہوں اور بنیادوں پر بھاری اور پھولی ہوں تو ان کا حامل اپنے آرام کا زیادہ خیال رکھتا ہے۔ وہ اپنے کھانے پینے اور رہائش میں بہترین لوازمات پسند کرتا ہے۔ اس کے برعکس اگر انگلیاں بنیادوں پر پتلی ہوں اور کمر نما صورتِ حال پیدا ہو جائے تو ان کے حامل افراد خود غرض نہیں ہوتے۔ وہ اپنے آرام اور کھانے کا بھی زیادہ خیال نہیں رکھتے ہیں۔

انگلیوں کے درمیان فاصلے

اگر پہلی اور دوسری انگلی کے درمیان ان کے کھولنے پر کافی جگہ موجود ہو تو اس قسم کے افراد میں خیالات کی بڑی آزادی ہوتی ہے۔ یہ لوگ آزاد خیال، روشن دماغ اور کھلے دل کے مالک ہوتے ہیں۔ اگر تیسری اور چوتھی انگلی کے درمیان فاصلہ زیادہ ہو جائے تو یہ عمل کی آزادی کی نشانی ہے۔ ایسے لوگ اپنی مرضی سے کام کرنا چاہتے ہیں۔ اور خوب کام کرتے ہیں۔

لمبائی کے لحاظ سے انگلیوں کا ایک دوسرے سے مقابلہ

انگلیوں کی لمبائی بھی فن دست شناسی میں اپنا مقام رکھتی ہے۔ پہلی انگلی کئی ہاتھوں میں چھوٹی ہوتی ہے۔ اور کئی ہاتھوں میں اتنی لمبی ہوتی ہے کہ دوسری کے برابر ہو جاتی ہے۔

جب پہلی یا انگشت شہادت ضرورت سے زیادہ لمبی ہو تو اس کے حامل افراد متکبّر اور مغرور ہوتے ہیں۔ ان میں حکومت کرنے کا مادہ ہوتا ہے۔ وہ دوسروں پر قبضہ رکھنا چاہتے ہیں۔ اس قسم کے افراد قانون کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔ یہ یاد رہے کہ ایسی صورت میں انگشت شہادت دوسری انگلی سے بڑی ہوتی ہے۔

جب پہلی انگلی دوسری کے برابر ہوتی ہے تو اس کے دل میں فخر ہوتا ہے۔ ان میں قوت کی خواہش ہوتی ہے۔ ان میں دنیا میں بلند مقام حاصل کرنے کا جذبہ ہوتا ہے۔ نپولین کا ہاتھ دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ اس کی انگشت شہادت دوسری انگلی کے برابر تھی۔ اس میں ساری دنیا پر حکومت کرنے کا جذبہ تھا۔ حکومت کی خواہش تھی۔ وہ حکومت کرنے کیلئے دیوانا تھا۔

جب دوسری انگلی جسے انگشت زحل کہتے ہیں مربع ہو اور بھاری ہو تو وہ فرد غور و خوض کرنے والا۔ سوچ بچار میں مستغرق رہنے والا اور خاموش طبع ہوگا۔ اگر یہ انگلی نوک دار ہوگی تو صورتِ حال اس کے برعکس ہوگی۔

اگر تیسری انگلی جسے سورج کی انگلی کہتے ہیں پہلی کے برابر ہوگی تو اس فرد میں دولت کی تمنّا اور ہوس بہت ہوگی۔ لیکن وہ دولت آرٹ سے عزت کے ساتھ کمانے کی کوشش کرے گا۔ اس میں دولت کے علاوہ عزت اور شہرت کی ہوس ہوگی۔

اگر تیسری انگلی ضرورت سے زیادہ طویل ہوگی۔ یعنی دوسری سے برابر ہو جائے۔ تو دنیا میں ہر جگہ جوا اور لاٹری کو پسند کرے گا۔ وہ اپنی زندگی میں ہر چیز کا جوا کھیلے گا۔

۱۔ رقم کا جوا ۲۔ زندگی کا جوا ۳۔ وہ خطرات میں کود پڑے گا۔

۴۔ سیاسی میدان میں وہ اپنی عزت و شہرت کو داؤ پر لگا دے گا۔

۵۔ فوج میں اگر افسر ہوگا تو عقل کے خلاف حملہ کرا کر دشمن سے کچھ چھین لینے کی

کوشش کرے گا۔

۶۔ اگر وہ سول ملازم ہوگا تو ترقی کے حصول کے لیے داؤ لگائے گا۔ لیکن اس دوران میں وہ اندھا دھند کام نہ کرے گا۔ بلکہ اپنی دماغی صلاحیتوں کو بھی بروئے کار لائے گا۔
اگر اس انگلی کا کونہ کھنچاؤ پر ہے تو مندرجہ ذیل افراد کے لئے کمال حاصل کرنے کا اشارہ ہے

۱۔ سٹیج اور فلم کے اداکار اور اداکارائیں۔

۲۔ مقرر ۳۔ واعظ ۴ لیڈر

اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں بطور اداکار یا مقرر جو صلاحیتیں حاصل ہیں۔ ان میں وہ ایسے رنگ بھر سکتے ہیں جو اپیل کریں۔

جب چھنگلی یعنی چوتھی انگلی لمبی ہو تو یہ ہاتھ میں توازن قائم رکھنے کا ذریعہ ہوگی۔ ایسے افراد دوسروں پر اثر ڈال سکیں گے۔ اگر یہ اتنی طویل ہو کہ تیسری کے برابر ہو جائے تو تقریر اور تحریر میں قدرت حاصل کرنے کا اشارہ دے گی۔ اس کا حامل فلاسفر ہوگا۔

اس قسم کی انگلی والا فرد بے تکان گفتگو کر سکتا ہے۔ اور جو کچھ بھی اس کے نوٹس میں لایا جائے گا۔ وہ اسے خوبصورتی سے عوام کے سامنے پیش کرنے کی قدرت رکھے گا کہ وہ لوگوں کو بڑی دلچسپ معلوم ہو، واعظ، مقرر، لیڈر جن کی یہ انگلی تیسری انگلی کے برابر ہوتی ہے وہ عوام میں عزت پاتے ہیں اور اپنا مطلب اس خوبی سے ان پر واضح کرتے ہیں کہ ان کی باتیں عوام کے دل میں گھر کر جاتی ہے۔

باب ـــــــ ۱۲

ہتھیلی

ایک پتلی، سخت، خشک ہتھیلی والے افراد عام طور پر بزدل ہوتے ہیں یا وہ اعصابی طور پر بے قرار، بے چین رہتے ہیں جیسے انہیں تکلیف ہو۔

اگر ہتھیلی موٹی ہو، بھرپور اور نرم ہو تو وہ فرد ہوس پرست شہوانی مزاج ہوگا۔ جب ہتھیلی بھرپور اور لچک دار اور انگلیوں کے ساتھ اس کا مناسب پورا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مزاج متوازن ہوتا ہے۔ وہ طاقت ور ہوتا ہے اور دماغی طور پر اعلیٰ ہوتا ہے۔

جب ہتھیلی موٹی اور بھدی ہو لیکن نرم اور پُر گوشت ہو تو اس کے حامل میں عیش پرستی بوالہوسی، شہوت پرستی ہوگی۔

اگر ہتھیلی کے درمیان گڑھا سا پڑتا ہو تو یہ بدقسمتی کی نشانی ہے۔ اس قسم کے افراد کی زندگی ناکامیوں کی داستان ہوتی ہے۔ ان کی قسمت میں بدقسمتیاں اور نامرادیاں یکے بعد دیگرے آتی جاتی ہیں۔ بلکہ موت تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔

میں نے اس وقت تک ہتھیلی کو پورے طور پر لیا ہے۔ لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ گڑھا ہتھیلی کے ایک جانب ہوتا ہے۔ اور دوسری طرف درست ہوتی ہے۔ ایسی صورت کا حال سُنیں۔ کئی دفعہ اس کا رخ صرف ایک لکیر کی طرف ہوتا ہے۔

اگر اس کا رخ زندگی کی لکیر کی طرف ہو تو اس کا مطلب مایوسی اور بُرا انجام ہوگا۔ مزید گھریلو معاملات میں جھگڑے، تکالیف وغیرہ۔ اگر باقی ماندہ ہاتھ میں بھی گڑھا ہے تو اس کا مطلب صحت کی خرابی اور دیگر جھگڑے ہوں گے۔ جب یہ دل کی لکیر تک پہنچے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ نزدیکی اور رشتہ داروں کی محبت میں ناکامی ہوگی۔

بعض دست شناس یہ مشورہ دیتے ہیں کہ اگر ہتھیلی سے انگلیاں طویل تر ہوں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ طبعاً وہ شخص عقلمند اور ذہین ہے۔ لیکن لمبائی کا سوال تو اناٹومی کا سوال ہے۔ ان بھلے مانسوں سے کوئی پوچھے کہ کبھی آپ نے عام آدمیوں کی انگلیاں اور ہتھیلیاں ماپ کر دیکھی ہیں۔ انگلیاں تو کبھی ہتھیلی سے طویل ہوتی ہی نہیں۔ اس لئے یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ کبھی انگلیاں طویل تر نہ ہوں گی۔

چھوٹے اور بڑے ہاتھ

عام تاثر یہ ہے کہ وہ افراد جن کے ہاتھ طویل ہوتے ہیں۔ وہ بہت نفیس کام کرتے ہیں اور کام میں بڑی تفصیل میں جاتے ہیں۔ مثلاً ایک انجینئر اپنی ورکشاپ کی مشینوں کے چھوٹے چھوٹے پرزوں کا خیال رکھے گا کہ وہ صحیح کام کر رہے ہیں۔ کون سے پرزے کس دن تک بدل دینے چاہئیں۔ تاکہ مشین صحیح کام کرتی رہے۔ جن افراد کے ہاتھ چھوٹے ہوں وہ اپنے کام اور ملازمت کے دوران صرف موٹی موٹی باتوں کا پتہ رکھتے ہیں۔ تفصیلات کا انہیں علم نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی وہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ بڑے بڑے صرافوں کے پاس ملازم دیکھوایسے افراد کے ہاتھ ملاحظہ کئے جن کا فرض زیورات میں ہیرے اور جواہرات جڑنا تھا ظاہر ہے یہ ایسا تھا کہ ہر ملازم کو باریک تفصیل بھی معلوم ہونی چاہیئے۔ لیکن عملی طور پر ایسا نہ تھا۔ یہ قاعدہ پوری طرح لاگو ثابت ہوا۔

ایک ملازم کے ہاتھ بہت ہی طویل تھے۔ ظاہری طور پر یوں معلوم ہوتا تھا کہ اپنے طویل ہاتھوں کی بنا پر وہ باریک کام نہ کر سکے گا۔ لیکن وہ باریک کام بخوبی کرتا تھا۔ چھوٹے ہاتھوں والے افراد اس کے برعکس بڑے بڑے کام کرتے ہیں۔ اور ان کے منصوبے بناتے ہیں۔ وہ بڑی بڑی فرموں کے مالک بننا چاہتے ہیں۔ اور تو اور آپ اُن کا خط دیکھیں وہ الفاظ بھی بڑے بڑے لکھتے ہیں۔

شاید یہ نفسیاتی اثر بھی ہو کہ وہ اپنی کمتری کو برتری میں چھپانا چاہتے ہوں۔ اور کچھ نہ کرنا چاہتے ہوں۔ جسے قدرت نے انھیں ظاہری طور پر کرنے سے محروم رکھا ہے۔ لیکن جب ہم دیکھتے

ہیں کہ ایک چھوٹا بچہ جس کے ہاتھ چھوٹے ہوں، بڑے بڑے الفاظ لکھتا ہے تو نفسیاتی نظریہ ختم ہو جاتا ہے۔

واقعات کا مطالعہ اور اعداد و شمار جمع کر کے نتائج نکالنا ہی سائنس ہے۔

باب ـــــ ۱۳

ناخن

ناخن دست شناسی میں بڑا اہم مقام رکھتے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ ان کا مقام بیماری سے متعلق ہے۔ وہ بہت سی تشخیص میں مدد دیتے ہیں۔ اگر ہم مستند حکماء کے مطب میں جائیں تو وہ نبض پر ہاتھ رکھنے سے پیشتر ناخنوں کا امتحان کرتے نظر آتے ہیں۔ اگر ان کی باتیں سنی جائیں تو کچھ یوں ہوتی ہیں۔ آپ کے جسم میں خون کی کمی ہے۔ آپ کا دل کمزور ہے آپ کو جریان اور احتلام کی بیماری ہے۔

لندن اور پیرس میں ڈاکٹروں نے بھی امراض کی تشخیص میں ناخنوں کے حصہ کو بڑی دلچسپی سے لیا ہے۔ عام طور پر ایک مریض بھول جاتا ہے کہ اس کے والدین کون سی مرض الموت میں مبتلا ہوئے۔ اور کس طرح مرے۔ لیکن ناخنوں کا چند سیکنڈ کا امتحان میراث کے امراض بتا دیتا ہے گو ہمارا کام دست شناسی میں ناخنوں کا مقام بتانا ہے لیکن میں پہلے یہ عنوان لوں گا۔

امراض کی تشخیص میں ناخنوں کا مقام

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ناخنوں کی حفاظت، انہیں دھونا، صاف کرنا، اور پالش کرنا کبھی امراض کے اظہار سے نہیں روکتا، مثال کے طور پر ایک مکینک کے ناخن لمبے ہوں گے لیکن ایک آدمی جو کوئی کام نہیں کرتا اس کے ناخن چھوٹے ہوں گے خواہ وہ کچھ ہی کرے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مکینک کے کام کے دوران گھسائی ناخنوں کو چھوٹا نہیں کر سکتی۔ اور ایک فرد جسے کوئی کام نہیں ہوتا اس کے ناخن طویل طرز کے نہ ہو سکیں گے۔ ناخنوں کی چار اقسام ہوتی ہیں۔

۱۔ لمبے ناخن ۲۔ چھوٹے ناخن

۳۔ چوڑے ناخن ۴۔ تنگ ناخن

لمبے ناخن

اس میں زیادہ طبعی قوت نہیں ہوتی۔ لمبے ناخن والے افراد چھاتی اور اور پھیپھڑوں کی بیماریوں میں اکثر مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ نقص مزید ستم ناک ہو جاتا ہے۔ اگر ناخن قدرے ٹیڑھے بھی ہوں اور پرے انگلی کے پچھلی جانب زیادہ گرا ہی ہیں (تصویر نمبر ۱۰ جی)

اس قسم کا رجحان اور بھی زیادہ ہو کر تصویر نمبر ۱۰ جے کی صورت اختیار کر جائے تو اس قسم کے ناخن کے حامل افراد میں دق کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ بھی چھاتی کا دق۔ اگر ناخن بنسری کی طرح ہوں یا پسلی کی طرح جیسا کہ تصویر نمبر ۱۰ الف تا جے سے ظاہر ہے۔

ناخنوں سے بیماریاں معلوم کرنا

ناخنوں سے بیماریاں معلوم کرنا

تصویر نمبر ۱۰: ناخن

اگر اس قسم کے ناخن چھوٹے ہوں تو ان کے حامل گلے کی بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ جیسے گلے کی سوزش، دمہ اور سانس کی نالیوں کی سوزش۔ ملاحظہ کریں تصویر نمبر ۱۰

نمبر ۱۰ اے تا ای:

اگر ناخن طویل ہوں اور نیلے ہوں تو سمجھئے دوران خون میں فرق ہے۔ خواہ بیماری سے خواہ اعصابی تکالیف سے۔ عام طور پر وہ لڑکیاں جن کی عمر چودہ اور اکیس سال کے دوران ہوتی ہے۔ یا وہ عورتیں جن کی عمر اکیس اور چالیس سال کے درمیان ہوتی ہے۔ ان کے ناخن اگر ایسی شکل کے ہوں تو خون کی خرابی والے امراض کا شبہ ہے۔

چھوٹے ناخن

چھوٹے ناخن ان خاندانوں کا خاصا ہیں۔ جن میں دل کی بیماریاں ملتی ہیں۔ نو آموز اور طالب علم کو چاہیئے کہ چھوٹے ناخن کی پہچان صحیح طور پر کرے۔ اگر وہ غلطی کر بیٹھے اور ان خاندانوں میں یہ فتویٰ دے دے۔ جن میں یہ بیماری دیکھی ہی نہیں گئی۔ تو وہ نہ صرف غلطی کرے گا۔ بلکہ بعض منچلے اسے ہاتھ دکھانے سے انکار کر دیں گے۔ اور وہ ان کا منہ تکتا رہ جائے گا۔ چھوٹے ناخن جن سے دل کی بیماریاں اور

ای ڈی سی بی اے

خرابیٔ خون اور دل کی بیماریوں کو واضح کرنے والی نشانیاں

جے آئی ایچ جی ایف

فالج کے نشانات (ایف تا جے)

تصویر نمبر ۱۱: مختلف بیماریاں ظاہر کرنے والے ناخنوں کے اشکال

خون کی خرابی کی بیماریوں کے نشانات ملتے ہیں۔ تصویر نمبر ۱۱ اے تا ای میں دکھائے گئے ہیں۔ یہ تصویر پچھلے صفحہ نمبر ۱۰۱ پر ملاحظہ فرمائیں۔

چھوٹے ناخن جن کی بنیادیں چپٹی ہوں اور جن میں چاند چھوٹے ہوں یا بالکل ہی غائب ہوں۔ ان ناخنوں کے حاملین کا دل کمزور ہوتا ہے۔ اور عام طور پر وہ دل کی بیماریوں کے مریض ہوتے ہیں۔ اگر ناخنوں میں بڑے بڑے چاند ہوں تو سمجھئے دل طاقتور ہے۔

اگر ناخن چھوٹے ہوں اور بنیادوں پر گوشت میں دھنسے ہوں تو سمجھئے اعصاب کی بیماری کے مظہر ہیں۔ جیسا کہ تصویر نمبر ۱۱ الف اور آئی سے ظاہر ہے۔

چھوٹے ناخن جو کناروں پر ٹیڑھے ہوتے ہیں یا اوپر ابھرے ہوتے ہیں۔ اگر ایسی صورت پیش آجائے تو فالج کا خطرہ ہوتا ہے۔ بالخصوص جب وہ سفید ہوں آسانی سے ٹوٹ جائیں اور چپٹے ہوں۔ اگر وہ حالت ہو جو تصویر نمبر ۱۱ جے میں دکھائی گئی ہے تو بیماری زیادہ خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے۔

چھوٹے ناخنوں والے افراد بڑے ناخن والے لوگوں کی نسبت دل کی بیماریاں، پیٹ اور ٹانگوں کی بیماریوں میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

لمبے ناخنوں والے لوگ عام طور پر مندرجہ ذیل حصوں میں بیمار ہوتے ہیں۔

۱۔ پھیپھڑے ۲۔ چھاتی ۳۔ سر

اگر ناخنوں پر سفید دھبے ہوں تو اعصابی مزاج کے مظہر ہوتے ہیں اور اگر دھبوں کی تعداد بہت زیادہ ہو تو سمجھئے کہ اعصابی نظام شکستہ ہو چکا ہے۔ اور اس کو از سر نو سیٹ کرنا ہوگا۔

اگر ناخن پتلے ہوں تو سمجھئے کہ صحت خراب ہے۔ قوت کی کمی ہے۔ جو ناخن بہت لمبے ہوں گے اگر اونچے اور ٹیڑھے بھی ہوں گے تو کمر کے حرام مغز میں بیماری کا خطرہ سمجھئے۔ ان میں کسی قوت کا اظہار نہیں ہوتا۔

ناخن اور مزاج

طویل ناخنوں والے لوگ زیادہ تنقید نہیں کرتے۔ لیکن وہ دوسروں کو متاثر بھی نہیں کرتے۔ وہ مقابلتہً شریف اور خاموش قسم کے ہوتے ہیں۔

لمبے ناخن ہر طرح سکون، خاموشی آرام پسندی اور دھیما مزاج ظاہر کرتے ہیں۔ عام طور پر ہر چیز کو بڑے آرام و سکون سے لینے اور کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ ان ناخنوں والے افراد کے سامنے تخیلات کی دنیا ہوتی ہے۔ وہ آرٹسٹک طبع کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ شاعری، مصوری اور دیگر فنون لطیفہ کے شائق ہوتے ہیں۔

لمبے ناخن والے لوگ خیالی ہوتے ہیں۔ وہ حقائق کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہیں دیکھ سکتے بالخصوص اگر حقائق پسند نہ ہوں۔

چھوٹے ناخنوں والے افراد تنقید کرنے والے، غلطیاں گرفت میں لینے والے خواہ وہ خامیاں ان کی ذات کے اندر ہی کیوں نہ ہوں۔

وہ ہر سامنے اور پیش آنے والی چیز کا تجزیہ کرتے ہیں۔ وہ فلسفہ، دلائل و براہین اور حقائق کو آزماتے ہیں۔

اس قسم کے لوگ بڑے اچھے نقاد ہوتے ہیں۔ وہ اپنے فیصلوں میں باریکیوں کا خیال رکھتے ہیں۔ وہ بحث و مناظرہ کے شائق ہوتے ہیں۔

وہ اپنی رائے پر آخیر دم تک اڑے رہتے ہیں۔

ان میں شائستہ مذاق کی خوبی ہوتی ہے۔

وہ مزاج کے تیز اور جلد نتیجے پر پہنچنے والے ہوتے ہیں۔

وہ جن باتوں کو نہیں سمجھ پاتے ان پر رائے نہیں دیتے

اگر ناخن لمبے چوڑے ہوں اور بہت پلے بھی ہوں تو سمجھئے کہ اس قسم کے لوگ سارے جہان کا درد ہمارے جگر میں ہے کی قسم کے ہوتے ہیں۔ وہ دوسروں کے پھڈے میں ٹانگ اڑاتے ہیں اگر چھوٹے ناخنوں والا فرد اپنے ناخن کاٹے تو سمجھئے کہ وہ اعصابی طور پر پریشان ہے۔ جس طرح پہلے لکھا گیا ہے۔ اگر ناخنوں پر نشان ہوں تو یہ اعصابی بیماری کے مظہر ہیں۔ مزاج کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔

باب ــــــ ۱۴

ہاتھوں پر بال

اگر ایسی صورت پیش آئے کہ دست شناس کسی فرد کو پردے کے اندر دیکھنے پر مجبور ہو وہ شخص پردے کے اندر ہی رہ کر اپنے حالاتِ زندگی پوچھنا چاہتا ہو تو اس کے ہاتھوں پر بال بھی زیر مطالعہ لانے چاہئیں۔ ظاہری طور پر یہ بہت غیر اہم معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن بہت اہم ہیں جب ایسی صورت پیش آئے تو ان کے مطالعہ کی بنا پر بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔

اس مقام پر ان قوانین کا تذکرہ ضروری ہے جو بالوں کی پیدائش اور نشوونما کو کنٹرول کرتے ہیں۔ جسم پر کئی کارآمد اور مفید کام سرانجام دیتے ہیں۔ میں صرف وہی کام تحریر کروں گا۔ جو ہاتھ سے متعلق ہیں مثلاً

۱۔ بال رنگ دار کیوں ہوتے ہیں۔

۲۔ بال موٹے کیوں ہوتے ہیں ۳۔ بال نفیس کیوں ہوتے ہیں۔

پہلے تو اس چیز کو لیجئے کہ ہر بال بذات خود ایک باریک سی ٹیوب ہے۔ ان ٹیوبوں کا جلد اور جلد کے اعصاب سے رابطہ ہوتا ہے۔ اگر ہم شستہ زبان میں کہیں تو یہ بال جسم سے بجلی کی کرنٹ باہر بھیجنے کے اسکیپ والو ہیں۔ اور رنگ کے مطابق ہی وہ بجلی کی کرنٹ لا سکتے ہیں۔ یا لے جا سکتے ہیں۔ یہی چیز اس ضمن کے طالب علم کو فن سمجھنے میں مدد دے گی۔

مثال کے طور پر اگر جسم میں لوہے یا زنگ کی بڑی مقدار موجود ہے تو بجلی ان رنگوں کو بالوں کی ٹیوبوں میں دھکیلتی ہے۔ اور بال مندرجہ ذیل رنگ اختیار کرتے ہیں۔

۱۔ سیاہ: اگر جسم میں سیاہ رنگ موجود ہو۔

۲۔ براؤن: اگر جسم کے اندرونی حصوں میں براؤن رنگ موجود ہو۔

۳. بھورا — اگر جسم کے اندر یہ رنگ موجود ہو۔ مغربی ممالک کی لڑکیوں کے بال عام طور پر بھورے ہوتے ہیں۔

۴. گرے — اگر یہ رنگ ہو۔

۵. سفید — اس کا مطلب رنگ کا نہ ہونا بھی لیا جاتا ہے۔

بھورے رنگ کے بالوں والے افراد کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے۔ ان کے جسم میں لوہے کی مقدار تھوڑی ہے۔ وہ طاقت میں کمزور اور شریف ہوتے ہیں۔ اور سیاہ بالوں والے افراد کی بہ نسبت دوسروں کی رائے سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔

سیاہ بالوں والے افراد

کام میں ذرا کم قوت دکھاتے ہیں۔ مزاج میں جذباتی ہوتے ہیں، آسانی سے پریشان ہو جاتے ہیں۔ اور محبت کا اظہا قوت سے کرتے ہیں

سُرخ بالوں والے افراد

اگر ہم سُرخ بالوں کا معائنہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ سُرخ بال، سیاہ براؤن یا بھورے بالوں سے موٹے ہوتے ہیں۔ جب یہ بال موٹے ہوئے تو ٹیوب بھی موٹی ہوتی ہے۔ اور زیادہ بجلی اسکیپ کر سکتی ہے۔ ان لوگوں میں بجلی کی مقدار بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اور بجلی کی قوت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے جلد ہی ان کا مزاج گرم ہو جاتا ہے۔

جب بجلی کی پیدائش کم ہو جاتی ہے۔ وہ قوت کے بل بوتے پر ٹیوبوں میں پہنچائی نہیں جا سکتی بلکہ جسم کے اندر رہی اس کی کھپت ہو جاتی ہے۔ تو رنگ بھی بالوں کے اندر دھکیلا نہیں جا سکتا۔ اس لئے بال بیرونی اطراف میں سفید ہونا شروع ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ پوری ٹیوب یعنی بال سفید ہو جاتے ہیں۔

جب کسی فرد کو انتہائی صدمہ پہنچے تو یہی واقعہ پیش آتا ہے۔ اعصابی محلول ان ٹیوبوں میں اتر آتا ہے۔ جو موجودہ رنگ ختم کر دیتا ہے۔ اس اثر سے بال سفید ہو جاتے ہیں۔ اس صدمہ کو جسمانی نظام بڑی مشکل سے برداشت کر سکتا ہے یا نظام درست ہو سکتا ہے۔ اس لئے ایک دفعہ سفید ہو چکے بال دوبارہ سیاہ نہیں ہو سکتے۔

امریکہ میں سفید بالوں والے افراد کی کثرت ہے۔ دنیا بھر میں شاید کسی ملک میں اتنے سفید بالوں والے لوگ ہوں۔ اس کی وجہ وہ پریشانی اور دماغی دباؤ ہے جس کے تحت امریکن قوم اپنی زندگی گزار رہی ہے۔ کسی ملک کی آب و ہوا کا وہاں کے لوگوں کے مزاج پر بڑا دخل ہوتا ہے، ماحول کی خوبی، خوشگوار حالات اچھی فضا، عورتوں اور مردوں پر بڑا صحت مند اثر ڈالتے ہیں۔ ان میں باہمی صحت مند مقابلہ ہوتا ہے اور وہ مسّرت و شادمانی سے آگے بڑھتے ہیں۔ میں نے بالوں کے متعلق جو نظریہ پیش کیا وہ اس روح اور ان الفاظ میں اس سے پیشتر کبھی پیش نہیں کیا گیا۔ میں یہ نظریہ اپنے قارئین کی خدمت میں ان الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔

۱. دنیا میں کوئی چیز اتنی ادنیٰ نہیں ہوتی کہ وہ ہمارے علم میں کچھ اضافہ نہ کر سکے۔

۲. علم قوّت ہے

۳. ہمیں علم سیکھنے میں شرمندگی محسوس نہیں کرنی چاہیئے۔ خواہ وہ کسی جانب سے ملے اور کتنا ہی کم اور حقیر کیوں نہ ہو۔

اور پھر یہ دست شناسی کا نظریہ ہے۔ جس کو قائم کرنے سے پیشتر ہزاروں ہاتھوں کا معائنہ کیا گیا ہے۔ بالوں کی رنگت دیکھی گئی۔ موٹے اور نفیس بالوں کا موازنہ کیا گیا اور ان بالوں والے افراد کا مطالعہ کیا گیا۔ آخر یہ سائنس ہے۔

باب ــــــ ۱۵

اُبھار

میں نے اس سائنس یعنی دست شناسی پر تحقیق کرتے وقت ابھاروں کا بخوبی مطالعہ کیا ہے۔ اور اسے سائنس کا اہم حصہ قرار دیا ہے۔ یہاں میں ایک چیز واضح کرنا چاہتا ہوں اگر دستی محنت سے ہاتھ کی جلد کھردری اور موٹی سی ہو جائے، پھر بھی یہ ابھاروں کو دباتی ہے اور وہ جسمانی خصوصیات ظاہر کرتے ہیں۔ وہ میراث کے قواعد کے تحت عمل کرتے ہیں میراث کے قوانین ایک تفصیلی سائنس ہے۔

آپ اگر دست شناسی کی اور کتابیں پڑھیں تو ان ابھاروں کے مختلف نام ملیں میں بھی یہی نام استعمال کرتا ہوں۔ جو نیچے دیئے جاتے ہیں۔

۱۔ زہرہ کا ابھار　　۲۔ مریخ کا ابھار
۳۔ مشتری کا ابھار　　۴۔ زحل کا ابھار
۵۔ سورج کا ابھار　　۶ عطارد کا ابھار
۷۔ قمر کا ابھار

لیکن میں صرف ان ناموں کو استعمال کرتا ہوں۔ اور ان پر تاروں، سورج وغیرہ کا کوئی اثر نہیں مانتا۔ جس طرح بعض لوگ برجوں کے اثرات بتاتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان اثرات کو نہیں مانتا۔ ممکن ہے کہ ان پر تاروں اور برجوں کے اثرات ہوں۔ لیکن یہ بات صاف کرنا چاہتا ہوں کہ دست شناسی بذات خود ایک مضمون ہے۔ اور کوئی سائنس اسے مزید سہارا نہیں دیتی۔ اگر نہ دے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میرا ان ناموں کو تحریر میں لانے کا اتنا مقصد ہے کہ طالب علم یہ سمجھے کہ وہ ابھار کہاں ہے ورنہ ہم اسے ابھار نمبر ۱، ۲، ۳ یا ۴ بھی کہہ سکتے ہیں۔

زہرہ کا ابھار

یہ ابھار انگوٹھے کی بنیاد پر واقع ہے۔ (دیکھیں تصویر نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۰۹) اگر ضرورت سے زیادہ بڑا نہ ہو تو یہ مرد یا عورت کے ہاتھ پر بڑا اچھا شگون ہے۔ اس ابھار کے نیچے جسم کی بڑی اہم رگ ہوتی ہے۔ اسے یا مر آرچ کہتے ہیں۔ اگر وینس کا ابھار خوب بھرا بھرا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا حامل مضبوط اور توانا ہوگا۔ اگر ابھار ترقی یافتہ نہیں۔ اس پر گوشت کم ہے تو صحت اچھی نہ ہوگی۔ جذبات سرد ہوں گے۔

اگر زہرہ کا ابھار ضرورت سے زیادہ ابھرا ہوا ہو تو اس کا مطلب ہوگا کہ اس کے دل میں جنس مخالف کے لئے بڑے شہوانی جذبات ہوں گے

عام اُبھار کا مطلب ہے محبت، ہمدردی، مہربانی کرنے والے افراد جو دوسروں کی بات سہتے ہیں۔ وہ افراد جو دوسروں کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ وہ افراد جو حُسن کی پوجا کرتے ہیں۔ وہ لوگ جنہیں ہمدردی سے لگاؤ ہے۔ اور ایک جنس کو جنس مخالف کی کشش ہے۔

مشتری کا اُبھار

یہ ابھار پہلی انگلی کے نیچے ہوتا ہے۔ اگر ترقی یافتہ ہو تو اس کا مطلب امنگ، خواہشات، فخر، کاموں میں دلچسپی اور طاقت کے حصول کی خواہش ہوتا ہے۔

سورج کا اُبھار

یہ تیسری انگلی کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ اسے ڈی اپالو کا ابھار بھی کہتے ہیں۔ اگر یہ ترقی یافتہ اور بھرا ابھرا ہو۔ تو یہ افراد خواہ کوئی کام کرتے ہوں۔ ان میں حسن کی خواہش اور خوبصورتی کی مانگ ہوتی ہے۔

زحل کا اُبھار

یہ دوسری انگلی کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ اس کا حامل الگ تھلگ رہے خاموشی، دانشمندی، کام میں دل لگانا، گہری چیزوں کے مطالعہ میں معروف رہتا ہے۔ اس قسم کے ابھار والے لوگ موسیقی اور رقص کو مذہب کا درجہ دیتے ہیں

عطارد کا اُبھار

یہ چوتھی انگلی کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ اس میں عطارد کی سی خوبیاں اور خامیاں اور خصوصیات ہوتی ہیں۔ اس کا حامل تبدیلی پسند کرتا ہے۔ وہ آسانی سے تحریک حاصل کرتا ہے۔ چالباز، ہوشیار، تیز دماغ والا اور تیز بیان ہوتا ہے اگر باقی ماندہ ہاتھ میں خوبیاں ہوں تو اس میں بتائی گئی خوبیاں اس فرد کو اور بہتر بنا دیں گی مگر باقی ماندہ ہاتھ بدقسمت ہے۔ تو یہ نشانیاں اس کی بدقسمتی میں اضافہ کر دیں گی۔

تصویر نمبر ۱۲: ہاتھ کے ابھار

مریخ کا اُبھار

اس نام کے دو ابھار ہاتھ پر ہوتے ہیں۔
ا۔ مشتری کے ابھار کے نیچے۔ زندگی کی لکیر کے اندر یہ زہرہ کے ابھار سے آگے ہوتے ہیں۔

پہلا یعنی و ابھار فوجی صلاحیت کا حامل ہوتا ہے۔ اگر ضرورت سے زیادہ بڑا ہو تو اس کی طبع جھگڑالو ہوگی۔ اور وہ لڑنے مرنے پر تیار رہے گا۔

ب۔ یہ عطارد کے ابھار اور زہرہ کے ابھار کے درمیان ہوتا ہے۔ اس قسم کے افراد میں حوصلہ تو ہوتا ہے لیکن ذرا خاموش قسم کا۔ ان افراد کو اپنے آپ پر کنٹرول ہوتا ہے۔ ان میں قوت مدافعت ہوتی ہے اور وہ غلط باتوں کی روک تھام کر سکتے ہیں۔

قمر کا اُبھار

قمر کا ابھار ہاتھ کے ایک طرف مریخ کے ابھار کے نیچے اور زہرہ کے ابھار کے مخالف ہوتا ہے۔ اس قسم کا اُبھار مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہے۔

۱۔ نفیس طبع
۲۔ واضح عقل پروازی
۳۔ خوبصورت مناظر کی محبت
۴۔ محبت اور رومانس کیلئے دلچسپی
۵۔ واضح خیالات اور مطمع نظر
۶۔ شاعری کا شوق
۷۔ ادب اور لٹریچر کا شوق

ابھاروں کا ایک دوسرے سے نزدیک ہونا

اگر چند ابھار ایک دوسرے کے نزدیک ہو کر ایک دوسرے میں شامل ہوتے معلوم ہوں تو ان کی خصوصیات ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں۔
مثال کے طور پر اگر زحل کا ابھار مشتری کی طرف مائل ہو تو مندرجہ ذیل اثرات مشتری کے ابھار پر پڑتے ہیں۔

۱۔ مصلحت ۲۔ غمگینی ۳۔ مذہبی کشش

اگر زحل سورج کے ابھار سے جا ملے تو زحل کے خاموش جذبات اس فرد کی آرٹسٹک طبع کے ساتھ مل جائیں گے۔ اگر سورج کا ابھار عطارد کے ابھار سے جا ملے تو عطارد والے فرد کی سائنسی اور کاروباری طبع پر ادب اور لٹریچر کا اثر پڑے گا۔

باب ــــــ ۱۶

مختلف اقوام کے ہاتھ

یہ امر مسلّمہ ہے کہ مختلف اقوام اور نسلوں کے چہرے اور اجسام مختلف شکل و شباہت کے حامل ہوتے ہیں۔ میں ایک بیان کا یہاں حوالہ دوں گا۔

" وہ قانون جو شبنم کے قطرے کے گرد لاگو ہوتا ہے۔ وہ دنیا پر بھی لاگو ہوتا ہے۔"

اس لئے اگر کچھ قوانین قدرت ایسے ہیں جو مختلف نسلوں کے خد و خال پیدا کرتے ہیں۔ اور یہ آپس میں مختلف ہوتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہی قانون ہاتھوں کی مختلف شکلیں بھی پیدا نہ کریں۔ یہ ضروری ہے کہ جب نسلیں آپس میں ملتی ہیں یا مختلف اقوام کے لوگ آپس میں شادی بیاہ کرتے ہیں۔ اور نسلوں کا ملاپ ہوتا ہے۔ تو وہ خالص پن نہیں رہتا۔ لیکن مختلف اقوام میں جو خاص خصوصیات ہیں۔ وہ پوری طرح تباہ نہیں ہوتیں۔ مطلب یہ کہ وہ لوگ جو مختلف اقوام اور نسلوں کے دوغلے پن کی وجہ سے پیدا ہوئے۔ ان کے ہاتھوں میں بھی کچھ ایسی باتیں رہ جاتی ہیں۔ جو اس نسل یا قوم کی طرف اشارہ دیتی ہیں۔

ابتدائی ہاتھ:۔ اگر ہم ابتدائی ہاتھ سے شروع کریں تو یہ ترقی یافتہ اقوام میں خال خال ملتا ہے۔ اور وہ بھی خالص حالت میں بالکل نہیں ملتا۔ قدرے نزدیک ہاتھ بہت ہی ٹھنڈی آب و ہوا کے لوگوں میں ملتے ہیں۔ مثلاً

۱۔ اسکیمو قوم میں ۲۔ آئس لینڈ کے لوگوں میں

۳۔ لیپ لینڈ کے باشندوں میں۔ ۴۔ روس اور سائبیریا کے انتہائی شمالی خطوں میں۔

اس قسم کے لوگوں میں جذبات بہت کم ہوتے ہیں۔ اعصاب کے آخری کوتے بھی پوری طرح ترقی یافتہ نہیں ہوتے۔ اس لئے وہ دوسری اقوام اور نسلوں کی طرح درد کی شدت

محسوس نہیں کرتے۔ وہ اپنی خو کے لحاظ سے جانور نما ہوتے ہیں۔ ان میں تمنا اور خواہش کم ہوتی ہے۔ صرف ان میں اتنا فرق ہوتا ہے کہ وہ جانوروں سے تیز کئے جا سکتے ہیں۔ اگر اس قسم کے ہاتھ کو ذرا زیادہ ترقی یافتہ شکل میں دیکھنا چاہیں تو جنوبی ترقی یافتہ اقوام میں دیکھیں۔

مربع ہاتھ والی اقوام مربع ہاتھ مندرجہ ذیل اقوام اور ممالک کے مکینوں میں ملتے ہیں۔

۱۔ سوئٹزر لینڈ کے مقامی لوگ ۲۔ ڈنمارک کے لوگ

۳۔ اصل جرمن قوم ۴۔ ہالینڈ کی قوم

۵۔ انگریز ۶۔ سکاٹ لینڈ کے لوگ

ان لوگوں میں مندرجہ ذیل اوصاف اور خامیاں ہوتی ہیں۔

۱۔ طریق کار کی محبت ۲۔ فلسفہ

۳۔ دلائل و براہین ۴۔ قانون اور انتظامیہ کی عزت

۵۔ عادات و رسوم کے مطابق چلنا۔

ان لوگوں میں زیادہ جذباتیت نہیں پائی جاتی۔ وہ زندگی کی گھسی پٹی لکیر پیٹتے رہیں گے اور اس پر خوب قائم رہیں گے۔ وہ بڑے مضبوط اور پختہ مکانات تعمیر کریں گے۔ بھاری ریلوے اور بلند و بالا گرجے اور قلعے بنائیں گے۔ وہ مفید کام سرانجام دینے والوں کی چوکھٹ پر دوزانوں ہوں گے۔ اور عملی زندگی کی پیروی کریں گے۔

فلسفیانہ ہاتھ یہ ہاتھ مشرقی اقوام میں ملتے ہیں۔ اور انہی قوموں کا خاصا ہیں۔ مغرب میں ان ہاتھوں والے افراد یا ان لوگوں نے جن میں یہ ہاتھ معمولی تبدیلی سے ملتے ہیں۔ بدھ مت کی موجودہ شکلیں رواج دی ہیں۔ سوفی مت، اور اسی قسم کے دوسرے خیالات جو برہمن سماج سے پیدا ہوئے۔ یورپ میں انہی لوگوں کے توسط سے پیدا ہوئے۔ اس قسم کا ہاتھ مذہب پر فدائیوں میں ملتا ہے۔ اس قسم کے افراد اپنے مذہب پر کاربند ہوتے ہیں۔ اور جب بھی موقع آئے اس کی خوب حفاظت کرتے ہیں۔ دنیا ان لوگوں کو خبطی کہتی ہے۔ لیکن دنیا کو دیکھئے اس نے کیا کچھ نہیں کیا۔

د۔ حضرت عیسیٰؑ کو سُولی پر چڑھانا۔

ب۔ دنیاں میں بڑے بڑے اساتذہ کی ہنسی اڑائی اور انھیں جیلوں میں ڈالا۔

ج سائنس دانوں کے قتل کا حکم دیا۔

د۔ اولیاء اللہ پر سختیاں کی گئیں۔

اس لئے اس قسم کے لوگوں سے دنیا کو استفادہ کرنا چاہیئے۔

مخروطی ہاتھ

اس قسم کے ہاتھ جنوبی یورپ کے لوگوں میں ملتے ہیں لیکن جب سے نسلوں اور اقوام میں باہمی شادیاں ہوئی ہیں یہ ہاتھ کسی نہ کسی شکل میں دنیا کے دوسرے حصوں میں بھی پہنچ گئے ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل قوموں اور ملکوں میں ملتے ہیں۔

۱۔ یونانی قوم میں۔

۲۔ اٹلی کے لوگوں میں۔ اٹلی کی نوآبادیوں میں۔

۳۔ سپین کے لوگوں میں۔ سپین کی نوآبادیوں میں۔

۴۔ فرانس میں۔ فرانس کی نوآبادیوں میں۔

۵۔ آئرلینڈ کے لوگ۔ آئرلینڈ کے لوگ جو دوسرے ممالک میں چلے گئے۔

اس قسم کے لوگ ہیجان پسند، خیالات اور عمل میں تحریک کا اثر لینے والے اور آرٹ سے وابستگی رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اسے تحریک کا ہاتھ کہتے ہیں۔ اس قسم کے ہاتھ والے لوگ روپیہ پیدا نہیں کر سکتے جس طرح مربع اور کفچی ہاتھ والے کرتے ہیں۔

ان میں عملی لحاظ سے کاروباری خامی ہوتی ہے لیکن قدرت نے کسی طرح سے اس خامی کو دُور کیا ہے۔

۱۔ وہ شاعرانہ مزاج رکھتے ہیں۔

۲۔ خیالات اور سطحِ تفکر کے بادشاہ ہوتے ہیں۔

۳۔ وہ رومان پسند ہوتے ہیں۔

۴۔ باغات اور فنونِ لطیفہ کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

چپٹے یا کفچی ہاتھ

امریکہ میں بہت سی اقوام گئیں اور اس طرح بہت سی اقوام کے ہاتھ بھی چلے گئے۔ ان اقوام کا آپس میں اختلاط ہوا۔ کفچی ہاتھ شاید میراث کے قوانین کے تحت دباؤ ڈالنے والا ہاتھ تھا کہ امریکہ میں دُور دُور تک پھیل گیا ہے۔ اب اس قسم کا ہاتھ دُور دُور امریکہ میں کثرت سے ملتا ہے۔ میرے خیال میں اس ہاتھ نے امریکہ کی تاریخ میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔

میں ایک بین الاقوامی مزاج اور کھلی طبع رکھتا ہوں۔ مجھے دوسروں کے ہاتھ دیکھنے کا بڑا موقع ملا ہے۔ میرے دماغ پر کسی ایک قوم کی خصوصیات کا اثر نہیں ہے۔ اس لئے میں جچی تلی رائے دوں گا۔ کفچی ہاتھ جس طرح میں نے پہلے لکھا ہے تین خصوصیات کے حامل ہیں۔

۱۔ قوت، طاقت، توانائی ۲۔ انفرادیت ۳۔ پریشان طبع۔

اس قسم کے ہاتھوں والے لوگ نئے ملک تلاش کرتے ہیں۔ نئی ایجادیں کرتے ہیں۔ سائنس، آرٹ اور میکانکی میں تحقیق کرتے ہیں۔ یہ عام قسم کے ہاتھ نہیں ہوتے۔ ان میں سے جو زیادہ شدید طبع کے مالک ہوتے ہیں۔ انہیں قانون کی عزت ملحوظ نہیں ہوتی۔ اس طرح وہ انتظامیہ کو کم ہی خاطر میں لاتے ہیں۔ وہ ایجادات، نئی راہوں کی تلاش میں متواتر محنت کی وجہ سے کامیاب نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کے خیالات میں تیزی ہوتی ہے۔ وہ جلد مسائل کو حل کر سکتے ہیں اور زیرِ غور منصوبوں کا نتیجہ تھوڑی مدت میں نکال کر دے دیتے ہیں۔ وہ دوسروں کے خیالات لے لیتے ہیں لیکن انہیں بہتر بنانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ انہیں سٹہ کھیلنے سے محبت ہوتی ہے۔ وہ ہرفن مولا ہوتے ہیں۔ ان میں سب سے بڑی خامی یہ ہوتی ہے کہ وہ تیزی سے اپنی راہ بدلتے ہیں۔

وہ محض وقتی خیالات کے تحت اپنی زندگی کی راہ بدل دیتے ہیں۔ وہ انتہا پسند ہوتے ہیں بلکہ یوں کہیے کہ وہ حقیقی طور پر دیکھتے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل گوشوں میں نئی دریافتوں اور ایجادوں میں لگے رہتے ہیں۔

۱۔ سائنسدان ۲۔ سائنس کا ارمان ۳۔ نئے طور طریقے ۴۔ مذہبی لوازمات

۵۔ مادیت۔

میرا خیال ہے کہ آنے والے دَور میں مادیت ہی زندگی کو نئے راستوں پر ڈالے گی۔

نفسیاتی ہاتھ

اس قسم کے ہاتھ کسی ملک یا قبیلہ میں محدود نہیں ہوتے بلکہ کئی مرتبہ باعمل حضرات اور پُرجوش افراد بھی ملتے ہیں۔ یہ عمل اور جوش تک محدود نہیں رہتے۔ بلکہ ان کے ارتقا میں ہر قسم کے ہاتھوں کو شمار کیا جاتا ہے۔ یہ ارتقاء جب حاصل ہوتا ہے تو جتنیں پانچ نہیں رہتیں۔ بلکہ سات شمار کی جاتی ہیں۔ اس قسم کے لوگ تمام اقوام میں ملتے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ یہ خوبصورت ہاتھ چونکہ بھدے اور سخت کاموں کے لئے نہیں بنے ہوتے۔ اس لئے ان کے خیالات بھی اس مادی دنیا کے قابل نہیں ہوتے۔

وہ اپنے دل، اپنی روح اور اپنے جذبات کے مطابق دنیا کو کچھ دینا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی مرضی کے بادشاہ اور عوام سے متحیر ہوتے ہیں۔

ان کے ذہن میں دانائی اور عقلمندی مضمر ہوتی ہے۔ لیکن انہیں دنیا میں کس طرح رہنا ہے وہ اپنے خیالات کے مطابق چلتے ہیں۔ اس لئے آخر ان کے درمیان ایک فاصلہ ہوتا ہے جسے عام حالات میں پانا مشکل ہے۔

میں نے پہلے لکھا ہے کہ اس دنیا میں کوئی چیز بے کار نہیں ہے۔ اگر بے کار ہوتی تو اسے پیدا ہی نہ کیا جاتا۔ ان لوگوں کی بھی ضرورت ہے۔ وہ اہمیت کس طرح عوام کے کام آسکتی ہے۔ یہ باعمل لوگوں کا کام ہے۔ باعمل لوگوں پر فریضہ عائد ہوتا ہے کہ ان سے استفادہ کریں۔

حصہ دوئم

کف شناسی اور خط شناسی

باب ــــ ۱

مقصد و طریق کار

پیشتر اس کے کف شناسی کی تفصیلات اور دقیق نکات لکھے جائیں۔ طلباء، نو آموز حضرات اور وہ لوگ جو اس کتاب کو قدرے دلچسپی سے پڑھ رہے ہیں اُن کی توجہ مندرجہ ذیل باتوں کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔

۱۔ میرا مطلب ہے کہ دست شناسی ہو یا کف شناسی کا مضمون، مَیں اس کتاب کو گائیڈ بنا دوں تاکہ جملہ معاملات میں طالب علم کو راہنمائی میسر آئے۔

۲۔ مَیں نے کوشش کی ہے کہ ناظرین کے سامنے مسائل کو ابھار کر لے آؤں۔ تاکہ وہ واضح ہو جائیں، خشک نہ رہیں اور غیر دلچسپ معلوم نہ ہوں۔

۳۔ پھر بھی ہو سکتا ہے کہ اسے شروع میں چند چیزیں غیر دلچسپ محسوس ہوں۔ لیکن مَیں نے ان کی تفصیلات واضح اور گراف کی شکل میں پیش کی ہیں۔ جس سے مضمون کی خشکی قدرے کم ہو جائے گی۔ اور دلچسپی میں اضافہ ہوگا۔

۴۔ مَیں نے کتاب تحریر کرنے کے دوران کسی خاص مکتب فکر کی آراء کو پیش نظر نہیں رکھا۔ بلکہ جہاں سے جو چیز ملی لے لی۔ اور مَیں طالب علموں سے بھی یہی توقع رکھتا ہوں کہ وہ کسی لکیر کے فقیر نہ بنیں بلکہ جہاں سے جو چیز معتبر اور سائنٹفک ملے اُسے حاصل کریں۔

۵۔ طالب علموں کو یہ کتاب پڑھتے وقت دل جمعی اور صبر کا ثبوت دینا ہوگا۔

۶۔ جس طرح دو طبائع میں فرق ہوتا ہے۔ اس طرح دو ہاتھ بھی یکساں نہیں ہوتے۔

۷۔ ہاتھ کا مطالعہ کرنا اس طرح ہے جس طرح فطرت کو سمجھنا۔ کوئی مطالعہ اتنا مشکل نہیں ہوتا جتنا یہ سائنس ہے لیکن آپ مطالعہ پر جتنا وقت صرف کریں گے وہ آپ کو تجربہ یا روپیہ

کی شکل میں واپس مل جائے گا۔

۸۔ مَیں یہ بات کبھی تسلیم کرنے کو تیار نہیں کہ یہ مطالعہ آسان ہے۔ ذرا اِدھر اُدھر کی لکیریں دیکھیے۔ یہ لکیر دیکھ ڈالیے۔ فلاں اُبھار بیان کر دیجیے بس مطالعہ پورا ہو گیا۔ لیکن ہاتھ والے فرد سے انصاف نہ ہوا۔ آپ کے دل میں کسک رہ گئی۔

۹۔ مَیں اس کتاب میں جہاں لکیروں کے اثرات بیان کروں گا، وہاں لکیروں اور ہاتھوں کا باہمی رشتہ بھی سامنے رکھوں گا۔ اور اس تعلق سے جو نئے معنی پیدا ہوں گے۔ وہ بیان کروں گا۔ مثلاً مَیں یہ بتا دوں گا کہ سر کی لکیر اگر مربع ہاتھ پر ہو تو اس کے معنی قطعی طور پر اور ہوں گے۔ اور اسی طرح کی لکیر مخروط ہاتھ پر یا فلسفیانہ ہاتھ پر ہو گی تو مطلب کچھ اور ہی ہو جائے گا۔

۱۰۔ بعض کتب میں آپ کو صرف لکیروں کا مطالعہ نظر آئے گا۔ ہاتھ کی دوسری خصوصیات کی بنا پر جو تبدیلی ان کے معانی و مطالب میں پیدا ہوئی۔ اس کا کوئی ذکر نہ ہوگا۔ مَیں اسے غلط طریق کار اور غلط استدلال سمجھتا ہوں۔ میرا طریق کار معمولی ہے۔ اور یہی سائنس کی بنیاد ہے۔

۱۱۔ دوسری سائنسوں میں باقاعدہ متعلقہ امور کے اثرات کی اہمیت کو سامنے رکھا جاتا ہے۔ مثلاً آپ طب کو سامنے رکھیں کسی دوائی کے اثرات بیان ہوتے ہیں تو یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ وہی دوائی بلغمی افراد پر کیا اثر کرتی ہے۔ سوداوی مزاج پر کیا اثرات ہوں گے۔

آپ ریلوے کی پٹڑیوں پر ایک ہی رفتار کے انجن چلاتے ہیں۔ لیکن پٹڑی کی بھی قسمیں ہوتی ہیں۔ کئی پٹڑیوں پر جو انجن ستر میل کی رفتار سے بخوبی چل سکے گا۔ ایسی پٹڑیاں بھی ہوں گی جہاں انجن نہ چل سکے گا۔

۱۲۔ مَیں نے اس کتاب میں ہر نکتہ واضح اور صاف کر دیا ہے۔ کہیں ایسا موقع نہیں دوں گا کہ دو نکات مل گئے ہوں، یا مطالب واضح نہ ہو۔

۱۳۔ طالب علم سے بھی چند توقعات کی ہیں۔ وہ اس کتاب کو سمجھنے میں حاضر دماغی سے کام لے۔ وہ اپنے ذہن میں واضح ہو۔

۱۴۔ اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ دو دست شناسوں کی آراء آپس میں نہیں ملتیں۔ یہی نکتہ اس سائنس کے مخالف بڑی شدت سے پیش کیا جاتا ہے۔ اور اس سائنس کی سبکی

یا سستی کرتے ہیں۔

اس ضمن میں دو باتیں پیش کروں گا۔ اگر دست شناس ایک ہی وقت میں ایک ہی ہاتھ دیکھ رہے ہوں تو ان باتوں پر عمل کریں۔

ا۔ ہر شخص بڑے غور سے ہاتھ کا مطالعہ کرے۔ ایک ایک جزوی حالت کو دیکھے نتائج پر پہنچنے میں جلد بازی نہ کرے۔

ب۔ جب ہر شخص اپنی اپنی رائے قائم کرلے تو بڑے ٹھنڈے دل سے اس پر آپس میں مشورہ کریں۔ ایک دوسرے پر رائے ٹھونسنے کی کوشش نہ کریں۔ اور اگر آپ کی رائے غلط قرار دی جاتی ہے تو اس میں اس کی سبکی تصور نہ کریں۔

ج۔ اس طرح ایک رائے تیار ہو جائے گی۔

د۔ یہ اطباء کے بورڈ، میڈیکل بورڈ وغیرہ اسی اصول پر کام کرتے ہیں۔ وہاں بھی تشخیص میں انفرادی طور پر فرق آتا ہے۔ لیکن باہمی بحث سے درمیانی صورت نکالی جاتی ہے۔ کیا یہ دونوں سائنس غلط ہیں؟ اگر وہ غلط نہیں تو دست شناسی کیوں مورد الزام ٹھہرتی ہے۔

١۵۔ مذہب کو جنہیں اکثر خدائی احکام مانا جاتا ہے اس کی تفصیلات میں اختلاف ہے۔ جہاں شدت سے مناظرے ہوتے ہیں۔ وہاں اچھے لوگ مل بھی بیٹھتے ہیں اور متنازعہ مسائل میں درمیانی راہ نکال لیتے ہیں۔

١٦۔ ایک طبیب نے کیا خوب کہا تھا۔ اور اپنے شاگردوں کو کیا نصیحت کی تھی جب آپ کی رائے میں صداقت اور صحت سے بہت نزدیک ہو۔ ایک طرز فکر آپ پر اثر انداز ہوگا۔ اب آپ بھی اپنے دماغ کو تحریک کریں اور اس علم سے آگے چلیں۔

١٧۔ دست شناسی کے عنوان پر بھی ایک ایسی کتاب پسند کریں جس کے مصنف پر آپ کو اعتماد ہو کہ یہ مصنف سو فی صد سچا نہیں تو سچائی کے قریب ترضرور ہے بعض لوگ اپنا اعتماد بدلتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کا ذہن کسی کو قابل قبول نہیں سمجھتا۔

١٨۔ آپ دیکھیں گے کہ دوسری کتابوں اور میری کتابوں میں ایک بڑا فرق ہوگا۔ میں

مختلف لکیروں کے مختلف عنوان باندھتا ہوں۔ یہ طریق کار نہ صرف طالب علم کے لئے بہتر اور مفید ہے بلکہ دلائل کے مطابق بھی درست ہے۔

١٩۔ میرا ایمان ہے کہ زندگی کی لکیر ان تمام پر حاوی ہے جو زندگی سے متعلق ہیں۔ وہ امور جو اس لکیر سے متعلق ہیں اس پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لکیر میں کئی امور بیان کیے جا سکتے ہیں۔

ا۔ قدرتی زندگی یعنی عمر   ب۔ ملکی حالات کا عمر پر اثر

ج۔ آب و ہوا کا عمر پر اثر   د۔ ماحول کا زندگی یعنی عمر پر اثر

٢٠۔ اس طرح سر کی لکیر ان امور سے متاثر ہوتی ہے۔ وہ بھی بیان کر دیئے گئے ہیں تاکہ جملہ امور یکجا ہو جائیں۔

٢١۔ یہ طریق کار سادہ بھی ہے اور موزوں ترین بھی۔ اس طریق کار سے جملہ اساتذہ کے خیالات طالب علم تک پہنچانے میں بڑی مدد ملی۔

٢٢۔ یہاں تک تاریخوں کے تعین کا تعلق ہے۔ میں زندگی کو سات حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ اس کی تفصیلات اس وقت معلوم ہوں گی۔ جب میں عمر کی لکیر بیان کروں گا۔

باب ——— ۲

ہتھیلی کی لکیریں

ہاتھ یا ہتھیلی پر چودہ خطوط ہوتے ہیں۔ انہیں اُردو میں لکیریں اور ہندی میں ریکھا کہتے ہیں۔ ان میں سات اہم اور سات معمولی ہوتے ہیں۔

سات اہم لکیریں

۱۔ خطِ حیات، زندگی یا عمر کی لکیر۔ یہ زہرہ کے ابھار پر ختم ہوتی ہے۔

۲۔ دماغی یا سر کی لکیر۔ یہ افقی طور پر ہاتھ کے مرکز سے گزرتی ہے۔

۳۔ قلبی یا دل کی لکیر۔ یہ دماغی لکیر کے متوازی ہوتی ہے۔ اور انگلیوں کی بنیادوں کے پاس سے گزرتی ہے۔

۴۔ نطاقِ زہرہ، زہرہ کا حلقہ۔ یہ دل کی لکیر کے اوپر ہوتا ہے۔ اور عام طور پر شمسی ابھار کے گرد چکر لگاتا ہے۔

۵۔ صحت کی لکیر۔ یہ عطارد کے ابھار سے ہاتھ کے نیچے تک چلی جاتی ہے۔

۶۔ خطِ شمسی یا سورج کی لکیر۔ یہ مریخ کے نیم ابھار پر مشرق میں ہوتی ہے۔ اور شمس کے ابھار پر ختم ہوتی ہے۔

۷۔ قسمت کی لکیر۔ یہ ہتھیلی کے مرکز میں ہوتی ہے اور کلائی سے زحل کے ابھار تک چلی جاتی ہے۔

یہ لکیریں اس لئے اہم لکیریں کہلاتی ہیں کہ افراد کی دماغی، ذہنی اور انسانی کیفیت کا پتہ لکیر بزا سے چلتا ہے۔ قلبی لکیر سے دوسروں کے ساتھ محبت اور خوشگوار تعلقات کا پتا ملتا ہے صحت کی لکیر انسان کی زندگی میں کمزوری، ناطاقتی، طویل بیماریوں اور انجام کا پتہ دیتی ہے۔ قسمت کی لکیر ایسی ہے جس کے متعلق تفصیلات بہت سے لوگ سنا چاہتے ہیں۔ وہ زندگی میں مالی لحاظ سے کروٹ لیں گے۔ یہ بڑا اہم سوال ہوتا ہے۔

سات چھوٹی یا معمولی لکیریں

۱۔ مریخ کی لکیر۔ یہ مریخ کے ابھار سے شروع ہوتی ہے اور عمر کی لکیر کے اندر ہی واقع ہوتی ہے۔

۲۔ وجدانی لکیر۔ وجدانی لکیر صحت کی لکیر کے متوازی ہوتی ہے۔

۳۔ وجدانی لکیر۔ ایک نیم دائرہ کی شکل میں عطارد کے ابھار سے نقرہ تک جاتی ہے۔

۴۔ شادی کی لکیر۔ عطارد کے ابھار پر ایک افقی خط ہوتا ہے۔

۵۔ چوڑیاں۔ تین چوڑیاں ہوتی ہیں۔

اہم خطوط اور لکیروں کے کچھ اور نام بھی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ خطِ حیات، زندگی یا عمر کی لکیر۔ اسے حیاتی لکیر بھی کہتے ہیں۔

۲۔ سر کی لکیر، اسے دماغی یا قدرتی لکیر بھی کہتے ہیں۔

۳۔ قلبی یا دل کی لکیر، اسے ارتفاعی یا اونچی لکیر بھی کہتے ہیں۔

۴۔ قسمت کی لکیر، اسے تقدیر ذہانت کی لکیر یا اپالو کہتے ہیں۔

۵۔ شمسی لکیر، اسے تقدیر دہانت کی لکیر یا اپالو کہتے ہیں۔

۶۔ صحت کی لکیر، اسے جگر کی لکیر بھی کہتے ہیں۔

ہتھیلی کو دماغی لکیر دو حصّوں میں تقسیم کرتی ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ بالائی نصف حصّہ

۲۔ زیریں نصف حصّہ

بالائی نصف حصّہ

اس میں مندرجہ ذیل شامل ہیں۔

۱۔ انگلیاں ۲۔ مشتری کا اُبھار

۳۔ زحل کا ابھار ۴۔ شمسی ابھار ۵۔ مریخ کا ابھار

یہ حصّہ مزاج کا مظہر ہوتا ہے۔ اس کا تعلق دل سے ہوتا ہے۔ نصف زیریں میں ہاتھ یا ہتھیلی ہوتی ہے۔ اس کو مادیت کا مظہر کہتے ہیں۔

یہ نکتہ اتنا اہم ہے کہ ہاتھ دیکھنے سے قبل ہی طالب علم فیصلہ کرنے میں مدد حاصل کرے گا۔ اور اس تقسیم کو اپنا رہنما بنائے گا۔ اس تقسیم کا آج تک زیادہ دھیان

تصویر نمبر ۱۳: ہاتھ کا نقشہ

نہیں رکھا گیا۔ لیکن جہاں تک درست نتائج پر پہنچنے کا تعلق ہے۔ یہ تقسیم ہمیشہ ٹھیک ثابت ہوتی ہے۔ اتنی اہم ہے کہ اگر ایک فرد کا رجحان جرم کرنے پر ہے تو یہ جرم واضح ہوتے ہیں۔ بلکہ قتل کا صاف اشارہ ملتا ہے۔

اس کتاب میں ایک جگہ ایسی تصویر دی جا رہی ہے۔ جس سے بالائی حصہ اتنا صاف اور واضح ہے کہ جرم کرنے والے انسان نے انتہا کر دی۔ اور قتل کے جرم کی پیشتر ہی پیش گوئی کر دی گئی تھی۔

باب ــــــ ۳

لکیروں کی تفصیلات

لکیروں کے متعلق کچھ قواعد کا دھیان رکھنا پڑتا ہے۔ ان میں اہم حسب ذیل ہیں۔

۱۔ وہ صاف اور واضح ہونی چاہئیں۔
۲۔ وہ زیادہ چوڑی نہ ہوں۔
۳۔ رنگ میں پھیکی یا نیم پیلی نہ ہوں۔
۴۔ ان میں ٹوٹ پھوٹ نہ ہو۔ نہ ان میں بے قاعدگی ہو۔
۵۔ ان میں جزیرے نہ بنیں۔

پھیکی یا نیم پیلی لکیریں

اس قسم کا فرد صحت مند نہ ہوگا۔ کمزور ہوگا۔ اس میں قوت فیصلہ کی کمی ہوگی

سرخ لکیریں

اس قسم کا فرد پُراعتماد ہوتا ہے، پُرامید ہوتا ہے۔ ان کا مزاج امید افزا کارکن اور مضبوط ہوتا ہے۔

زرد لکیریں

اس قسم کے افراد

۱۔ جگر کی خرابی اور جسم میں یرقان کی موجودگی کے مظہر ہوتے ہیں۔
۲۔ وہ متکبر ہوتے ہیں۔
۳۔ اپنے حال میں مست ہوتے ہیں۔
۴۔ ان کے مزاج میں بُرائی کی انتہا ہوتی ہے۔
۵۔ وہ پُرغضب انسان ہوتے ہیں۔
۶۔ دوسروں کو معاف نہیں کرتے۔

۷۔ کینہ پرور اور تندخو ہوتے ہیں۔

ان لکیروں کو پڑھتے وقت یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ نئی لکیریں پیدا بھی ہوتی ہیں۔ دھندلا بھی جاتی ہیں اور ختم بھی ہو جاتی ہیں۔ دست شناس کا فرض ہے کہ وہ ہاتھ والے فرد کو انتباہ کر دے کہ اس کی تندخوئی کوئی مصیبت لانے والی ہے۔ اب یہ اس فرد کا کام ہے کہ اپنی طبع اور اپنے حال کو بدلنے کی کوشش کرے۔ یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ ماضی میں لکیروں کا سلسلہ کس طرح بدلتا رہا۔ فرد کے حالات کس طرح بدلتے رہے۔ اور انہی کی بنا پر اس کے مستقبل کی پیش گوئی کس طرح کی جاسکتی ہے۔ ہتھیلی کے امتحان میں کوئی ایک نکتہ فیصلہ کن قرار نہ دینا چاہیئے۔ اگر اس میں برائی اہم ہے تو دست شناسی کا ہر اصول اس کی نشان دہی کرے گا۔ مثلاً ایک فرد کے سر پر خون سوار ہے۔ وہ کسی کو قتل کرنے کے درپے ہے۔ وہ اسے قتل کرنے کے لئے موقع کی تلاش میں ہے تو ہاتھ کے کئی نشانات اس سانحہ کی طرف اشارہ کریں گے۔ اور آنے والی مصیبت کی پیش گوئی میں مدد ملے گی۔ ایسے وقت میں ایک لکیر کو دیکھ کر فیصلہ نہ دیں۔

۱۔ دونوں ہاتھوں کا امتحان کریں۔
۲۔ انگلیوں کی ساخت دیکھیں ۳۔ انگوٹھے کی شکل دیکھیں
۴۔ ابھاروں کا معائنہ کریں۔ ۵۔ دونوں ہتھیلیوں کی لکیروں کا معائنہ کریں۔

ایک نشان بھی فیصلہ کن ہوسکتا ہے

ہوسکتا ہے کہ ایک نشان اتنا واضح ہو کہ آپ اس کے مطابق فیصلہ دینے پر تیار ہوجائیں تاہم ٹھہریں۔ اس قسم کا نشان کئی اور خطوط میں بھی ملے گا۔ اور اگر تصدیق ہو جائے تو فیصلہ دیدیں۔

کیا تقدیر بدلی جاسکتی ہے

لوگ سوال کرتے ہیں کہ دست شناس اگر آنے والے متوقع خطرہ عظیم کی پیش گوئی کر دے مثلاً قتل، عظیم چوری، ڈاکہ زنی، ملازمت سے برطرفی۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا تقدیر بدلی جاسکتی ہے۔ لیکن اس قسم کے مواقع بھی بہت کم ہیں۔ لیکن کیوں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ انتباہ پر غور نہیں کرتے ہیں۔

میں نے سینکڑوں لوگوں کو انتباہ کیا۔ لیکن کسی نے میرے کہنے پر کان نہ دھرا۔ اور جب

وہ انتباہ سے مستفید ہونے کی تلاش کرنے لگے تو معاملہ حد سے بڑھ چکا تھا۔

میں ایک واقعہ بتاتا ہوں، ابھی میں نے اس وادی میں قدم رکھا تھا۔ ان دنوں موٹر کاریں نہ تھیں۔ گھوڑے گاڑیوں پر سفر کیا جاتا تھا۔ ان دنوں ایک عورت ایک بڑے شہر میں اعلیٰ مقام میں جانی پہچانی جاتی تھی۔ معاشرے میں اس کی بڑی عزت تھی۔ میں نے اس کا ہاتھ دیکھا اور کہا کہ جانور سے کوئی ایسی چوٹ آئے گی۔ جو اسے زندگی بھر ناکارہ کر دے گی۔ دوسرے میں نے یہ کہا کہ وہ عمر جس وقت یہ چوٹ آنی ہے۔ پہنچ چکی ہے۔ اس نے وعدہ کیا کہ وہ حفاظت کرے گی اور چلی گئی۔

ایک رات اسے کسی سہیلی کو ملنے جانا تھا۔ رات تاریکی تھی۔ دھند کی وجہ سے ہاتھ کو ہاتھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اس کے خاوند نے اسے متنبہ کیا کہ تاریک رات کے پیش نظر وہ باہر جانے کا ارادہ ترک کر دے۔ لیکن وہ جانے پر مُصر رہی۔ اب قدرت نے اسے آخری بار متنبہ کیا۔ اس کا تجربہ کار سائیس اسی شام بیمار پڑ چکا تھا۔ اس نے پھر بھی انتباہ خاطر خواہ نہ سمجھا اور ایک نو آموز گاڑی بان کا انتظام کیا۔

جائے مقرر تک چار راستے جاتے تھے لیکن ایک میں موڑ وغیرہ تھے۔ گاڑی بان اس راستے سے چلا۔ کیونکہ یہ نزدیک پڑتا تھا۔ کسی بات پر گھوڑے ڈرے اور گاڑی بان کے ہاتھوں سے بے قابو ہو گئے۔ بیچارے نے گھوڑوں پر قابو پانے کی بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ گھوڑے اپنی روانی میں فٹ پاتھ پر چڑھ گئے اور گاڑی اپنی پوری قوت سے لیمپ کے پول سے ٹکرائی۔ ایک بڑا حادثہ ہوا۔ لیڈی بے ہوش ہو گئی۔

قسمت دیکھئے! اسے اٹھا کر غریب خانہ پر لایا گیا لیکن جو کچھ ہونا تھا ہو چکا تھا۔ لیڈی کی جان تو بچ گئی، لیکن وہ عمر بھر کے لئے لنگڑی ہو گئی۔ میں اس واقعہ پر کوئی تنقید نہیں کرتا۔

ایک اور مثال دیتا ہوں، ایک شخص میرے پاس آیا۔ وہ گھوڑ دوڑ میں حصہ لیتا تھا۔ اس نے اپنی زندگی میں بڑی رقم کمائی تھی۔ اب وہ عمر کے اس حصہ میں تھا کہ اس کا آرام کرنا بہتر تھا۔ میں نے اس کا ہاتھ دیکھا۔ سانحہ کی نشانی موجود تھی۔ میں نے اسے خوف دلایا کہ یہ گھوڑ دوڑ اس کے لئے باعث خطرہ ہو سکتی ہے۔ لیکن وہ نہ مانا۔ آخر گرا اور ٹانگ تڑوا بیٹھا اس قسم کی سینکڑوں داستانیں ہیں۔ جو صرف اس چیز کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ دست

شناسوں نے تنبیہ کی لیکن سننے والے نے کان نہ دھرا۔

جب کوئی اہم لکیر مثلاً دماغی یا قلبی لکیر کے ساتھ مددگار یا بہن لکیر بن جائے۔ یعنی ایک اور پتلی لکیر اس کے ساتھ ساتھ چلتی رہے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس لکیر کو قوت حاصل ہوتی ہے۔ اور اگر اہم لائن میں ٹوٹ پھوٹ ظاہر بھی ہو تو پتلی لکیر مدد دیتی ہے۔ سہارا دیتی ہے اور اس کا اثر کم کر دیتی ہے۔

لکیر کا کانٹے نما اختتام

اگر کسی خط یا لکیر کے آخر میں کانٹا نما پھیلاؤ ہو۔ ماسوائے عمر کی لکیر کے۔ تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ خط اور جس چیز کا مظہر ہوتا ہے۔ تقویت ملتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر یہ دماغی لکیر ہو تو ذہنیت جلا پکڑتی ہے۔ اور بہتر ہو جاتی ہے۔ لیکن کئی دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ طباع ایک وقت میں دوغلی ہو جاتی ہے۔ ایک وقت میں ایک ہی آدمی سخی ہوتا ہے۔ اور دوسرے وقت سخت کنجوس بن جاتا ہے۔ آپ دی گئی تصویر نمبر ۱۴ میں کئی خطوط کا کانٹے دار اختتام دیکھ سکتے ہیں۔ تصویر نمبر ۱۴ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

B مددگار لکیریں

A کانٹے دار لکیریں

D جزیرے

C لکیر پر نکتے

F (a) اُوپر جانے والی شاخیں
(b) نیچے اُترنے والی شاخیں

E طرہ دار لکیریں

G ٹوٹی ہوئی یا لہرنما لکیریں

H باریک شریانوں کی طرح لکیریں

I ٹوٹی پھوٹی لکیریں

J زنجیر دار لکیریں

K لکیر پر مربع

تصویر نمبر ۱۴: لکیروں کی بناوٹ

لکیر کا طرہ دار اختتام

جب لکیر طرے پر ختم ہوتی ہے تو یہ کمزوری اور تباہی کا مظہر ہوتی ہے۔ تصویر نمبر ۱۴ (E) میں ایسے خطوط ظاہر کئے گئے ہیں۔ اگر یہ عمر کی لکیر کے آخر میں ہو تو زندگی کی قوتوں اور اعصاب کی کمزوری کی مظہر ہوتی ہے۔

لکیروں کی اشکال

لکیروں کو بیان کرتے وقت بعض شکلوں کے مشابہ بنایا گیا ہے۔ پیشتر اس کے کہ ان اشکال کے متعلق کچھ تحریر کیا جائے۔ طالب علم کو چاہیے کہ مختلف اشکال اور صورتوں کے نام یاد کر لے۔ تصویر نمبر ۱۴ سے اشکال سمجھ میں آجائیں گی۔

اوپر جاتے والی شاخیں

اگر کسی لکیر سے شاخیں نکل کر اوپر والی جانب جائیں جس طرح کہ تصویر نمبر ۱۴ (اے) میں ظاہر کیا گیا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس خط کو قوت ملتی ہے۔ مثلاً اگر وہ لکیر زندگی یا عمر کی ہے تو عمر مضبوط ہوگی، دراز ہوگی، طویل ہوگی۔ اگر شاخیں نیچے پھیلیں تو اس کا اثر اس کے برعکس ہوگا۔

مختلف نشانات

لکیروں کے علاوہ ہتھیلی پر اور بھی نشانات بن جاتے ہیں۔ مثلاً ستارے جزیرے، نکتے، تکونیں، دائرے، مربعے، یہ بھی کئی علامتوں کے مظہر ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں بھی اچھی طرح دیکھ لیں۔ نشانات اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

لکیروں اور نشانات کا آغاز

اگر دل کی لکیر کا آغاز کا شاندار شاخوں پر ہو تو محبت میں کامیابی ہوگی، شادی خوشگوار، زندگی پُرسکون، محبت سے لبریز اور دلفزا ہوگی۔ اگر اس مقام پر خط اُوپر کی طرف جائیں تو سمجھیے کہ اس خط کا استحکام اور زیادہ ہے، محبت میں قوت ہے۔ اگر لکیریں نیچے جائیں تو نتیجہ اس کے برعکس ہوگا۔ محبت میں کمی ہوگی۔ شادی کے بعد جذبات سرد ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ تعلقات زن و مرد میں پہلی سی گرمی نہ رہے گی۔ سکون درہم برہم ہوگا۔

اگر بالائی جانب جانے والے خط دماغی لکیر پر ہوں تو اس کا مطلب ذہانت اور استعداد میں تمنا ہوگا۔

اگر صحت کی لکیر پر ایسا ہو تو یہ کمزوری کا نشان ہے۔ اگر زنجیر نمائی دل کی لکیر پر ہو تو دل کی کمزوری اور محبت کی تبدیلی کا مظہر ہوگی۔ اس قسم کے فرد کے خیالات بڑے سخت اور ذہنی طور پر کمزور

A۔ ستارہ　　B۔ جزیرے　　C۔ نکتہ

D۔ چلیپا　　E۔ تکون　　F۔ مسح نما۔ جالی

G۔ مربع　　H۔ دائرہ

I۔ پھالہ نما نشان

تصویر نمبر ۱۵: ہاتھ میں نشانات

کمزور ہوں گے۔

کسی لکیر میں ٹوٹ پھوٹ آجائے تو مطلب ناکامی ہے۔

اگر لکیروں میں خم ہوں تو قوتوں میں کمی کے مظہر ہوتے ہیں۔

چھوٹی شریانیں نما لکیریں اہم لکیروں کے ساتھ چلتی ہیں۔ کبھی ان سے آکر مل جاتی ہیں کبھی ان سے دُور چلی جاتی ہیں۔ یہ کمزوری کی نشانی ہے۔ یہ بھی اپنے اثرات میں زنجیر سے ملتی ہیں۔

جب تمام ہتھیلی پر کمزور سی لائنیں ہوں۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہو۔ ان میں جال سا بن گیا ہو۔ خطوط ہر طرف بلا مقصد آتے جاتے ہوں تو اس کا مطلب مندرجہ ذیل ہو سکتا ہے۔

۱۔ ذہنی پریشانیاں	۲۔ اعصابی مزاج	۳۔ پریشان کن طبع
۴۔ تفکر	۵۔ عدم سکون	۶۔ غیر یقینی حالات
۷۔ عدم استحکام	۸۔ مقاصد میں عدم یقینی	۹۔ عدم صحت
۱۰۔ ناکام ذہن		

اہم لکیریں ہوں یا معمولی لکیریں۔ لکیروں کی مختلف شکلیں ہوں یا ان سے بنتے ہوئے مختلف نشانات، یہ تمام الگ الگ فیصلہ کن نہیں ہوتے۔ ان کو سمجھنا ہو تو یاد رکھیے۔

قطرہ قطرہ شود دریا

ریزے ایک دوسرے پر جمع ہوتے ہوتے پہاڑ بن جاتے ہیں۔ اس طرح یہ نشانیاں بھی کسی بڑے مطالعہ میں اپنا چھوٹا سا کردار ادا کرتی ہیں۔ لیکن جب ان کو باہم ملایا جائے تو ایک تصویر بن جاتی ہے۔ جس میں کچھ نکتے، کچھ لکیریں، کچھ رنگ کی آمیزش ہوتی ہے۔

باب ـــــ ۴

دایاں اور بایاں ہاتھ

ہم نے اس وقت تک انگلیوں، ابھاروں، بالوں اور لکیروں کا ذکر کیا ہے۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ دائیں اور بائیں ہاتھ میں بھی کوئی فرق ہو سکتا ہے۔ عام تاثر یہی ہے کہ دائیں اور بائیں جانب کے ہاتھوں، انگلیوں، ابھاروں اور لکیروں میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ جیسے انگوٹھے اور انگلیوں کی ترتیب میں کوئی فرق نہیں ہوتا، اسی طرح لکیروں میں بھی فرق نہیں ہوتا۔ مثلاً دائیں ہاتھ میں انگوٹھا جسمانی طرف سے دور اُس کے ساتھ انگشت شہادت، پھر دوسری، پھر تیسری اور اخیر میں چھنگلی ہوتی ہے۔ اسی طرح بائیں ہاتھ میں انگوٹھا جسم سے دُور اور جسم کی جانب انگلیوں کی وہی ترتیب ہوتی ہے۔ لیکن لکیروں کے معاملہ میں ہر فرد ایسا نہیں ہوتا۔ طالب علم کے لئے یہ بڑا ضروری مسئلہ ہے۔ اور اسے پہلے سے ذہن میں واضح کر لینا چاہیئے۔

عملی طور پر میں دونوں ہاتھوں کا بخوبی، واضح اور مفصل امتحان کرتا ہوں۔ لیکن یہ بات پھر بھی ذہن میں رکھ لیجئے کہ میں دائیں جانب والے ہاتھ اور ہتھیلی پر زیادہ زور دیتا ہوں۔ اسے اہم سمجھتا ہوں۔ اس ضمن میں ایک پرانی کہاوت ہے۔

ہم بائیں ہاتھ سمیت پیدا ہوئے تھے۔ ہم دائیاں ہاتھ خود بناتے ہیں۔ اس بنیاد پر ہم دست شناسی میں مندرجہ ذیل عمارت تعمیر کرتے ہیں۔

۱۔ بائیں ہاتھ کی نشانیاں قدرتی حالات کی مظہر ہیں۔

۲۔ دائیں ہاتھ میں جو نشانیاں ہیں وہ ماحول، ترتیب، تعلیم اور زندگی کے اثرات نے پیدا کی ہیں۔

زمانہ وسطیٰ میں ایک خیال دست شناسوں میں گھر کر گیا کہ بایاں ہاتھ چونکہ دل کے نزدیک ہے اس لئے اس کے مطالعہ پر زیادہ زور دیا جائے۔

لیکن یہ خیال غلط تھا۔ اس نے دست شناسی اور سائنس کو بڑا نقصان پہنچایا۔ اگر ہم اس مضمون کا سائنسی اور دلائل سے مطالعہ کریں تو ایک بات ظاہر ہے کہ عرصہ سے دایاں ہاتھ قوی تھا۔ اسے انسان نے کام، مقابلہ اور دماغ کیلئے استعمال کیا۔ اس کے عضلات اور اعصاب کو قوت ملی وہ زیادہ قوی ہو گیا۔

افراد نے اس پر اعتماد کیا وقت کے ساتھ ساتھ جب انسانی ذہن میں ترقی ہوئی تو معلوم ہوا کہ دایاں ہاتھ دماغ تک احکام بہتر پہنچا سکتا ہے۔ اور دماغ کے احکام انسان تک پہنچانے لگا۔ میرے دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ انسان کی زندگی میں کچھ تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔

۲۔ اس کی قوت میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

۳۔ جسم توانا ہوتا جاتا ہے۔

۴۔ ذہن کو جلا ملتی ہے۔

ان تبدیلیوں کے ساتھ ہاتھ میں تبدیلی آجاتی ہے۔ وہ توانا مضبوط اور اس قابل ہوتا چلا جاتا ہے کہ دماغ کا اچھا نوکر ثابت ہو۔ احکام دماغ تک پہنچائے اور پیغام نیچے لائے تو کیوں نہ اس ہاتھ اور ہتھیلی کا معائنہ کیا جائے۔

جس میں تبدیلیاں واقع ہوئیں اور اسے دائیں ہاتھ پر اہمیت دی جائے۔ جس میں تبدیلیاں اتنی اہم نہ تھیں اس لئے میری رائے یہ ہے کہ،

۱۔ دونوں ہاتھوں کو ساتھ رکھیں۔

۲۔ ان کا معائنہ کریں۔

۳۔ قدرتی لحاظ سے دونوں میں کیا فرق ہے۔

۴۔ کیوں فرق ہے۔

۵۔ پھر دائیں ہاتھ کے خطوط کی مدد سے پیش گوئی کریں۔

آپ کو معلوم ہو گا کچھ لوگوں میں بایاں ہاتھ قوی تر ہوتا ہے۔ وہ اسی ہاتھ سے لکھتے ہیں کام کرتے ہیں۔ ہاکی اور کرکٹ کھیلنے میں بلکہ دائیں ہاتھ سے تلوار چلاتے ہیں۔ ان کے بائیں ہاتھ

میں زیادہ، واضح لکیریں ہوتی ہیں۔

پھر افراد افراد میں فرق ہوتا ہے۔ ایسے افراد بھی ہوتے ہیں جن کے دائیں اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں میں بہت زیادہ فرق ہوتا ہے۔ دائیں ہاتھ کی لکیریں بہت کم بائیں ہاتھ سے ملتی ہیں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کی کئی لکیریں کم و بیش ویسی ہی ہوتی ہیں۔

ایک نتیجہ میں نے سینکڑوں ہاتھ دیکھ کر یہ نکالا ہے۔

جب دونوں ہاتھوں میں یکسانیت ہو

زندگی میں گھما گھمی کم ہوگی۔ حالات اوسط سے ملتے جائیں گے۔ زیادہ سیر وغیرہ نہ ہوگی۔ دُور کے ممالک نہ دیکھے جائیں گے۔

جب دونوں ہاتھوں میں فرق نمایاں ہو

زندگی بھرپور گزرے گی۔ حالات میں کمی بیشی ہوگی۔ افراد مختلف صورتوں سے دوچار ہوں گے۔ کئی ممالک میں جائیں گے۔ ان کی زندگی کئی واقعات سے مرکّب ہوگی۔

دونوں ہاتھوں کا معائنہ

۱۔ تفصیلی مطالعہ میں مدد دیتا ہے۔
۲۔ تفصیلات معلوم ہو جاتی ہیں جو کسی کونے کھدرے میں پڑی ہوتی ہیں۔
۳۔ جزئیات سمجھ میں آجاتی ہیں۔
۴۔ مکمل تصویر سامنے آجانے میں مدد ملتی ہے۔
۵۔ ماضی کی کمی بیشی صاف نظر آتی ہے۔
۶۔ حال کا پتہ چلتا ہے۔
۷۔ مستقبل کی بھی پیشین گوئی کی جاسکتی ہے۔
۸۔ طالب علموں کے لئے تفصیلی مواد حاصل ہوتا ہے۔
۹۔ اساتذہ اپنے علم کی باریکیوں میں اضافہ کرتے ہیں۔
۱۰۔ تقابلی امتحان ہو سکتا ہے۔

باب ۵

عُمر کی لکیر

اسے خطِ حیات یا زندگی کی لکیر بھی کہتے ہیں۔ مَیں نے پہلے تحریر کیا ہے کہ مندرجہ ذیل اعضاء کی قدرتی پوزیشن تسلیم کی گئی۔ یعنی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان میں فلاں عضو اس قوم یا نسل کا قدرتی عضو نہیں۔ عضو یہ ہیں۔

۱۔ ناک ۲۔ آنکھ ۳۔ کان ۴۔ پیشانی ۵۔ ہونٹ
۶۔ رخسار ۷۔ کئی اور اعضاء۔

اسی طرح ہم مندرجہ ذیل لکیروں کو دیکھ کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ قدرتی پوزیشن میں ہیں۔

۱۔ دماغی لکیر ۲ قلبی لکیر ۳ قسمت کی لکیر۔

اور اسی طرح دوسری لکیریں، ابھار اور دیگر نشانیاں۔ اگر چند ہاتھوں میں لکیریں کسی اور شکل کی نظر آتی ہیں۔ تو آپ انہیں غیر قدرتی عام لکیروں سے الگ یا ابنارمل کہہ سکتے ہیں۔ اگر ان لکیروں کی بنا پر آپ مزاج کا فرق نہیں کر سکتے ہیں تو صحت کیوں نہیں قسمت کیوں نہیں، دولت کیوں نہیں۔

جو لوگ پامسٹری، دست شناسی اور خط شناسی کو چنداں اہمیت نہیں دیتے۔ وہ کہہ دیتے ہیں۔ بھلا یہ چند لکیریں صحت سے لے کر موت تک کے درمیانی وقفے کیوں کر بتا سکتی ہیں۔ کیونکر ایک انسان موت جیسے انتہائی وقت کے کئی سال پیشتر پیشین گوئی کر دیتا ہے۔

لیکن میں طالب علموں سے یہ کہوں گا کہ دوسروں کی آرا اتنی اہم نہیں ہیں جتنا آپ کا مطالعہ، کف کو غور سے دیکھیں۔ جزئیات میں جائیں۔ کوشش کریں۔ جو کچھ دوسرے کہتے ہیں کہنے دیں۔

یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ ہر فرد کے اندر کوئی ایسا جرثومہ یا رجحان ضرور ہوتا ہے۔

جس کی بنا پر ایک دن اسی فرد کی موت واقع ہوتی ہے۔ اگر یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ جراثیم بھی ہیں، کوئی ایسا رجحان بھی موجود ہے۔ تو آپ کس طرح انکار کر سکتے ہیں کہ یہ،

۱۔ اعصاب کے عمل پر اثر انداز نہ ہوں گے۔

۲۔ حصول اعصاب متاثر نہ ہوں گے۔

۳۔ اعصاب ہاتھ یا ہتھیلی کو متاثر نہ کریں گے۔

پھر ایک بات اور سمجھ لیجئے۔ دماغ کو جسم کی پوری جزئیات معلوم ہوتی ہیں۔ اگر جسم میں زندگی لینے والے جراثیم آ موجود ہوئے ہیں، کوئی ایسی کمزوری آگئی ہے۔ جو جان لیوا ہو سکتی ہے تو دماغ ان کو اپنی تہوں میں لکھے گا۔ ریکارڈ کرے گا۔ محفوظ کرے گا۔

دماغ اور ہاتھ کا تعلق بذریعہ اعصاب ہم ثابت کر چکے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ دماغ اپنی معلومات کو ہاتھ اور ہتھیلی کی سلیٹ پر ریکارڈ نہ کرے گا۔ اسی ریکارڈ اور اسی تحریر کی بنا پر دست شناس، کف شناس اور خط شناس یہ پیش گوئی کر سکتا ہے۔

ا۔ اس فرد کے اندر ایک بیماری کا خطرہ ہے۔

ب۔ وہ بیماری فلاں سال آئے گی۔

ج۔ اس کا انجام یہ ہوگا۔

ان باتوں کو مانتے ہوئے ہم کف شناسی کی طرف بڑھتے ہیں اور عمر کی لکیر کا مطالعہ کرتے ہیں پہلے آپ کسی گزشتہ صفحہ پر دی گئی تصویر نمبر ۱۳ دیکھیں۔ یہ ہاتھ کی لکیروں کی مظہر ہے۔

عمر کی لکیر مشتری کے ابھار سے شروع ہو کر نیچے تک جاتی ہے۔ اور زہرہ کے ابھار کو جا ملتی ہے۔ اس پر تین بڑی چیزیں ظاہر ہیں۔

۱۔ وقت ۲۔ بیماری ۳۔ موت

وہ پیش گوئیاں جو دوسری لکیروں سے ظاہر ہیں۔ انہیں یہ لکیر تصدیق کرتی ہے۔ عمر کی لکیر طویل، پتلی اور گہری ہونی چاہیے۔ اس میں بے قاعدگیاں، ٹوٹ پھوٹ اور جلیبیانہ پن نہ ہونے چاہئیں۔ اگر اس میں مندرجہ بالا نقائص نہ ہوں تو یہ مندرجہ ذیل خوبیوں کی مظہر ہوگی۔

۱۔ طویل عمر ۲۔ اچھی صحت ۳۔ طاقت اور توانائی۔
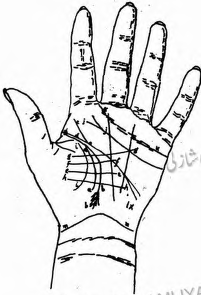
تصویر نمبر ۱۶: ہاتھ کی خاص لائنیں
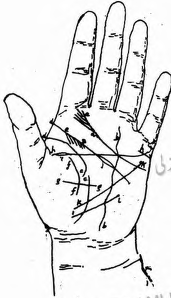
اگر یہ لکیر زنجیر نما ہو (ہم نے زنجیر نما لکیر کی شکل ایک اور تصویر میں دی ہے) تو یہ کمزوری بُری صحت اور بیمار رہنے کی نشانی ہے۔ ہتھیلی پر لکیریں بدلتی رہتی ہیں۔ کئی نشانات جو آج موجود ہوتے ہیں۔ مستقبل میں بٹ جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک فرد جو طویل بیماری سے صحت یاب ہوگا۔ تو اس کی ہتھیلی پر وہ نشان نہ ہوں گے۔ جو علامت سے قبل تھے۔

اگر زندگی یعنی عمر کی لکیر بائیں ہاتھ میں کسی مقام پر ٹوٹی ہوئی لیکن دائیں ہاتھ میں درست ہو تو اس کا مطلب سخت قسم کی بیماری ہے۔ لیکن دونوں ہتھیلیوں پر یہ لکیر ایک ہی مقام پر ٹوٹی نظر آئے تو موت کی نشانی ہے۔ اس کی تصدیق اس طرح ہو جاتی ہے۔ جب ایک شاخ زہرہ کے اُبھار کی طرف جاتی ہے۔

اس ضمن میں آپ تصویر نمبر ۱۷ صفحہ نمبر ۱۴۲ پر دیکھیں۔

یہ لائن یا لکیر مشتری کے اُبھار کی بنیاد سے شروع ہو کر نیچے آتی ہو اور ہاتھ کے ایک طرف سے شروع نہ ہوتی ہو۔ سمجھئے کہ زندگی میں پہلے دن سے تنا کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔

اگر مشتری کے اُبھار سے شروع ہوتی ہے تو آغاز زندگی میں بُری صحت کی مظہر ہے۔

اگر عمر کی لکیر دماغ کی لکیر سے تعلق رکھتی ہے تو زندگی اعلیٰ دماغی ذہانت کی مظہر ہوتی ہے لیکن وہ فرد اپنے متعلق حساس اور محتاط ہوتا ہے دیکھیں تصویر نمبر ۱۷ ا۔ ا۔ ب

اگر عمر کی لکیر اور دماغی لکیر دونوں کے درمیان فاصلہ ہو تو وہ فرد اپنے خیالات کی بڑی اچھی طرح سے اور آزادی سے منصوبہ بندی کرتا ہے۔ وہ قوت کا مظہر ہوتا ہے۔ اور ہر کام کو کرنے اور آگے بڑھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ تصویر نمبر ۱۷ ب۔ ب سے ظاہر ہے۔ اگر ان کے درمیان بہت فاصلہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کو اپنے اوپر بہت اعتماد ہوتا ہے۔ اس فرد میں یہ چار خامیاں ہوتی ہیں۔

۱۔ بے وقوف لیکن کارکن ۳۔ تحریک میں آنے والے

۲۔ جلد باز ۴۔ دلائل نہیں سنتا

۵۔ دلائل کے مطابق کام نہیں کرتا۔

اگر عمر، سر اور دل کی لکیریں شروع میں جڑی ہوئی ہوں تو یہ بڑی بدقسمتی ہوگی۔ اس قسم کا

تصویر نمبر ۱۷: خاص لائنوں کی بناوٹ
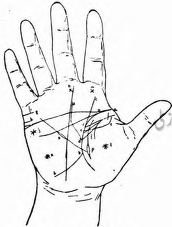
فرد اپنے مزاج میں فرق کی بنا پر خطرے اور تباہی میں گرنا چاہتا ہے۔ اسے آپ تصویر نمبر ١٨ میں آگے چل کر دیکھیں۔ بات یہ ہے کہ وہ اپنے پیدا کئے گئے خطروں سے بے نیاز ہوتا ہے۔ اور ماحول اس کے گرد خطرات کا تانا بن رہا ہوتا ہے۔

جب زندگی کی لکیر خط کے مرکز میں ٹوٹ جائے اور ایک برانچ قمر کے ابھار کی طرف چلی جائے۔ مطابق تصویر نمبر ١٢ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس فرد کی زندگی مضبوط ہوگی۔ ایک ایسی زندگی جس میں خاموشی نہ ہو۔ سفر کرنے کی تمنا اور اخیر میں یہی مطلب حاصل کرنا ہے۔

جب اس قسم کا نشان ذرا ڈھیلے اور نرم ہاتھ پہ ملے اور دماغی لکیر ڈھلان کھاتی رہی ہو اس قسم کا فرد بھی سفر کا خواہش مند نئی جگہوں پر جانے کا شوقین ہوگا۔ لیکن اس قسم کا فرد بدطینت ہوگا۔ اس طرز زندگی کا ثبوت مندرجہ ذیل ہے۔

ا۔ جو لکیر نقرہ (قمر) کے ابھار کو کاٹتی ہوئی جاتی ہے۔ وہ ایسی طبع کی مظہر ہوتی ہے جس میں سفر کرنے کی خواہش حالات بدلنے کی تمنا ہو۔

ب۔ جب ہاتھ نرم اور پھولا ہوا ہوگا تو فرد سست خو ہوگا۔ اس لئے مندرجہ بالا خواہش پوری نہ ہو سکے گی۔

ج۔ اس میں دماغی لکیر ڈھلوان طبع کمزور ہے اس لئے دست شناس دلائل سے مندرجہ بالا نتیجے پر پہنچا ہے۔ عمر کے خط سے جتنی لکیریں اوپر کی جانب جاتی ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل خوبیوں کی مظہر ہے۔

ا۔ قوت میں اضافہ ب۔ مالی فوائد ج کامیابیاں

اگر اس قسم کی لکیر مشتری کے ابھار کی طرف جائے۔ تصویر نمبر ١٨ c.c تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جس دن وہ عمر کی لکیر کو چھوڑ کر اوپر کو جائے۔ اسی روز اسے کامیابی نصیب ہوگی لیکن اس کا مطلب صرف قوت طاقت اور اقتدار سے ہے۔ اگر ایسا خط زحل کے ابھار کی طرف جائے اور قسمت کی لکیر کے پیچھے جائے تو اس کا مطلب ہے کہ

١۔ دنیاوی دولت میں اضافہ۔

٢۔ جائیداد میں زیادتی۔ ٣۔ روپیہ میں زیادتی

تصویر نمبر ١٨: خاص لکیروں کی بناوٹ

لیکن یہ اضافہ صرف محنت شاقہ کا مرہونِ منّت ہوگا۔ (تصویر نمبر ۱۸ ط-ط) اگر ایسی لکیر زندگی کی لکیر کو چھوڑ کر سورج کے ابھار کی طرف جائے تو کاروبار، تجارت، صنعت اور سائنس میں ترقی کی مظہر ہوگی۔ لیکن اس میں ہاتھ کی شکل کو بھی دخل ہے۔ ہاتھ مربع ہے چپٹا یا کھچی ہے۔ یا مخروطی۔ مثال کے طور پر۔

۱۔ مربع ہاتھ ہو تو کامیابی سائنس اور کاروبار میں ہوگی

۲۔ کھچی ہاتھ ہو تو نئی دریافت یا ایجاد ہوگی۔

۳۔ مخروطی ہاتھ ہو تو روپیہ پیسہ میں اضافہ ہوگا۔

اس میں کامیابی تحریک کی بنا پر ہوگی۔ یک دم کوئی خیال رقم میں اضافہ کرنے کا باعث ہوگا۔ کوئی سٹہ کھیلا جائے گا۔ کوئی جوا کھیلا جائے گا۔

اگر عمر کی لکیر دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ درمیان میں فاصلہ زیادہ ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس فرد کی موت کسی غیر ملک میں ہوگی اگر یہ نہیں تو اتنا ضرور ہوگا کہ اس کی وفات جائے پیدائش سے دُور کسی اور مقام پر ہوگی۔ ملاحظہ کریں تصویر نمبر ۱۱ ے-ے،

اگر اس لکیر کے درمیان میں یا کسی اور جگہ جزیرہ ہوتا ہے کہ جب تک جزیرہ موجود رہے گا۔ طویل علالت رہے گی۔ اگر یہ جزیرہ شروع میں ہو تو علالت نہ ہوگی بلکہ پیدائش سے متعلق کوئی ایسی بات ہوگی۔ جو معلوم نہیں ہو سکتی۔

اگر یہ خط کسی مربع سے گزرے تو سمجھئے کہ زندگی محفوظ ہوگئی۔ کوئی لمبی بیماری تھی جس سے بچاؤ ہو گیا۔ اگر لکیر کسی جزیرہ کے بعد ہو کر جاتی ہے تو سمجھئے خراب صحت سے نجات ہوگئی۔ اور کسی حادثہ سے بچاؤ ہو گیا۔

اگر کاٹنے دار خط مریخ کے ابھار سے نکلا ہو (تصویر نمبر ۱۹ ے) اگر مربع ہو اس خط پر تو بیچ بچاؤ کا مظہر ہے۔

ایک اور لکیر مریخ کی لکیر کہلاتی ہے۔ یہ عمر کی لکیر کے متوازی ہے۔ اس کی بابت بعد میں ذکر کیا جائے گا۔ یہ خط مریخ کے ابھار سے شروع ہوتا ہے۔ اس کو ان لکیروں میں خلط ملط نہیں کرنا چاہیئے۔ جو عمر کی لکیر سے شروع ہوتے ہیں اور نہ ان سے خلط ملط کرنا چاہیئے

جو زہرہ کے ابھار سے شروع ہوتے ہیں۔ ایک اچھا تلا قاعدہ یاد رکھئے جتنے خطوط زندگی کی لکیر سے ابھریں گے۔ وہ صحت مند اشارہ ہوں گے۔ لیکن تمام وہ خطوط جو دوسری طرف نکلیں گے ان کا مطلب ہے پریشانیاں اور دشمنوں کے پیدا کردہ مسائل (تصویر نمبر ۱۱ و-و) جہاں یہ خطوط ختم ہوتے ہیں یہ معاملہ بھی بہت اہم ہے اور قابل مطالعہ ہے۔

جب وہ صرف عمر کی لکیر کاٹتے ہیں تو سمجھئے گھریلو معاملات میں رشتہ داروں کی مداخلت ہوتی ہے (تصویر نمبر ۱۱ ی-ی) جب وہ عمر کی لکیر سے گزر کر قسمت کی لکیر تک پہنچ جاتے ہیں۔ (تصویر نمبر ۱۲ ع-ع) تو وہ ایسے افراد کی نشان دہی کرتے ہیں جو بنیادی کاموں میں ہماری مخالفت کریں گے اور جس مقام پر قسمت کی لکیر تک پہنچ جاتے ہیں تو وہ ایسے افراد کی طرف اشارہ ہے جو ہمارے خیالات کو متاثر کریں گے گویا مداخلت کریں گے۔

جب وہ دل کی لکیر کو کاٹیں گے (تصویر نمبر ۱۲ ی-ی) تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ ہماری نزدیک ترین محبتوں میں مداخلت کریں گے اور تاریخ وہ ہوگی جب کہ زندگی کی لکیر کاٹیں گے نہ وہ جبکہ دل کی لکیر کو چھوئیں گے۔

جب وہ سورج کی لکیر کو کاٹیں گے (تصویر نمبر ۱۲ ط-ط) تو اس کا یہ مطلب ہے کہ دوسرے لوگ ہماری زندگی میں در آئیں گے اور ہمارے مرتبہ کو نقصان پہنچائیں گے۔ اور یہ شرارت اس مقام پر ہوگی جہاں یہ خطوط ایک دوسرے کو کاٹیں گے۔

جب یہ لکیر پوری ہتھیلی سے گزر کر شادی کی لکیر کو کاٹ ڈالے (تصویر نمبر ۱۱ ط-ط) تو سمجھئے کہ طلاق کی مظہر ہے۔ اور طلاق اس فرد کو ملے گی۔ جس کے ہاتھ پر یہ نشانی آتی ہے۔

جب وہ خط جو کراس کرے گا ایک جزیرہ بناتا ہے (تصویر نمبر ۱۱ - ن) تو یوں سمجھئے کہ جو فرد نقصان کا باعث ہو رہا ہے۔ اس کی زندگی میں سکینڈل ہے۔

جب اس کے برعکس شعاعوں کی قسم کی لکیریں متوازی چلیں (تصویر نمبر ۱۱ ع-ع) گویا وہ عمر کی لکیر کا ساتھ دیں گی اور نہایت ضروری اثرات چھوڑیں گی۔

میں آپ کی توجہ اس نظام کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس کا رواج ہندوؤں میں تھا اور زمانہ قبل مسیح بلکہ تاریخ سے قبل بھی یہ جاری و ساری تھا۔ مندرجہ ذیل نکات ہندوؤں

تصویر نمبر ۱۹: خاص لکیروں کی بناوٹ
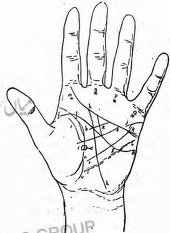
کے کتابچوں کے مطالعہ سے حاصل ہوئے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر آج تک انگریزی اور دوسری زبانوں میں ترجمہ نہیں ہوئے۔ جب آپ نے حالات کی جزئیات میں جانا ہو۔ چھوٹی چھوٹی تفصیلات پر غور کرنا ہو۔ چھوٹی چھوٹی تفصیلات ملا کر ایک تصویر بنانی ہو تو ان کا ذکر از بس ضروری ہے۔ دست شناسی کی وہ کتابیں جو یورپ میں لکھی جاتی ہیں۔ اس پر روشنی نہیں ڈالتیں۔

اگر یہ لکیر زہرہ کے ابھار میں آجاتی ہے اور عمر کی لکیر سے دور ہو جاتی ہے اگر آپ کے سامنے کسی عورت نے ایسا ہاتھ پیش کیا ہے۔ تو اس کا محبوب اس سے دور تر ہوتا جائے گا اور بالآخر اس کی زندگی سے بالکل نکل جائے گا۔

اگر یہ خط کسی جزیرے میں چلی جاتی ہے۔ یا خود ہی ایک رہ جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کی بدنامی ہو گی۔ اس کے نام سے کوئی خلاف عزت بات اچھالی جائے گی۔

اگر ساتھ آنے والی لکیر عمر کے ساتھ نصف تک آکر ختم ہو جائے لیکن تھوڑی دیر بعد پھر چل پڑے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ افراد اپنا اثر کھو دیں گے بالخصوص اس مقام پر جہاں یہ لکیر ٹوٹی۔ لیکن اثر پھر شروع ہو گا۔ قائم ہو جائے گا اور پرانی عزت بحال ہو جائے گی۔

اگر اثر کرنے والی لکیر بالکل ختم ہو جائے گی۔ تو سمجھئے اس مقام پر موت واقع ہو جائے گی۔ اگر اس قسم کی لکیر کسی کراس خط کو ملتی ہے اور پوری ہتھیلی پر موجود ہوتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جو فرد عورت کو اپنے پیار سے متاثر کر رہا ہو گا وہ کسی اور کے اکسانے پر اسے نفرت میں بدل دے گا۔ تو مندرجہ ذیل میں سے کوئی ستم خوردہ ضرور ہو گا۔ یا اسے صدمہ، زخم یا حادثہ ہو گا۔

۱۔ دل کا ۲۔ قلب کا

یہ حادثہ اس وقت ہو گا جہاں جہاں یہ لائن زندگی، قسمت، دماغ یا دل کی لائین کو کاٹے گی دیکھیں تصویر نمبر ۱۹ (e-e-e)۔

اگر یہ لکیر عمر کی لکیر سے دُور ہو گی تو اس کا اثر اس پر کم سے کم ہو گا۔ یہ علم ایک بڑی بنیاد ہے۔ ہندوؤں نے اس بنیاد پر دست شناسی کی بڑی عمارت تعمیر کی ہے یہ عمارت ہمارے سامنے ہے۔ اب یہ بڑی سائنس بن کر ہمارے سامنے آئی ہے۔ ہم ہی اس سائنس کے امین ہیں

اس کے رکھوالے ہیں۔ اور آنے والی نسلیں ہمارے ہاتھوں سے یہ امانت لے لیں گی۔

جو کچھ میں نے عمر کے تحت لکھا ہے۔ اس کی مدد سے دست شناسی کا طالب علم شادی یا شادیوں کی پیش گوئی بھی کر سکتا ہے۔ آپ حیران ہوں گے مگر حقیقت یہ ہے۔ فی الحال میں شادیوں کا باب اس عنوان کے تحت نہیں لینا چاہتے۔ جب میں شادیوں کا باب تحریر کروں گا۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ شادیاں کس طرح عمر کی لکیر سے وابستہ تھیں۔

ایک دوسری بات جو اس باب میں پیش کی گئی ہے وہ ان خطوط کا اثر ہے۔ جو اس لکیر کے نزدیک ہوتے ہیں اور اس پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ بہت سی لکیریں ایک ایسی انسانی فطرت کی مظہر ہوتی ہیں۔ جو پیار اور محبت کو پسند کرتی ہیں۔ اس قسم کے لوگ اپنے مزاج کے لحاظ سے جذباتی ہوتے ہیں۔ ان کے بہت سے تعلقات ہوتے ہیں۔ لیکن محبت ان تمام جذبات پر فتح پاتی ہے۔ اگر کسی فرد کے ہاتھ پر زہرہ ہے اور وہ فرد دوسروں سے زیادہ متاثر نہیں ہوتا۔ وہ دوسروں سے محبت نہیں کرتا۔ بلکہ یوں کہیئے کہ دوسروں کی محبت میں پھنس کر نہیں رہ جاتا۔

اگر عمر کی لکیر دُور تک ہتھیلی کے اندر آجائے تو اس قسم کا فرد جسمانی طور پر طاقتور اور صحت مند ہو گا۔ اس کے برعکس اگر عمر کی لکیر زہرہ کے ابھار کے نزدیک ہو تو صحت زیادہ مضبوط نہیں ہو گی۔ اگر یہ لکیر چھوٹی ہو تو عمر چھوٹی ہو گی۔ اگر یہ لکیر درمیانی ہو تو عمر بھی درمیانی ہو گی۔ اگر یہ لکیر طویل ہو تو عمر بھی طویل ہو گی۔ سائنس دان اسے اس طرح بیان کرتے ہیں۔

”جتنی طویل عمر کی لکیر ہو گی اتنی ہی اس فرد کی عمر ہو گی“

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ لکیر اتنا نہیں بتا سکتی کہ حقیقی طور پر عمر کتنی ہو گی اور بعض دست شناس ہاتھ پکڑتے ہی کہہ دیتے ہیں کہ عمر بہت طویل ہو گی۔ لیکن میں اس کا قائل نہیں۔ میرا خیال ہے یہ نہیں بتایا جا سکتا کہ عمر کتنی طویل ہو گی۔ پچاس، ساٹھ، ستر، اسی سال کچھ نہیں بتایا جا سکتا میرے خیال میں یہ لکیر صرف قدرتی عمر بتاتی ہے۔ حادثات، سانحات اور دوسرے ایسے ہی اثرات کا جو اثر پڑتا ہے۔ وہ نہیں بتا سکتی۔ دوسری لکیروں پر جو حادثات بُرے انجام وغیرہ ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ عمر کو کم کر سکتے ہیں۔ بلکہ بتا سکتے ہیں کہ عمر کم ہو گی۔

مثال کے طور پر جس طرح ہم نے ساتویں باب میں بتایا ہے۔ اگر عمر کی لکیر میں ٹوٹ پھوٹ

ہو جائے تو اس کا مقصد موت ہو گا۔ ایک اور بات بھی ہے جس پر دھیان نہیں دیا گیا۔ وہ ہے صحت کی لکیر کا ڈھلان عمر کی لکیر کی طرف۔

جب ہم صحت کی لکیر پر غور کرتے ہیں تو اس کی لکیر اور عمر کی لکیر کا باہمی تعلق ضرور ہوتا ہے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ عمر کی لکیر کو متاثر کرنے کی بجائے یہ اثرات صحت کی لکیر کے نیچے بیان کر دیئے جائیں۔ لیکن میں ایک بات واضح کر دوں۔ جہاں صحت اور عمر کی لکیریں ملتی ہیں یہی موت کا نکتہ ہے خواہ یہ نکتہ عمر کی لکیر ختم ہونے سے پہلے ہی آجائے۔ لیکن یہ موت اس بیماری کے باعث ہو گی جو صحت کی لکیر پر ظاہر ہو گی۔

اس قسم کے مطالعہ کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ وہ جرثومہ جو موت کا ذمہ دار ہے، اس کے جسم میں موجود ہے۔ اور اس فرد کو وقت سے پیشتر بتا دیا جائے۔ میں نے اس باب میں مندرجہ ذیل کے متعلق روشنی ڈالی ہے۔

۱۔ جزیروں کے متعلق ۲۔ مربعوں کے متعلق ۳۔ کراس کے متعلق

لیکن انہیں باب سوم یعنی تیسرے باب میں اچھی طرح بیان کر دیا گیا ہے۔ اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ یہ کام کس طرح کرنا ہے کہ مختلف کام مثلاً

۱۔ شادی ۲ بیماری

۳۔ طویل علالت ۴۔ علالت سے صحت یابی

۵۔ شادی کی ناکامی ۶۔ محبت کا بدانجام

۷۔ محبت کا انجام

کب وقوع پذیر ہوں گے۔ اس کے متعلق میں الگ ایک باب لکھوں گا۔

باب ــــــ ۶

مریخ کی لکیر

اگر آپ تصویر نمبر ۱۲ کو ایک بار پھر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وینس کے ابھار کا دو لکیریں احاطہ کرتی ہیں۔ بیرونی طرف عمر کی لکیر ہے جسے آپ زندگی کی لکیر یا خطِ حیات بھی کہتے ہیں۔ اندرونی جانب ایک اور لکیر اس کے متوازی چلی جاتی ہے۔ اس کا نام مریخ کی لکیر ہے۔

یہ مریخ کے ابھار سے شروع ہوتی ہے۔ عمر کی لکیر کے متوازی چلتی ہے۔ لیکن یہ ان نامعلوم سی لکیروں سے ختم ہوتی ہے۔ جنہیں میں نے پچھلے باب میں مددگار لکیریں کہا تھا۔ مددگار لکیریں زیادہ گہری نہیں ہوتیں، دُور نہیں جاتیں، اور ان کا اثر بڑی لکیروں پر پڑتا ہے۔

مریخ کی لکیر کا مقصد

اگر ہاتھ مربع چوڑے ہوں تو مریخ کی نمایاں لکیر کا مطلب ہوگا صحت تندرستی اور بیماری سے بچاؤ رہنا۔ اگر ہاتھ مربع اور چوڑے ہوں تو اشارہ یہ ہوتا ہے کہ وہ فرد فوجی طبع کا ہوگا۔ وہ صحت میں تندرست و توانا ہوگا لیکن ماہیت میں لڑاکا کبھی نہ ہوگا۔

ایک بات جو عام طور پر دیکھنے میں آئی ہے کہ اگر یہ لکیر واضح اور گہری ہو۔ ہاتھ مندرجہ بالا قسم کے ہوں تو اس قسم کا فرد لڑائی مول لے لیتا ہے۔ مرنے مارنے کے انجام سے بے خبر ہوتا ہے۔ بڑکیں مارتا ہے۔ اپنی صحت کے بل بوتے پر دو دو نزدیک شیر کی زندگی بسر کرتا ہے۔ اور جب کبھی موقع ملتا ہے خوب ہاتھ دکھاتا ہے۔

اگر یہ نشانات کسی فوجی سپاہی یا اس سے زیادہ رینک والے افراد کے ہاتھوں پر ہوں تو اچھی نشانی سمجھی جاتی ہے۔ لیکن اگر عام سویلین افراد کے ہاتھ پر ہوں تو وہ اکثر وجہ معیبت بھی بن جاتا ہے۔

اگر اس سے ایک لکیر نکل کر قمر کے ابھار کی طرف جائے (تصویر نمبر ۲۰ ﻫ - ﻫ) تو یوں سمجھئے کہ اپنی توانا صحت کے بل بوتے پر اس کا مزاج بھی اس قسم کا ہو جائے گا۔ دراصل یہ صورت وہ ہو جاتی ہے جو معاشرہ کے غنڈوں اور باکوں کی ہوتی ہے۔ بشرطیکہ ان کی صحت اچھی ہو اور وہ جسمانی طور پر طاقتور ہوں۔

مریخ کی لکیر ایک اور قسم کی بھی ہوتی ہے۔ وہ کمزور، ناتواں، لبوترے سے۔ ہاتھ پر غیر نمایاں زندگی کی لکیر کے نزدیک ہوتی ہے۔ یہاں اس کا مقصد زندگی کی کمزور لائن کو تقویت دینا ہے۔ یہ اُس فرد کو جو بنیادی طور پر کمزور طبع ہے، زندگی کے تھپیڑوں سے نکال کر طاقت اور قوت بخش زندگی کی طرف لے جاتی ہے۔ اگر زندگی کی لکیر میں کہیں ٹوٹ پھوٹ بھی ہو تو یہ لکیر اپنے اثرات سے اس کا اثر زائل کرتی ہے۔

اگر ایسے ہاتھ میں زندگی کی لکیر ٹوٹی ہو تو سمجھئے کہ ایسا موقع آئے گا کہ زندگی سے مایوسی ہو جائے گی۔ لیکن اس قسم کی لکیر یعنی مریخ کی لکیر اسے سہارا دیتی ہے۔ وہ فرد اپنی گئی ہوئی زندگی پر قابو پالیتا ہے۔ زندگی کے سوتے قوت پکڑتے ہیں۔ جسم میں زندگی کی لہر دوڑتی ہے اور انسان ایک بار پھر زندگی کی مسرتوں سے مالا مال ہو جاتا ہے۔

خوش قسمت ہیں وہ ہاتھ جن پر مریخ کی لکیر نمایاں اور گہری پائی جاتی ہے۔

باب ــــــ ۷

سر کی لکیر، دماغی لکیر

ہم نے زندگی یعنی عمر کی لکیر پر تبصرہ کیا اور یہ بھی بتایا کہ مریخ کی لکیر اس کو کس طرح سہارا دیتی ہے۔ سر کی لکیر یا دماغی لکیر انسان کی زینت کی مظہر ہے۔ یہ ذہنی مضبوطی اور کمزوری کا پتہ دیتا ہے اور یہ بتاتی ہے کہ ٹیلنٹ کا تعلق دماغ سے کیا ہوتا ہے۔

اس لکیر کی تفصیلات، تاثیر اور اثرات اہم ہیں۔ اس لئے اسے غور سے سمجھنے کی کوشش کریں۔

۱۔ لکیر کا تعلق ہاتھوں کی بناوٹ سے۔
۲۔ لکیر کا تعلق ہتھیلی سے
۳۔ لکیر کا تعلق ابھاروں سے
۴۔ لکیر کا تعلق اہم لکیروں سے
۵۔ لکیر کا تعلق غیر اہم لکیروں سے۔

اس لئے یہ باب زیادہ غور طلب بن جاتا ہے۔ نوآموز اور طالب علم دست شناسی، کف شناسی، خطوط شناسی کے اس باب پر جتنا بھی غور کریں گے کم ہوگا۔ کیونکہ اس باب میں باقی اسباق کی نسبت بہت باریکیاں ہیں۔ یہی وہ باب ہے اور یہی وہ لکیر ہے جس کو عام دست شناس اتنی اہمیت نہیں دیتے جتنے کی یہ مستحق ہے۔ اس لئے غلطیاں ہوتی ہیں اور سائنس بدنام ہوتی ہے۔

ہاتھوں کو لیجئے اگر یہ لکیر نفسیاتی یا مخروطی ہاتھوں پر ہو تو اس کی اہمیت نصف بھی نہیں اگر یہ لکیر مربع خط پر ڈھلان بناتی ہو، لکیر کے موضوع کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ عام خصوصیات ۲۔ تفصیلی خصوصیات

دماغ کی لکیر تین مقامات سے شروع ہو سکتی ہے۔

عام خصوصیات

۱۔ مشتری کے مرکز سے۔
۲۔ وہ مقام جہاں عمر کی لکیر شروع ہوتی ہے۔
۳۔ مریخ کے ابھار سے۔

مشتری کے مرکز سے۔
اسے آپ تصویر نمبر ۲۰ ح ـ ح میں دیکھیں، یہ وہاں سے شروع بھی ہوتی ہے۔ مشتری کی لکیر کو چھوتی بھی ہے۔ ایسی لکیر سب سے زیادہ طاقتور ہوتی ہے۔ اس قسم کے فرد میں مندرجہ ذیل خوبیاں ہوں گی۔

۱۔ ذہانت ۲۔ جوہر قابل
۳۔ قوتِ فیصلہ، قوت ارادی ۴۔ دلائل کے بل بوتے پر آگے بڑھنے کی صلاحیت

یہ وہ تمام خوبیاں ہیں جو ایک عالی دماغ، روشن دماغ، حوصلہ مند اور صحیح سوچنے والے افراد میں ہوتی ہیں۔ آپ ایسے افراد کے ہاتھ دیکھیں جو ایسی خوبیوں کی بنا پر آگے بڑھتے گئے۔

اس قسم کا فرد دوسروں کو اپنے قبضہ میں رکھے گا۔ انہیں کنٹرول کرے گا۔ لیکن بظاہر دیکھنے والے یہ سمجھیں گے بلکہ کنٹرول کیا ہوا فرد یہ سمجھے گا کہ اس پر کنٹرول نہیں کیا جا رہا۔

۱۔ وہ اپنے نزدیک ترین منصوبوں کو غور سے دیکھے گا۔ جہاں ضرورت ہوگی احتیاط برتے گا۔
۲۔ وہ اپنی انتظامیہ کے انتظام پر فخر کرے گا۔ خواہ اس کے زیر اثر افراد ہوں، فارم ہوں، تجربہ گاہیں ہوں یا دفاتر۔
۳۔ وہ نظم و ضبط میں مضبوط ہوتا ہے۔
۴۔ لیکن وہ طاقت کی حدود میں رہتا ہے۔ اپنے اختیارات سے باہر نہیں جاتا۔
۵۔ بیرونی طور پر اسے لوگ منتظم سے زیادہ مدبر، ترقی پسند اور آگے بڑھنے والا خیال کرتے ہیں۔

مشتری سے نکلنے والی اس لکیر کی ایک اور شکل بھی ہوتی ہے اس شکل میں بھی لکیر مشتری

سے برآمد ہوتی ہے۔ لیکن زندگی کی لکیر سے ذرا دُور ہوتی ہے۔ اس میں بھی وہی خوبیاں ہوں گی لیکن ذرا کم۔ ایسا فرد:

۱۔ زیادہ ڈپلومیٹ نہ ہوگا۔
۲۔ وہ اپنے کنٹرول میں پہلی سی قوت نہ رکھے گا۔
۳۔ وہ انتظامی طور پر ظاہریت رکھے گا۔
۴۔ اگر وہ سیاستدان ہوگا تو صحیح سیاسی رُخ کا مظاہرہ زیادہ نہ کرے گا۔
۵۔ وہ جلد باز ہوگا اور جلدی میں فیصلے صادر کرے گا۔ ان میں غلطیوں کا امکان ہوگا۔
۶۔ ہیجان انگیز

سر اور عمر کی لکیر میں زیادہ فاصلہ
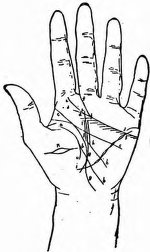
اس قسم کا فرد

۱۔ سخت جان ہوگا
۲۔ خطرات میں کود پڑے گا۔
۳۔ سخت سے سخت کام کرے گا۔

سر اور عمر کی لکیر کا جڑنا

اگر سر کی لکیر اور عمر کی لکیر ایک دوسرے سے مل جائیں (تصویر نمبر ۱۸۔۱۸) تو اس کا مطلب مندرجہ ذیل ہوگا۔

۱۔ وہ فرد حساس ہوگا
۲۔ اُس کے مزاج میں اعصابی حس زیادہ ترقی یافتہ ہوگی۔
۳۔ زیادہ احتیاط کرے گا۔
۴۔ زیادہ ہوشیار لوگ بھی بالکل نکتہ کی زندگی بسر کرتے ہیں۔
۵۔ ٹوک دار راستہ اختیار کرتے ہیں۔

دماغی لکیر جو مریخ کے ابھار سے شروع ہوتی ہے اور زندگی کی لکیر میں شامل ہوتی ہے۔ (تصویر نمبر ۱۹ ح۔ ح) یہ زیادہ پُر امید اور بہتر علامت نہیں ہے۔ یہ زندگی کی لکیر کے اندر ہوتی ہے۔ اتنی ہی جتنی باہر کی طرف ہوتی ہے۔ اس قسم کے فرد میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہوتی ہیں۔

۱۔ پریشان مزاج
۲۔ خیالات میں عدم توازن

تصویر نمبر ۲۰: خاص لکیروں کی بناوٹ

۳۔ عمل میں عدم توازن ۴۔ حرکات میں عدم سکون۔

اس فرد کے متعلق کہا جاتا ہے کہ کسی صحرا میں ریت کے ٹیلوں میں زیادہ قرار ہوگا۔ وہ ٹیلے جو ہر وقت تیز ہواؤں کی زد میں اپنی پوزیشن بدلتے رہتے ہیں۔ بہ نسبت اس فرد کے خیالات کے جس میں خیالات اس تیزی سے بدلتے ہیں کہ دوسرے حیران رہ جاتے ہیں۔

اگر اس کا تعلق مریخ کے اُبھار اور لکیر سے ہو جائے تو خرابی اور زیادہ ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے پڑوسیوں سے ہر وقت برسرپیکار رہتا ہے۔ وہ بلا کا حساس، اعصابی طور پر ہیجان میں آنے والا اور چڑچڑا ہوتا ہے۔

اس وقت آپ کو سر کی اکثر باتیں معلوم ہو گئی ہیں۔ باقی ماندہ عام خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ جب لکیر سیدھی، صاف، واضح ہو تو اس قسم کا فرد عملی لحاظ سے حیات پر قابو پانے والا ہوگا۔ وہ خیالات کی دنیا میں تمن لوگوں کی نسبت زیادہ بہتر طور پر کام کر سکے گا۔

۲۔ جب پہلا نصف حصّہ سیدھا ہو پھر ڈھلوان ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عملی اور خیالی چیزوں کے درمیان توازن ہے۔ ایسا شخص صحیح دماغ ہوگا۔ اگر اس کے سامنے خیالات پیش کر دیئے جائیں گے تو خیالی چیزوں کو عملی چیزوں میں ڈھال لے گا۔ یا صرف اتنے ہی خیالات لے گا۔ جتنے زیر عمل لائے جا سکتے ہیں۔

۳۔ اگر لکیر میں سیدھی ڈھلوان ہے تو وہ فرد خیالی دنیا میں رہنے والا ہے۔ لیکن خیالی دنیا کا ارتقاء ہاتھ کی شکل پر منحصر ہے۔

وہ مندرجہ ذیل چیزوں میں کھویا ہوا ملے گا۔

۱۔ موسیقی، راگ، رنگ۔

۲۔ مصوّری، تصویر سازی، تصویر جو مختلف رنگوں پر مشتمل ہو۔

۳۔ ادب، لٹریچر، فکشن۔

۴۔ میکانکی، ایجادات و دریافتیں۔

۵۔ سرور، انبساط۔

جب یہ لکیر بہت ہی ڈھلوان ہو تو اس کی عادت میں مندرجہ ذیل چیزیں شامل ہوں گی

یا ان کا پرتو ہوگا۔

اگر سر کی لکیر اتنی اونچی ہو کہ قلب کی لکیر کے نزدیک پہنچ جائے تو دماغ دل پر حکومت کرے گا۔

دل دماغ کے تابع ہوگا۔ اگر ایسا فرد اپنا دل کسی طرف مائل ہوتا محسوس کرے گا۔ تو دماغ اسے پند و نصائح سے نوازے گا۔ تاکہ دل وہ راستہ چھوڑ دے۔ اس طرف خطرہ ہے۔ بدنامی کا امکان ہے۔ ناکامی ہو سکتی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ لکیر واضح ہے۔ اگر دل کی لکیر واضح ہو اور دماغ کی لکیر پتلی اور غیر واضح ہو تو نتائج برعکس ہوں گے۔

اگر لکیر اپنے انجام پر ذرا سا جل جائے، یا کسی ابھار کی طرف اپنی شاخیں بھیجے تو سمجھئے کہ ابھار کی خاصیتیں بھی حاصل ہوتی ہیں۔ اس ضمن میں مختلف ابھاروں کا جو اثر ہوگا وہ اجمالی طور پر نیچے بتایا جا سکتا ہے۔

۱۔ قمر کے ابھار کی طرف شاخیں ـــــ خیالی دنیا میں رہنا، معجزات اور کرامات پر ضرورت سے زیادہ یقین کرنا اور اندرونی بصارت پر یقین۔

۲۔ عطارد کے ابھار کی طرف شاخیں ـــــ اس قسم کا فرد سائنس میں کامیابی حاصل کرے گا وہ عملی فرد ہوگا۔ اگر کاروبار میں ڈالا جائے تو کاروبار میں کامیابی حاصل کرے گا۔

۳۔ شمس کے ابھار کی طرف شاخیں ـــــ اس قسم کا فرد بدنامی کے لحاظ سے مشہور ہونے کی کوشش کرے گا۔ وہ بدنام زمانہ بنے گا۔

۴۔ مشتری کے ابھار کی طرف شاخیں ـــــ اس قسم کا فرد مغرور اور متکبّر ہوگا اور اقتدار کا خواہاں اور حکومت کرنے کا خواہشمند ہوگا۔

اگر کوئی شاخ دماغی لکیر سے نکل کر اوپر جاتی ہے۔ اور دل کی لکیر کے ساتھ مل جاتی ہے تو اس قسم کا موقع بھی اس کی زندگی میں آئے گا۔ جب وہ دل کے ہاتھوں سخت مجبور ہوگا۔ اس وقت اس کا دل دماغ کے تابع نہ ہوگا۔ وہ کسی فرد کی محبت میں دیوانہ ہوگا۔ اور اس عالم دیوانگی میں بڑے بڑے بھلے مانسوں سے ایسی حرکات سرزد ہو جاتی ہیں کہ عام حالات میں وہ کبھی نہ کر سکتے

دماغ کی ڈبل لائن شکل سے ملتی ہے۔ لیکن جب ملتی ہے تو اس قسم کا فرد دماغی لحاظ سے

بہت مضبوط ہوتا ہے۔ اس کی ذہنیت ترقی یافتہ ہوتی ہے۔ اس قسم کے افراد ایک وقت میں دو فطرتوں کے مالک ہوتے ہیں۔

و۔ حساس اور شریف۔

ب۔ اپنے آپ پر اعتماد کرنے والے، ٹھنڈی اور یخ طبع۔ ظالم خو۔

ج۔ رومانس، محبت، عشق

د۔ خیالات کی دنیا، آرزوؤں کی فضا

ر۔ خیالی کام

اگر یہ لکیر ڈھلوان ہو اور قمر کے ابھار پر ختم ہوتی ہو لیکن اس کا اختتام کانٹا نما ہو تو ایسا فرد ادبی استعداد کا حامل ہوگا۔ اور خیالات کی جنت میں رہے گا۔ جب یہ لکیر بہت لمبی ہو اور ہاتھ کے ایک طرف پہنچ جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس فرد میں ذہنی قوت فراواں ہے۔ بلکہ اتنی ہے جو عام افراد میں نہیں ملتی۔ لیکن وہ شخص اس قسم کی نعمت، ذہانت اور قوت کو خرچ کرنے میں خود غرض ہوگا۔

جب یہ لکیر ہاتھ کی ہتھیلی میں سیدھی ہو اور مریخ کے ابھار پر آ کر اوپر خم کھائے، تو اس قسم کا فرد کاروباری زندگی میں بڑی ترقی کرتا ہے اس قسم کے فرد میں رقم کی بڑی قیمت ہوگی۔ وہ رقم کمانے اور اکٹھی کرنے کی کوشش کرے گا۔ رقم بے اختیار اس کے ہاتھوں میں اکٹھی ہوتی جائے گی۔ اس قسم کا فرد دوسروں سے عظیم کام لینے والا ہوتا ہے۔ وہ ایک ایسا فرد ہوتا ہے جو اپنے مزدوروں سے کام لیتا ہے اور اینٹوں میں کوئی تنکا پسند نہیں کرتا۔

جب لکیر چھوٹی ہو اور مشکل سے ہتھیلی کے درمیان تک پہنچے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اس فرد میں صرف مادیت کی طرف رغبت ہے وہ روحانیت کا قائل نہ ہوگا اور اپنی کاروباری زندگی میں مذہب سے بے نیاز ہوگا۔ اس قسم کا فرد خیالات کو جھٹک دے گا۔ البتہ عملی زندگی میں وہ خوب کام کرے گا۔

جب یہ لکیر بہت چھوٹی ہوتی ہے تو اس کا یہ مقصد ہوگا کہ دماغی عارضہ سے اس فرد کی موت واقع ہو جائے گی۔ مثلاً ملیریا کی وہ قسم جب جراثیم دماغ میں پہنچ جاتے ہیں۔ ٹائی فائیڈ یا گردن توڑ بخار وغیرہ۔

جب یہ زحل کے اُبھار کے نیچے ٹوٹ کر دو حصوں میں تقسیم ہو جائے، تو سمجھئے بچے کی موت بہت جلد واقع ہو جائے گی۔ ممکن ہے بچہ ابھی پنگھوڑے میں ہو اور چل بسے۔

اگر یہ لکیر واضح اور صاف نہیں ہے، بلکہ زنجیر نما ہے تو وہ فرد قوت فیصلہ سے محروم ہوگا۔ مسائل اُس کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔ لیکن وہ فیصلہ نہ کر پائے گا، تذبذب میں رہے گا۔

جب اس لکیر پر جزیرے ہوں یا بال سے باریک شاخیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ افراد کسی دماغی بیماری میں مبتلا ہوں گے۔ یہ بیماری سر درد کی ہوگی جس سے وہ بے حال ہوتے رہیں گے۔ جب تک سر درد کا علاج مکمل نہ ہوگا شفا نہ ہوگی۔ ایسا جزیرہ موجود رہے گا۔

اگر سر کی لکیر دونوں ہاتھوں میں ایک ہی مقام پر ٹوٹی ہوئی نظر آئے تو موت، کسی حادثہ اور سر کی عظیم چوٹ کا خطرہ ہے۔

اگر لکیر کے اندر جزیرہ سا بن گیا ہو تو یہ کمزوری کی نشانی ہوگی۔ اگر لکیر واضح ہو مگر آگے نہ جائے تو یہ فرد کمزوری کے مرحلہ سے نکل نہ سکے گا۔

اگر سر کی لکیر مشتری کے ابھار کی طرف اپنی شاخ روانہ کرتی ہے تو سمجھئے ایسا فرد جس کام میں ہاتھ ڈالے گا کامیابی اس کے قدم چومے گی۔

اگر سر کی لکیر سے پتلی پتلی بال نما لکیریں دل کی لکیر کی طرف جائیں تو سمجھئے ایسا فرد محبت نہیں کرتا بلکہ محض اسے محبت کرنے کا شوق ہے۔

اگر دماغی لکیر اور عمر کی لکیر کے درمیان فاصلہ زیادہ ہو تو متذبذب ہوگا۔ جب فاصلہ بہت زیادہ نہ ہو۔ جب درمیان فاصلہ ہو تو سمجھئے کہ اس فرد میں قوت اور اعتماد ہے۔ وہ جلد کام کو سرانجام دیتا ہے (تصویر نمبر ۲۱ ح - ح) اس قسم کی نشانیاں اگر مندرجہ ذیل پیشہ وروں میں موجود ہوں تو ان کے لئے بڑی مفید ہیں۔

۱۔ وکلا، بیرسٹر، قانون دان، مفسر

۲۔ اداکار، اداکارائیں

۳۔ واعظ، مقرر

۴۔ سیاستدان

۵۔ مناظرہ کرنے والے۔

لیکن اس قسم کے افراد اپنے الفاظ کو عملی جامہ کم ہی پہناتے ہیں۔ وہ صرف شعلہ بیان مقرر ہوتے ہیں۔ وہ سٹیج کے شیر ہوتے ہیں۔ میدان کے شیر بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ اجتماعوں میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں، اِدھر کی دنیا اُدھر کر دینے کی ڈینگیں مارتے ہیں۔ لوگ ان کی تقریریں مبہوت ہو کر سنتے ہیں۔ اس وقت جوش اور روانی میں انہیں خود معلوم نہیں ہوتا کہ وہ عوام سے کیا وعدہ کرتے ہیں۔ الفاظ کا ایک ریلا ہوتا ہے۔ جو چلا آتا ہے۔

جب یہ لوگ عمل کی دنیا میں آتے ہیں تو اکثر بُری طرح ناکام ہوتے ہیں۔ راقم الحروف کئی سیاستدان اور مقررین کو جانتا ہے۔ جو سٹیج پر شعلہ جوالہ ہوتے ہیں۔ تقریر کے بعد جب بھی انہیں علیحدگی میں مسائل پر روشنی ڈالنے کو کہا جاتا ہے تو وہ تب و تاب نہیں ہوتی۔

اگر انہیں عملی کام سونپ دیا جائے تو وہ تھوڑی دیر بڑے بڑے فیصلے کرنا چاہتے ہیں انہیں اپنی ذات پر ضرورت سے زیادہ اعتماد ہوتا ہے۔

اگر دونوں لکیروں کے درمیان زیادہ فاصلہ ہو تو ان افراد میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہوں گی۔

۱۔ ان تھک ۲۔ محنت کش

۳۔ پُر اعتماد ۴۔ ضرورت سے زیادہ انحصار

اگر سر کی لکیر اس پوزیشن کے برعکس عمر کی لکیر سے جڑی ہوئی ہو اور نیچے ہاتھ تک جاتی ہو تو ایسے فرد میں اعتماد کا فقدان ہوگا۔ وہ قوت فیصلہ سے محروم ہوگا۔ اس قسم کے افراد بہت ہی حساس ہوتے ہیں۔ وہ معمولی سی بات پر خوش ہوتے ہیں اور غمگین بھی۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ سینما اور تھیٹروں میں ہنسی سے قہقہے لگاتے ہیں۔ اور غمگین منظر پر رونے لگتے ہیں۔

باب ــــ ۸

دماغی لکیر

اور

سات مختلف ہاتھوں کا باہمی تعلق

اس ضمن میں جو قواعد میں بنا سکا ہوں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ سر کی لکیر کا گہرا تعلق، ہاتھ کی شکل و شباہت اور اس کی بناوٹ سے ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے ہاتھ کی سات اقسام مقرر کی ہیں۔

یہاں یہ بات بتا دوں کہ وہ خصوصیات جو مختلف ہوتی ہیں زیادہ اہم ہوتی ہیں۔ اس قسم کی خصوصیات دماغی ترقی میں قدرتی طریق کار سے ہٹ کر ہوتی ہیں اور ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایک عام فرد کا دماغ شاید ان خطوط پر نہ سوچتا۔ ایسا کیوں کر ممکن ہو سکتا ہے۔ اور دماغ میں ایسے رجحان کیونکر پیدا ہو جاتے ہیں جو عام آدمی میں نہیں ہوتے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح انسانی جسم ترقی کرتا ہے۔ اسی طرح دماغ بھی ترقی کے راستے پر قائم رہتا ہے۔

اور جو رجحانات ذرا بھی نارمل لوگوں سے مختلف ہوتے ہیں ترقی کرتے رہتے ہیں۔ گو یہ ترقی آہستہ ہوتی ہے۔ اور کئی نسلوں میں بڑی معمولی سی ترقی ہوتی ہے یا ہوئی ہے۔ لیکن اب یہ صاف ظاہر ہے کہ عام نارمل دماغوں سے بعض دماغ اتنے الگ ہوتے ہیں۔ کہ فرق واضح ہوتا ہے۔

پھر نسل در نسل ترقی کے ساتھ وہ ترقی بہت اہم ہے جو ایک ہی فرد میں عمر کے مختلف حصوں میں ہوتی رہتی ہے۔ بچہ پیدا ہوتا ہے تو بولنے پر قادر نہیں ہوتا۔ ماں باپ کو پہچان

نہیں سکتا۔ آپ اس عمر کے بچے کی ذہنی صلاحیتوں اور دس سال کے بچے کی ذہنی صلاحیتوں کا موازنہ کریں تو یہ فرق بہت ہی نمایاں معلوم ہوتا ہے۔ اب دس سال اور بیس سال کے بچوں کا باہمی مقابلہ کریں۔ پھر نمایاں فرق معلوم ہوتا ہے

دراصل یہ نمایاں فرق اس وجہ سے ہوتا ہے کہ دماغ کے اندر بھی تبدیلیاں آ رہی ہوتی ہیں۔ اور ان تبدیلیوں کا اثر ہتھیلی پر بھی پڑتا ہے، اسی طرح وہ رجحانات جو دماغ میں پیدا ہوتے ہیں ان کا اظہار ہاتھوں پر کئی سال پہلے ہو جاتا ہے۔

اگر ہم ابتدائی ہاتھ سے شروع کریں یادہ ہاتھ جو اس سے بہت قریب ہو تو قدرتی اور نارمل لکیر مندرجہ ذیل شکل کی ہوگی۔ ہم اس کا مقابلہ غیر نارمل شکل سے کرتے ہیں۔

١۔ چھوٹی کے مقابلے میں ـــــ لمبی

٢۔ سیدھی کے مقابلے میں ـــــ خمدار

٣۔ بھاری کے مقابلے میں ـــــ ہلکی

اگر سر کی لکیر قمر کے ابھار کی طرف جائے تو اس کا مطلب خیالی دنیا میں رہنے والا۔ اوہام میں مبتلا ہونے والا ہوگا۔ حالانکہ نارمل لکیر والے فرد میں حیوانی جذبات اور رجحانات ترقی یافتہ ہوتے ہیں، اگر یہ اوہام پسند ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ان حیوانوں کو جبلی زندگی میں اوہام ڈر اور خوف پنہاں ہوتا ہے جس کا اظہار کبھی کبھار ہوتا ہے۔ قمر کے ابھار کے اثر سے وہی جذبہ بڑھ کر یہ صورت اختیار کر لیتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ چھوٹی سی خاصیت جو اپنی معمولی حالت میں کہیں خفیہ طور پر دماغ کے پردوں میں موجود ہوتی ہے تو وہ ترقی کرتے کرتے کچھ اور ہی شکل اختیار کر لیتی ہے لیکن اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو اس کی بنیاد موجود ہوتی ہے۔

سر کی لکیر اور مربع ہاتھ کا باہمی تعلق

میں نے تیسرے باب حصہ اوّل میں بیان کیا ہے کہ مربع ہاتھ کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

١۔ فلسفہ ـــ طریق کار ٢۔ زندگی کے طریقے

٣۔ دلائل و براہین ٤۔ سائنس

٥۔ دوسرے تمام امور جو ان سے متعلق ہوں۔

اس قسم کے ہاتھ پر نارمل لکیر سیدھی لمبی ہونی چاہیے اور مربع ہاتھ کی خصوصیات کا مظہر ہونی چاہیے۔ اس قسم کی لکیر میں اگر معمولی سی ڈھلان بھی ہو تو وہ قدرتی اور نارمل لکیر کے برعکس ہوگی تو اس قسم کا فرد بمقابلہ مخروطی ہاتھ یا فلسفیانہ ہاتھ کے زیادہ خیالی دنیا کا بادشاہ ہوگا۔ مزاج پر اس کا اثر پڑے گا۔ اس قسم کا فرد آغاز کار عملی طور پر کرے گا۔ لیکن دوسرا فرد جس کا ہاتھ مخروطی یا فلسفیانہ ہوگا۔ وہ صرف خیالی بادشاہ ہوگا۔ اس قسم کا فرق ادیبوں شاعروں، مصوروں موسیقاروں اور اداکاروں میں دیکھا جاتا ہے۔

دماغی لکیر اور چپٹے ہاتھ کا تعلق

اس قسم کے ہاتھ کو ہم پہلے حصہ کے باب چہارم میں بیان کر چکے ہیں۔ یہ ہاتھ مندرجہ ذیل خصوصیات کا مظہر ہے۔

١۔ آزادیٔ عمل، عمل ٢۔ نئی دریافتیں اور ایجادات ٣۔ آزادیٔ کار

٤۔ انفرادیت، نئی چیز پیش کرنا، دوسروں سے ممیز پوزیشن حاصل کرنا۔

قدرتی اور نارمل لکیر لمبی، واضح اور ڈھلوان ہونی چاہیے۔ اگر کسی وجہ سے یہ ڈھلوان زیادہ ہو جائے تو مندرجہ بالا تمام خصوصیات زیادہ ہو جاتی ہیں۔ اگر لکیر میں ڈھلوان نہ ہو، وہ سیدھی ہو معاملہ برعکس ہوگا۔ اس وقت مزاج کچھ یوں ہوگا۔

١۔ عملی خیالات بھرپور ہوں گے۔

٢۔ عملی خیالات دوسرے خیالات کو دبائیں گے۔

٣۔ دماغ میں کشمکش پیدا ہوگی

٤۔ ایسا فرد چڑچڑا اور پریشان طبع ہوگا۔

٥۔ وہ اپنے ماحول سے مطمئن نہ ہوگا۔

٦۔ وہ زندگی کی چیزوں کو اپنی منشاء کے مطابق نہ پائے گا۔

دماغی لکیر اور فلسفیانہ ہاتھ کا تعلق

ہم نے فلسفیانہ ہاتھ کی خصوصیات حصہ اول کے باب پنجم میں دی ہیں۔ کم سے کم الفاظ میں اس ہاتھ کا حامل مندرجہ ذیل قسم کا ہوگا۔

۱۔ خیالات کی دنیا میں گم۔ غور و خوض کرنے والا۔
۲۔ دانائی اور عقلمندی کے پیچھے جانے والا۔
۳۔ عملی طور پر دوسروں سے مختلف لوگ کہتے ہیں کہ وہ مرکز گریز ہے۔
۴۔ کئی لوگ اسے خبطی کہتے ہیں۔

قدرتی اور نارمل لائن کا نقشہ کچھ یوں ہوتا ہے۔ کہ لکیر لمبی، عمر کی لکیر کے بالکل نزدیک ہاتھ کے نیچے تک چلی جاتی ہے۔ اور ڈھلوان ہوتی ہے۔

مندرجہ ذیل قسم کی لکیر غیر قدرتی ہے۔ سیدھی لکیر ہاتھ پر اونچی ہوتی ہے۔ اس قسم کا فرد نقاد تنقید کرنے والا، تجزیہ کرنے والا، اور بُرا پہلو دیکھنے والا ہوتا ہے۔ وہ اپنے دوستوں کے اندر ذہانت اور عقل مندی کا متلاشی ہوتا ہے۔ لیکن وہ ان میں برائیوں، خامیوں، غلطیوں اور کمزوریوں کا کھوج لگائے گا۔ بلکہ انہیں دوستوں میں مشہور کرے گا۔ وہ کرامات پر اس لئے یقین کرے گا۔ عام زندگی سے ماورئی کوئی بات اُسے تسکین دیتی ہے۔ وہ حقائق پر ہنسانا چاہتا ہے۔ وہ کسی چیز سے خوفزدہ نہیں، نہ وہ روحانی چیزوں سے ڈرتا ہے، اور نہ ہی مادی چیزوں سے خوف کھاتا ہے۔ لیکن جہاں وہ ان چیزوں پر سوچتا ہے۔ وہ خیالات کا بادشاہ اور عملی انسان بھی ہو سکتا ہے۔ وہ ایک ایسا فردِ عقل مند ہے جو عقل کے خلاف فتویٰ دیتا ہے وہ ایک ایسا فلسفی ہے۔ جو فلسفہ کی جڑ پر کلہاڑی چلاتا ہے۔ میں آپ کو ایک اہم بات بتا دوں کہ کارلائل کا ہاتھ ایسا تھا۔

دماغی لکیر اور مخروطہ ہاتھ کا تعلق

ہم اس قسم کا ہاتھ پہلے حصہ کے باب ششم میں بیان کر چکے ہیں۔ اس قسم کا فرد

ا۔ فنکار اور آرٹسٹ ہوگا
ب۔ فطری طور پر تحریک کرنے والا ہوگا۔
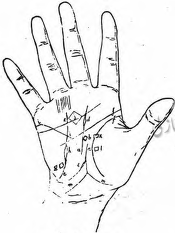
تصویر نمبر ۲۱: خاص لکیروں کی بناوٹ

ج۔ وہ نئے خیالات کا حامل ہوگا۔

د۔ وہ جذبات اور احساسات سے محبت کرے گا۔

اس قسم کے ہاتھ پر لکیر کی قدرتی اور نارمل پوزیشن یہ ہوتی ہے کہ وہ آہستہ آہستہ قمر کے ابھار کی طرف ڈھلوان ہوکر جاتی ہے۔ اور ہاتھ کے درمیان تک پہنچ جاتی ہے۔ وہ ان لوگوں کو آزادی بخشتی ہے، جو حُسن کی پوجا کرتے ہیں۔ اس قسم کے افراد میں مندرجہ ذیل جھکاؤ ہوتا ہے۔

۱۔ وہ عشق و محبت کی طرف جھک جاتے ہیں۔

۲۔ وہ احساسات کے پیکر بن جاتے ہیں۔

۳۔ وہ مطمع نظر سامنے رکھتے ہیں اور اسی کی فکر میں رہتے ہیں۔

۴۔ وہ عملی حقائق کا مقابلہ نہیں کرتے۔

۵۔ وہ سورج تلے سورج کی سنہری کرنوں کا لطف اٹھاتے ہیں۔

۶۔ وہ فن اور آرٹ کے دلدادہ ہوتے ہیں۔

۷۔ لیکن وہ آرٹ کے متعلق اپنے جذبات کی ترجمانی سے قاصر ہوتے ہیں۔

اگر سر کی لکیر ایسے ہاتھ پر سیدھی ہو تو طبع مندرجہ ذیل ہوتی ہے۔

۱۔ وہ فن آرٹ اور ادب سے استفادہ کرے گا۔ لیکن وہ بخوبی جاننے کی کوشش کرے گا کہ پبلک کیا چاہتی ہے۔

۲۔ وہ فن کی بجائے رقم کا خیال کرے گا۔

۳۔ وہ اپنے ارادہ اور مضبوط طریق کار سے زندگی کے عیش و آرام کو حاصل کریگا۔

۴۔ اگر ڈھلوان لکیر والا فرد مقررہ وقت میں ایک تصویر بناتا ہے تو یہ دس بنائے گا۔

۵۔ وہ انہیں آرٹ کی دنیا کا ماڈل رکھنے کی بجائے فروخت کردے گا۔

۶۔ وہ وہی چیز تیار کرے گا جو پبلک چاہتی ہے۔

دماغی لکیر اور نفسیاتی ہاتھ کا تعلق

دماغی لکیر اس ہاتھ پر جب نارمل ہو تو اس میں بہت ڈھلان ہوتی ہے۔ اس قسم کا فرد خام خیالی کی جنت میں رہتا ہے۔ اس قسم کے ہاتھ پر دماغی لکیر سیدھی بہت کم ملتی ہے۔ لیکن اگر دائیں ہاتھ پر مل

جائے تو بائیں ہاتھ پر ڈھلوان ہوتی ہے۔ اگر ایسی صورت مل جائے تو سمجھئے کہ حالات نے اسے مجبور کرکے عملی انسان بنا دیا ہے۔ اس قسم کا ہاتھ جس پر سیدھی دماغی لکیر ہو، کبھی عملی انسان نہیں بن سکتا۔ لیکن صرف ایک گوشہ ایسا ہوتا ہے۔ جہاں آپ اسے خالص ماحول میں خیالات کی دنیا سے نکال کر عملی انسان بنا سکتے ہیں۔ وہ ہے آرٹ، فنون لطیفہ۔ یہ نہ سمجھ لئے کہ بنیادی طور پر وہ خیالی دنیا کا بادشاہ ہے۔ لیکن جب دماغی لکیر سیدھی ہو تو اس کا اثر اس پر پڑا۔ وہ از خود عمل کی طرف راغب ہوا۔ یا اس کے ماحول نے اسے اس دنیا سے نکالا۔ سیدھی لکیر کا اثر موجود تھا کام کر گیا۔

یہ باب طلبا کو سبق دینے کے انداز میں تحریر کیا گیا۔ اب اس پر روشن ہوگیا ہوگا کہ مصنف کے تین بڑے مقاصد کیا ہیں۔

۱۔ ہاتھ کی مخصوص شکل کا تقاضا کیا ہے۔

۲۔ مخصوص ہاتھ پر جب یہ لکیر نارمل شکل کی ہوگی تو اس فرد کی فطرت کیسی ہوگی۔

۳۔ مخصوص ہاتھ پر اگر لکیر نارمل نہ ہوگی تو ہاتھ پر کیا اثر ڈالے گی۔ مزاج میں کیا فرق پڑے گا۔ اور فطرت میں کیا تبدیلی واقع ہوگی۔

جب ایک لکیر میں فرق پڑتا ہے تو مزاج میں بہت فرق واقع ہوتا ہے۔

باب ــــــ ۹

دماغی لکیر اور پاگل پن

آپ یہ پڑھ کر حیران ہوں گے کہ دماغ کی لکیر سب سے زیادہ پاگل پن کی تشخیص میں مدد دیتی ہے۔ خواہ پاگل پن میراث میں ملے یا کسی بیماری کی وجہ سے پیدا ہو۔

یہ بہت بڑا اور تفصیل طلب باب بن سکتا ہے۔ لیکن اس کی تفصیلات اس قدر وسیع ہیں کہ یہ باب تو درکنار یہ کتاب بھی اس کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ پھر ساری چیزیں دست شناسی یا خطوط شناسی کے دائرہ میں نہیں آتیں۔ اس لئے اس باب کو مختصر کیا جاتا ہے۔ اور بڑی عام سی باتیں لکھی جاتی ہیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ جو چیز بھی نارمل یا مثالی تک نہ پہنچ سکے یا نارمل سے بڑھ جائے ہم اُسے غیر مثالی کہتے ہیں۔ مثلاً جب دماغی لکیر بڑھتے بڑھتے قمر کے اُبھار تک یعنی غیر قدرتی اور غیر مثالی جگہ تک پہنچ جاتی ہے۔ تو اس فرد کے خیالات غیر قدرتی اور غیر مثالی ہو جاتے ہیں زیادہ اہم پوزیشن اس وقت حاصل ہوتی ہے۔ جب یہ صورت حال،

۱۔ ابتدائی ہاتھ ۲۔ مربع ہاتھ

۳۔ کیفی یا پھیلے ہاتھ ۴۔ فلسفیانہ ہاتھ

ہو، لیکن جب مخروطی اور نفسیاتی ہاتھ میں ہو تو صورت حال اتنی ابنارمل نہیں ہوتی۔ آپ کسی بچے کا ہاتھ دیکھیں اور اس میں دماغی لکیر غیر قدرتی مقام تک جا پہنچے اور بچہ بظاہر تندرست ہو پاگل پن کا کوئی نشان نہ ہو تو یہ نہ سمجھئے کہ دست شناسی میں آپ سے غلطی ہوئی۔ اس بچے کے دماغ میں پاگل پن کا مادہ موجود ہے۔ جب بھی اسے کوئی صدمہ ہوگا۔ وہ پاگل ہو جائے گا۔ اگر ایسی ہی لکیر زحل کے ابھار تک پہنچے اور ابھار بھی بڑا ہو۔ ایسا فرد شروع سے غبی ہوگا۔ یا نکمۃ چین ہوگا۔ اس قسم کے فرد میں مندرجہ ذیل علامات ہوں گی۔

۱۔ اداس۔ ایسا فرد اداس رہتا ہے۔

۲۔ چڑچڑاپن۔ بدمزاجی ۳۔ حزن و ملال

۴۔ اوہام ۵۔ مالیخولیا

آہستہ آہستہ یہ علامات بڑھتی جاتی ہیں اور ایسا فرد دماغی علامات کا شکار ہو جاتا ہے۔ عارضی پاگل پن کا پتہ اس طرح لگتا ہے کہ دماغی لکیر کے مرکز میں ایک جزیرہ ہوتا ہے لیکن یہ نشان میراث کا پاگل پن ظاہر نہیں کرتا بلکہ کسی بڑی بیماری کے بعد عارضی علامت کا اظہار ہوتا ہے۔ مثلاً کئی ادویات ایسی ہوتی ہیں کہ ضرورت سے زیادہ استعمال کرا دی جائیں تو اس قسم کے اثرات ہوتے ہیں۔ یا کئی ایسے جراثیم ہوتے ہیں کہ دماغ پر ان کا عارضی اثر ہو جاتا ہے۔ سرسام کے بعد بھی ایسا ہو سکتا ہے۔

جو شخص پیدائشی طور پر غبی اور پاگل ہو۔ اس کا انگوٹھا بہت چھوٹا، کم ترقی پذیر۔ اس کے سر کی لکیریں دو ہوتی ہیں۔ ان کے درمیان جزیرے ہوتے ہیں۔ یا لکیر زنجیر نما ہوتی ہے۔

میں نے اس مواد کو حصہ سوم کے باب ہنم میں لکھا ہے۔

دماغی لکیر اور قتل کے رجحانات

مندرجہ ذیل قسم کے قتل ہاتھ پر ظاہر نہیں ہوتے

۱۔ اگر قتل جذبات میں آ کر کیا جائے۔

۲۔ ذاتی مدافعت میں دوسرا بالمقابل فرد قتل ہو جائے۔

۳۔ قتل کا ارادہ نہ ہو۔

اگر کسی فرد میں قتل کر دینے کے رجحانات موجود ہوں۔ وہ عمر جب وہ حقیقت میں بدل جائیں گے وہی ہیں آپ کو ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اس سے قبل یہ بتایا ہے کہ اگر کوئی فرد اداسی میں مبتلا ہو، چڑچڑاپن، اوہام، مالیخولیا کا مریض ہو، تو وہ اپنے آپ کو قتل کر دے گا۔ یہ خصوصیات گرتی ہوئی لکیر سے ظاہر ہوتی ہیں۔

دماغی لکیر جب اُوپر جاتی ہے

میں نے اس سے پیشتر لکھا ہے کہ دماغی لکیر ہاتھ کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔

ا۔ مزاج کا حصہ ب۔ مادہ کا حصہ

اگر یہ لکیر ہتھیلی پر اُونچی ہو تو مادیت کو زیادہ جگہ میسّر آتی ہے۔ وہ فرد اپنی فطرت کے لحاظ سے جانوروں والی خو رکھتا ہے۔ یہ چیز ان تمام افراد کے ہاتھ دیکھ کر ثابت کی جا چکی ہے۔ وہ لوگ جو جرم کے عادی رہے ہیں اچھڑیاں کی ہیں۔ ڈاکے ڈالے ہیں۔ رقم کی خاطر قتل کئے ہیں۔ ان کا مادیت والا نصف حصّہ بہت بڑا ہوتا ہے۔

اس قسم کے ہاتھ میں دماغی لکیر اپنی نارمل جگہ سے اوپر جاتی ہے۔ وہ دل کی لکیر کی جگہ لے لیتی ہے۔ بلکہ اس سے بھی اوپر چلی جاتی ہے۔ اس قسم کے آدمی ایک قتل کریں یا بیسوں۔ سوال یہ نہیں سوال یہ ہے، کہ ایسا ہاتھ مادیت کا مثالی ہاتھ ہوتا ہے، قلبی لکیر کا اس پر کوئی خاص اثر نہیں ہوتا وہ انسان ہوتے ہوئے بھی حیوان ہوتا ہے۔ جرم، ڈاکہ، قتل ان کی خو میں ہوتا ہے، تھوڑا سا موقع تھوڑی سی تحریک، جوش، ہیجان انہیں ایسا حیوان بنا دیتا ہے کہ انسانیت ان کی نظروں سے روپوش ہو جاتی ہے۔ وہ انسان کے رُوپ میں حیوان بن جاتے ہیں اور ایسا ہی ثابت ہوتا ہے۔ کمال یہ ہے کہ یہی لکیر وہ زمانہ بتا دیتی ہے۔ جب ایسے فرد سے جرم سرزد ہوگا وہ ڈاکہ ڈالے گا، قتل کرے گا۔ ہو سکتا ہے کئی قتل کر ڈالے اس کے لئے مندرجہ ذیل خاکوں کو غور سے دیکھیں۔

۱۔ اگر دماغی اور قلبی لکیر زحل کے ابھار کے نیچے ملتی تو بڑا واقعہ ڈاکہ یا قتل پچیس سال کی عمر سے پیشتر ہو جائے گا۔

۲۔ اگر یہ دونوں لکیریں زحل اور سورج کے ابھار کے درمیان ہیں تو فرد پینتیس سال سے قبل کرے گا۔

۳۔ اگر قلبی اور دماغی لکیر سورج کے ابھار کے نیچے ملیں تو وہ پینتالیس سال سے قبل قتل کرے گا۔

۴۔ اگر سورج کے ابھار اور عطارد کے درمیان ملیں تو پچپن سال۔

۵۔ اگر عطارد کے ابھار کے نیچے دونوں خطوط ملیں تو ۲۵ سال کے بعد۔

یہ علم اس لحاظ سے اس قابل ہے کہ بچے کی لکیر دیکھی جائے۔ بار بار دیکھی جائے اور کتب دست شناسی کا مطالعہ کیا جائے۔ دو صورتیں ہوں گی۔

۱۔ بچہ نارمل ہوگا۔

۲۔ بظاہر بچہ نارمل ہوگا۔ لیکن پاگل پن کا شکار ہو سکے گا۔

۳۔ بظاہر بچہ نارمل نہ ہو لیکن جوان ہونے پر قابل بنے گا۔

کیا یہ سائنس اس بچے کے والدین کو وقت سے پیشتر بتا کر بڑی خدمت سرانجام نہ دے گی۔ کیا وہ وقت سے پیشتر یہ نہیں بتاتی کہ آپ غلط بیج کاشت نہ کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو غلط فصل کاٹنی پڑے۔ یہ غلطی اگر وقت پر بتا دی جائے تو کچھ انتظام ہو سکتا ہے۔ بچے کی تربیت کن خطوط پر کی جا سکتی ہے۔ اس کو انسان دوست بننے کا سبق دیا جا سکتا ہے۔ اس کا رحم کا مادہ ترقی دیا جا سکتا ہے۔ کسے خبر ہے کہ تقدیر بدل جائے۔

پرانے دست شناسوں کی نشانیاں

زمانہ ماضی بعید میں قاتلوں کی دو نشانیاں بتائی جاتی تھیں۔

۱۔ مریخ کے اُبھار پر سُرخ چلیپائی نشان۔

۲۔ زحل کے ابھار پر سیاہ داغ۔

مجھے معلوم نہیں کہ زمانہ قبل از مسیح میں یہ خیالات کن لوگوں نے ظاہر کئے۔ کیا انہوں نے اعداد و شمار بتائے ہیں! کیا یہ نشانات اکثر قاتلوں کے ہاتھوں پر پائے جاتے تھے۔ جہاں تک میرا خیال ہے، یہ وہم کے سوا کچھ نہیں۔

مَیں نے ہزاروں ہاتھوں کا امتحان کیا ہے۔ میری جدید طرز فکر اور رائے میں ہاتھ۔

و۔ کا حصّہ الگ ہے۔

ب۔ مادیت کا الگ۔

مادیت کا حصّہ جوں جوں زیادہ ہوگا وہ فرد جانور نما انسان ہوگا۔ اس سے قتل سرزد ہوں گے

باب ــــــ ۱۰

قلبی خط، قلبی لکیر
یا
دل کی لکیر

قلبی لکیر کے الفاظ پہلے بھی دو مقامات پر آچکے ہیں۔

۱۔ جہاں ہتھیلی کی مختلف لکیریں بیان کی گئی ہیں۔

۲۔ دماغی لکیر کا قلبی لکیر سے لگاؤ کیا ہے؛ اور اگر دماغی لکیر نارمل نہ ہو، قلبی لکیر سے نزدیک تر آجاتی ہے۔

دنیا ایک کہانی ہے، سچ ہے، ڈرامہ ہے۔ مرد اور عورت کی ایک دوسرے سے دل بستگی، محبت اور عشق کے واقعات روزانہ دیکھنے میں آتے ہیں۔ دوسرے معنی میں وہ سٹیج پر ایسے کردار کرتے نظر آتے ہیں۔ ان کا اثر ہتھیلی اور ہاتھوں پر نمایاں طور پر ہوتا ہے یا ہاتھ اور ہتھیلی پر ہونے والے واقعات پہلے ہی ہر قسم کے ہوتے ہیں۔ دل کی لکیر جسے مینسل بھی کہتے ہیں (تصویر نمبر ۱۳) وہ ہے جو ہتھیلی کے اُوپر والے حصے میں ہتھیلی کے ایک حصے سے دوسرے حصے تک چلی جاتی ہے۔ اس وقت مندرجہ ذیل ابھاروں کے نیچے سے گزرتی ہے۔

۱۔ مشتری کا اُبھار ۲۔ زحل کا اُبھار

۳۔ سورج کا ابھار یا شمسی ابھار ۴۔ عطارد کا اُبھار

جب یہ مشتری کے مرکز سے اُبھرے (تصویر نمبر ۲۰ ۔ ۔) ایسے فرد میں محبت

کا مادہ پورے زوروں پر ہوتا ہے۔ دل کی سب سے بڑی تمنا یہی ہوتی ہے اور اس کا سب سے فخر کا مقام یہی ہوتا ہے۔ مزید یہ اوصاف ہوتے ہیں۔

۱۔ اس قسم کا آدمی محبت کے اظہار کے بعد اپنے وعدے کا پکا مخلص اور قابلِ اعتماد ہوتا ہے۔

۲۔ اس بات کا متمنی ہوتا ہے کہ وہ جس عورت سے محبت کرتا ہے۔ وہ نیک پارسا اور قابلِ قدر ہو۔

۳۔ اس قسم کا فرد اپنے معیار سے کم عورت سے شادی پر رضامند نہ ہوگا۔

۴۔ وہ جس سے محبت کرے گا اس پر قائم رہے گا۔

۵۔ اگر کوئی عورت اس کی محبت کا دم نہ بھرے تو وہ دوسری طرف کم متوجہ ہوگا۔

۶۔ اگر لکیر زحل کے ابھار کے نیچے ہو تو وہ فرد ہر کہ دمہ سے محبت کرے گا۔ عشق و محبت کی دنیا میں ہرجائی ہوگا۔

مشتری کے ابھار سے آغاز کرتی ہوئی لکیر

ایسی لکیر انگلی سے بھی رواں ہو سکتی ہے۔ اس میں وہ تمام خصوصیات ہوں گی جو مشتری کے مرکز کی لکیر میں بیان کر دی گئی ہیں۔ (ملاحظہ ہو تصویر ۲ ۔ ۔) بلکہ خصوصیات کا زور کہیں زیادہ ہوگا۔

۱۔ فرد اپنے خیالات میں مگن ہوگا۔

۲۔ وہ اپنی دنیا میں بے تکان بڑھتا چلا جائے گا۔ اور اس میں کوئی خرابی محسوس نہ کریگا۔

۳۔ وہ اپنے محبوب میں کسی عیب پر یقین نہ کرے گا۔

۴۔ اس قسم کے لوگ محبت کی راہ میں تکلیف اٹھاتے ہیں۔

۵۔ اکثر افراد نے محبوب کی جو تصویر اپنی نگاہوں کے سامنے کی ہوتی ہے۔ یہ گوشت پوست کا محبوب جو انسان ہوتا ہے دنیا دار ہوتا ہے اور اس میں نقائص بھی ہوتے ہیں اس تصویر پر پورا نہیں اُتر پاتا۔

۶۔ وہ صدمہ برداشت نہیں کر سکتا۔

۷. جب یہ صورت پیدا ہو جائے تو اسے بڑا صدمہ ہوتا ہے۔

۸. ماہرین کا خیال ہے کہ صدمہ اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ ایسے فرد کی نگاہ حقیقی نہیں ہوتی۔ کوئی محبوب شاذ و نادر ہی پورا اتر سکتا ہے۔

میں اپنے عشاق کی خدمت میں عرض کروں گا۔ اے مجنوں اور فرہاد ذرا سوچ سمجھ کر چلو آپ نے جس عورت کو محبوب بنایا ہے۔ وہ کوئی آسمانی حور نہیں۔ وہ فرشتوں کی اولاد نہیں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ اگر وہ آسمانی مخلوق ہوتی تو دنیا پر کیوں ہوتی۔

اگر اس کا مقام آسمان تک اونچا ہوتا تو وہ یہیں ہوتی اور آپ آسمان پر تشریف نہ لے جا سکتے۔ اور نہ ہی عشق فرما سکتے۔ اب آپ اپنے خیالوں کی دنیا میں اتنے اونچے نہ کھڑے ہوں کہ جب حقیقت سامنے آئے تو آپ گریں اور آپ کو صدمہ ہو۔

آپ کی محبوبائیں اسی دنیا سے تعلق رکھتی ہیں جس میں آپ بستے ہیں۔ وہ ایک بڑے معاشرے کا فرد ہیں۔ آپ معاشرے کو جانتے ہیں تو پھر اسی سے ایسی اُمیدیں کیوں رکھتے ہیں، جو معاشرے کی قدروں سے بہت اونچی ہوں۔ آپ اصلیت کی طرف آیئے خیالی آرائی چھوڑیئے آسمانوں کی حور کی بجائے مٹی اور پانی کی بنی اُس عورت کا تصور کیجئے۔ جو آپ کے دائیں اور بائیں گھومتی پھرتی ہے۔ آپ سے باتیں کرتی ہے۔ آپ کی محبوبہ انہی میں سے ہے، وہ کوئی

پہلی اور دوسری انگلی کے مابین لکیر

وہ لکیر جو پہلی اور دوسری انگلی کے مابین ہوتی ہے، وہ محبت کی دنیا میں خاموش مگر گہری محبت کی مظہر ہوتی ہے۔ (ملاحظہ ہو تصویر نمبر ۲۰ ج-جم) یہ وہ محبت ہے۔ جس میں مشتری کے تصورات اور زحل کے جذبات آپس میں ملتے ہیں۔

وہ اپنے جذبات کا اظہار برملا، کھلا اور بے باکانہ نہیں کرتے۔ وہ اپنے جذبات کو دبانے پر قادر ہوتے ہیں۔ بلکہ کئی افراد میں جذبات کی کمی ہوتی ہے۔

زحل کے اُبھار سے نکلتی ہوئی لکیر

جب قلبی لکیر زحل سے نکلے تو اس قسم کے فرد میں مندرجہ ذیل خوبیاں ہوں گی یا مندرجہ ذیل خصوصیات ہوں گی۔

تصویر نمبر ۲۲: بڑی لکیروں کی بناوٹ

۱۔ وہ جذبات کا متوالہ ہوگا۔

۲۔ وہ اپنے جذبات کی تشفی کے لیئے کوشاں رہے گا۔ بلکہ مطلبی ہوگا۔ مطلب برآوری کے بعد آنکھیں پھیر لے گا۔

۳۔ گھریلو زندگی میں محبت کا اظہار کم کرے گا۔

۴۔ وہ اپنی محبت بیوی سے کم ظاہر کرے گا۔

۵۔ گھریلو اور باہر کی زندگی کا تضاد بار بار ملاحظہ کے قابل ہے۔

زحل میں اُونچی بلکہ انگلی سے نکلتی ہوئی لکیر

۱۔ ایسا فرد جذبات کا پیکر ہوگا۔

۲۔ وہ شہوت پرست ہوگا۔

۳۔ وہ مطلب پرست ہوگا۔

۴۔ اپنے مطلب کے حصول کے لیئے ہر حربہ استعمال کرے۔

۵۔ محبت کو اپنے شہوت پرستانہ جذبات چڑھا کر پیش کرے گا۔

طویل قلبی لکیر

جب قلبی لکیر اتنی طویل ہو کہ ہاتھ کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک بے تکان چلی جائے۔

۱۔ محبت کا جذبہ زیادہ ہوگا۔

۲۔ وہ دوسروں سے حسد اور رشک کرے گا۔

۳۔ محبت کے میدان میں وہ اپنی محبوبہ سے ہم کلام ہونے والوں سے حسد کرے گا۔

۴۔ ذرا دیکھیئے اس قسم کے فرد کی قلبی لکیر انگلی کی بنیاد تک پہنچ جاتی ہے۔

زنجیر نما قلبی لکیر

اگر قلبی لکیر زنجیر نما ہو، اس میں کئی قسم کی چھوٹی لکیریں نیچے کی طرف جاتی ہوں تو وہ فرد مندرجہ ذیل طبع کا ہوگا۔

۱۔ ہرجائی

۲۔ چند روزہ محبت جتلا کر بھول جانے والا۔

۳۔ لڑکیوں کے پیچھے بھاگنے والا

۴۔ بھنورا جو کئی پھولوں کا رس چوس کر علیحدہ ہو جاتا ہے۔

زحل سے آتی ہوئی زنجیر: اگر زحل سے کوئی زنجیر نما لکیر قلبی لکیر کی طرف آئے تو تو اس قسم کا فرد صنف مخالف کو بہت بُرا خیال کریگا۔

سرخ قلبی لکیر: اس قسم کا فرد، جذبات، شہوت پرستی میں دیوانہ ہوگا۔ ایسے افراد بالعموم اس قدر دیوانے ہو جاتے ہیں کہ لڑکیوں کی جان پر بن آتی ہے۔

پھیکی اور چوڑی قلبی لکیر: ایسے فرد کو صنف مخالف کی پروا نہیں ہوتی۔ اس میں وہ کوئی دلچسپی نہیں لیتا اگر ان کی شادی کر دی جائے تو اپنے زندگی کے ساتھ سے بے پرواہ رہتے ہیں۔

دماغی لکیر کا قرب: اگر قلبی لکیر دماغی لکیر کے نزدیک ہو تو۔

۱۔ ایسا فرد دماغ کو بھی قلب سے متاثر کرتا ہے۔

۲۔ وہ اپنی محبت و عشق میں رواں دواں ہوتا ہے، اور دماغ کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ اس کی بھلائی یا بُرائی میں سوچ سکے۔

۳۔ وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوتا ہے۔

جب قلبی لکیر اور دماغ کی لکیر کے درمیان کم فاصلہ ہو۔ جب یہ ہاتھ پر بہت اونچی ہو اور دونوں لکیروں کے درمیان فاصلہ کم ہو تو صورت حال مندرجہ بالا کے برعکس ہو جاتی ہے۔ اس وقت دماغ کی لکیر قلبی لکیر پر غلبہ پالیتی ہے اور انسان کا مزاج مندرجہ ذیل ہو جاتا ہے۔

۱۔ مزاج سخت ہو جاتا ہے۔

۲۔ اس کی فطرت ٹھنڈی اور دوسروں سے یخ بستہ برتاؤ کی ہو جاتی ہے۔

۳۔ وہ رشک کرتا ہے۔

۴۔ سورج کے ابھار کے نیچے ہو تو عزت کو خطرہ ہے۔

۵۔ اگر عطارد کے نیچے ہو تو بے وقوفی، غلطیاں سرزد ہوں گی۔

مشتری پر کانٹا نما آغاز

اگر قلبی لکیر مشتری پر کانٹا نما آغاز کرے (تصویر نمبر ۱۴ J-J) تو فطرت مندرجہ ذیل ہوگی۔

۱۔ فرد محبت کرنے میں مخلص ہوگا۔

۲۔ وہ اپنے قول کا پکا اور عشقِ حقیقی میں مبتلا ہوگا۔

۳۔ وہ اعتماد کے قابل ہوگا۔

ایک اور بات بھی غور کے قابل ہے اور وہ یہ ہے کہ قلبی لکیر کا آغاز اُوپر ہوتا ہے یا ذرا نیچے، پہلی صورت حال بہت بہتر ہے۔

جب قلبی لکیر اپنے مقام سے نیچی ہو اور اتنی نیچی ہو جائے کہ دماغ کی لکیر کے نزدیک آ جائے تو یہ محبت، عشق اور مروّت میں ناکامیوں پر منتج ہوگی۔ لیکن ایسا زندگی کے شروع میں ہوگا۔

جب یہ صورت ہو کر ایک شاخ مشتری پر ریسٹ کرے۔ اور دوسری شاخ پہلی اور دوسری انگلیوں کے درمیان ہو تو حالات مندرجہ ذیل ہوں گے۔

۱۔ مسرت و شادمانی سے بھرپور طبع۔

۲۔ خوشی، اچھے دن۔

۳۔ دوسروں کے ساتھ مروت اور بردباری۔

۴۔ دولت

۵۔ محبت میں کامیابی ۶۔ عشق یا مقصد

جب لکیر کی دو شاخوں میں چوڑائی اتنی زیادہ ہو کہ ایک شاخ مشتری پر جاتی ہو اور دوسری زحل پر تو صورت حال مندرجہ ذیل ہوگی۔

۱۔ غیر یقینی حالات، محبت میں تذبذب۔

۲۔ شادی خوشگوار اور مسرت انگیز نہ ہوگی۔

۳۔ محبت میں ناکامی ۴۔ مزاج غلط

اگر قلبی لکیر میں شاخیں نہیں ہیں تو سمجھئے محبت نہیں۔

اگر یہ لکیر ہاتھ کے اخیر تک پتلی اور دھندلی سی ہو۔ اولاد پیدا نہ ہوگی۔

اگر قلبی لکیر تک دماغ کی لکیر سے پتلی سی لکیریں آتی ہوں تو دماغ دل پر اثر انداز ہوگا۔

اگر قلبی لکیر، دماغی لکیر اور قسمت کی لکیر، یہ تینوں لکیریں باہم ملی سی ہوں تو یہ نشان اچھا نہیں ہے۔ اس قسم کا فرد کسی چیز پر بھی قرار نہ رکھے گا۔ اور اسے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

قلبی لکیر کی عدم موجودگی دُھندلاپَن

ہو سکتا ہے کہ ہتھیلی پر قلبی لکیر موجود ہی نہ ہو کئی دفعہ یہ بہت دھندلی سی ہوتی ہے اس قسم کے فرد کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہوں گی۔

۱۔ محبّت، مروّت، اور پیار کے جذبات میں کمی۔

۲۔ شہوانی جذبات زیادہ، بالخصوص جب ہاتھ نرم ہو۔

۳۔ اگر ہاتھ سخت ہو تو شہوانی جذبات کم ہوں گے۔ لیکن محبت کے جذبات بھی کم ہوں گے۔

اگر قلبی لکیر موجود تھی اور امتدادِ زمانہ سے دھندلی ہوتی گئی تو آپ یوں سمجھئے کہ،

۱۔ طبع یخ ہوگی ۲۔ اس فرد کی زندگی ناکامیوں کا مرقع ہے

۳۔ اس کے سینے میں محبت کا دل نہیں دھڑکتا۔

۴۔ وہ دوسروں سے بے مروتی سے پیش آتا ہے۔

باب ــــــ ۱۱

تقدیر یا قسمت کی لکیر

اسے قسمت کی لکیر یا تقدیر کی لکیر کہتے ہیں۔ اور زحل کی لکیر بھی کہلاتی ہے۔ یہ ہتھیلی پر عمودی لکیر ہے۔ اس لکیر پر غور کرنے میں ہاتھ کی بناوٹ کا بھی خیال رکھنا ہوگا۔ مثلاً دنیا کے خوش قسمت ترین انسانوں میں اگر ہاتھ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ابتدائی ہاتھ ۲۔ مربع ہاتھ ۳۔ کفچی یا چپٹے ہاتھ

تو لکیر زیادہ گہری نہ ہوگی۔

اس تمام کا مقصد یہ ہے کہ اگر ہاتھ فلسفیانہ، مخروطی یا نفسیاتی ہوں اور اُن پر ایک بڑی واضح اور گہری قسمت کی لکیر ہو اور ابتدائی، مربع اور کفچی ہاتھوں پر نصف گہری لکیر ہو تو فرق نہ ہوگا۔ دونوں صورتوں میں ان کی اہمیت برابر ہوتی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ دوسرے مصنفین نے اس پر کوئی روشنی نہیں ڈالی، حالانکہ اس لکیر کے مطالعہ میں نکتہ بہت اہم ہے۔ اس نکتہ کی وضاحت کے بغیر ایک نقشہ کتاب پر دے دینا بے معنی ہے۔

ایک طالب علم جسے اس نکتہ کا پتہ نہ ہو ایک گہری اور واضح لکیر کا مطلب یہ قرار دے گا۔ اچھی قسمت، اچھی تقدیر، اچھا انجام، لیکن ابتدائی، مربع اور کفچی ہاتھوں پر واضح اور گہری لکیر بھی ہو تو اس کی اہمیت معمولی لکیر کے برابر ہوتی ہے جب وہ ابتدائی، مربع اور چپٹے ہاتھوں پہ ہو۔

میں نے کئی کتابیں دست شناسی پر دیکھ ڈالی ہیں۔ میں نے بڑے دست شناسوں کو آگے تعلیم دیتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ نو آموزوں اور طالب علموں کی ایک بڑی جماعت ان سے سبق لیتی ہے۔ کورس کے اختتام پر وہ عملی زندگی میں داخل ہوتے ہیں۔

شروع کے چند سالوں کو چھوڑیے۔ عام افراد کو ابھی علم پر عبور نہیں ہوتا۔ یہ مدت شک و شبہ سے گزرتی ہے۔ طالب علم جو اب ابتدائی دست شناس کہلاتا ہے۔ صحیح یا غلط کے تذبذب میں ہوتا ہے۔ سال گزرتے ہیں آخر ایک دن یہ بھی آتا ہے کہ وہ فرد تجربہ کار ہو جاتا ہے۔ اُسے اپنے آپ پر اعتماد ہوتا ہے۔ وہ لکیروں کو پڑھ سکتا ہے لیکن تقدیر کی لکیر یا قسمت کی لکیر کا عملی تجربہ اسے حیران کر دیتا ہے۔ مخروطی ہاتھ پر دھانے سی لکیر والا فرد بڑا کامیاب اور قسمت والا ہوتا ہے بہ نسبت مخروطی ہاتھوں پر گہری لکیروں کے۔ اب جب ایسا نہیں ہوتا تو دست شناس کا دل چاہتا ہے کہ تمام کتابوں کو اٹھا کر پھینک دے۔

ایک ستم ظریفی کی بات یہ ہے کہ وہ افراد جن کے ہاتھ فلسفیانہ، مخروطی اور نفسیاتی ہوتے ہیں اور جن پر بڑی موٹی قسمت کی لکیر ہوتی ہے تو تقدیر پر بہت یقین رکھتے ہیں۔ ہر معاملہ میں ایسی باتیں کہنے لگتے ہیں کہ تقدیر میں لکھا ہے تو مل جائے گا۔ قسمت پر بھروسہ کئے بیٹھے ہیں۔ دنیاوی کاموں میں تقدیر لڑتی ہے۔ لیکن وہ افراد جن کے ہاتھ مربع یا کفچی ہوتے ہیں تقدیر اور قسمت پر زیادہ بھروسہ نہیں کرتے، وہ محنت، عرق ریزی اور لگاتار جد و جہد سے اپنی قسمت بنانے پر کوشاں رہتے ہیں۔ وہ باعمل افراد ہوتے ہیں اور محنت کا پھل کھانے پر یقین رکھتے ہیں۔

پیشتر اس کے کہ طالب علم دست شناسی کی طرف بڑھے اسے خود فیصلہ کرنا چاہیئے کہ آیا وہ تقدیر پر یقین رکھتا ہے یا نہیں۔

تقدیر یا قسمت کی لکیر کا احاطہ مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ دنیاوی کام ۲۔ دنیاوی کامیابی

۳۔ دنیاوی ناکامی

۴۔ وہ افراد جو ہمارے کاروبار زندگی کو متاثر کرتے ہیں۔ خواہ یہ اثرات مفید ہوں یا مضر

۵۔ ہماری راہ میں جو رکاوٹیں موجود ہوں۔

۶۔ ہمارے دنیاوی کاروبار کا انجام کیا ہوگا۔

تقدیر یا قسمت کی لکیر عمر کی لکیر سے اُبھر سکتی ہے۔ وہ مندرجہ ذیل جگہوں سے بھی برآمد ہو سکتی ہے۔

۱. قمر کا اُبھار ۲. دماغی لکیر ۳. قلبی لکیر

اگر قسمت کی لکیر عمر کی لکیر سے ابھرے اور اس جگہ سے آگے مضبوطی کے ساتھ بڑھے تو وہ فرد اپنی انفرادی استعداد سے دولت اور کامیابی حاصل کرے گا۔

اگر قسمت کی لکیر نیچے کلائی تک گئی ہو تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اس مرد کی ابتدائی زندگی کی دولت والدین اور رشتہ داروں کی بھلائی کے لئے خرچ ہوگی، ملاحظہ کریں (تصویر نمبر ۲ ۵-۶)

اگر قسمت کی لکیر کلائی سے اُبھرے اور بڑھتی ہوئی زحل کے ابھار تک چلی جائے۔ تو وہ شخص قسمت کی بلندیوں تک چڑھتا جائے گا۔

اگر تقدیر کی لکیر قمر کے ابھار سے شروع ہو تو اس شخص کی قسمت لوگوں کی رائے اور خواہش پر منحصر ہوگی۔ اس قسم کی لکیر ان افراد کی ہتھیلیوں پر ملتی ہے۔ جو عوام کی آنکھوں کا تارا ہوں۔ لوگ انہیں پسند کرتے ہوں۔

اگر قسمت کی لکیر سیدھی ہو اور ایک برانچ قمر کے اُبھار سے اس کو آکر ملتی ہو تو اس کے معانی قدرے پہلی صورت حال سے ملتے ہوں گے۔

۱. دوسرا آدمی اس فرد کو متاثر کرے گا۔

۲. دوسرا آدمی اس فرد روزگار زندگی میں محض شوقیہ طور پر اس کی مدد کرے گا۔

اگر عورت کے ہاتھ پر ایک ایسی لکیر ہو کہ قمر کے ابھار سے ایک لکیر اس کے ساتھ شامل ہو جائے۔ تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ اس عورت کی شادی کسی امیر فرد سے ہوگی۔ ملاحظہ کریں تصویر نمبر ۲۰، ۱۸، ۱۸۔

اگر قسمت کی لکیر زحل کے ابھار کی طرف جاتی ہوئی اپنی شاخیں دوسرے ابھاروں کی طرف بھیجے تو سمجھئے دوسرے ابھار اس کو متاثر کریں گے۔

اگر قسمت کی لکیر کسی اور ابھار کی طرف جائے تو سمجھئے اس ابھار کی خصوصیات کے مطابق بہت کامیابی ہوگی۔

مشتری کے اُبھار پر چڑھنا

اگر قسمت کی لکیر مشتری کے ابھار پر چڑھے تو اس فرد کے ہاتھ میں متعلقہ طاقت اور انفرادیت آئے گا

اس کا اطلاق کردار پر بھی ہوتا ہے۔ اس قسم کے لوگ اپنے ساتھیوں کے مقابلہ میں زیادہ ترقی کرنے کے لئے پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں

۱. قوت ۲. طاقت ۳. قوت ارادی ۴. حوصلہ

زیادہ ہوتا ہے۔ ان قوتوں کو استعمال کرتے ہیں۔ ان میں بھیک مانگ کر آگے بڑھنے کی عادت نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ کسی کو مسکہ لگا سکتے ہیں۔ اگر قسمت کی لکیر مشتری کے اُبھار کی طرف شاخ پھینک دے تو کسی وقت مقررہ پر کامیابی حاصل ہوگی۔

اگر قسمت کی لکیر اپنے ہی ابھار کو کراس کرے اور مشتری تک پہنچ جائے تو کامیابی کی شرح اتنی ہوگی کہ اس فرد کی زندگی کی تمام خواہشات پوری ہو جائیں گی۔

زحل کی انگلی میں پہنچنا

اگر قسمت کی لکیر دوسری لکیروں کو کاٹتی زحل کی انگلی تک پہنچ جائے، تو یہ اچھا نشان نہ ہوگا۔ اور ہر چیز ضرورت سے بڑھ جائے گی۔

۱. اگر وہ لیڈر ہوگا تو اس کے تابعین کسی روز اس پر پل پڑیں گے۔

۲. اگر وہ فوجی ہوگا تو اس کے سپاہی کسی دن اس کے خلاف بغاوت کریں گے۔

۳. اگر وہ مذہبی رہنما ہوگا تو اُسے ماننے والے اس کے کفر کا فتویٰ دیں گے۔

۴. اگر وہ پیر ہوگا تو اسے ماننے والے (اس کے مُرید) کسی روز اس کا صفایا کر دیں گے۔

اگر قسمت کی لکیر دل کی لکیر روک لے تو مادی کامیابیاں دل کے ہاتھوں رک جائیں گی۔ کسی کی محبت، کسی کا عشق بلکہ عشق کا بھوت کامیابی روک دے گا۔

قسمت اور قلب کی لکیروں کا مشترکہ ارتقاء

اگر قسمت کی لکیر اور قلبی لکیر مشترکہ طور پر اوپر چلی جائیں اور مشتری کے ابھار تک جا پہنچیں تو محبت اور عشق کے بل بوتے پر کامیابی ہوگی (تصویر نمبر ۱۹، ۱۸، ۱۸) ملاحظہ فرمائیں۔

اگر سر کی لکیر قلبی لکیر کو روک دے تو سمجھئے کسی ذہنی غلطی کی وجہ سے کامیابی رک گئی۔

تصویر نمبر ۲۳: خاص لکیروں کی بناوٹ

مریخ کے میدان سے لکیر اُبھرنا

اگر مریخ کے میدان پر قسمت کی لکیر زیادہ دیر تک پیدا نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ شروع میں کامیابی کم ہوگی۔ زندگی کا پہلا حصہ تکالیف، دشواریوں مالی پریشانیوں سے گزرے گا۔ لیکن اس شخص میں قوت ارادہ، طاقت اور حوصلہ ہوگا۔ اگر لکیر میدان سے نکل کر مشتری کی طرف چلی گئی ہے تو سمجھئے دشواریوں کے بادل چھٹ جائیں گے۔ وہ ان صفات کے بل بوتے پر ان خامیوں پر قابو پالے گا۔

اگر قسمت کی لکیر دماغی لکیر سے ابھرے اور خاصی گہری بھی ہو تو سمجھئے کہ ایسے فرد کو زندگی کے آخری ایام میں کامیابی نصیب ہوگی لیکن اس کامیابی میں اس کی دماغی صلاحیتوں کو دخل ہوگا۔

قسمت کی لکیر جب قلبی لکیر سے ابھرے تو کامیابی زندگی کے آخری سالوں میں آئے گی اور وہ بھی بڑی محنت اور جانفشانی سے۔

قمر اور زہرہ سے قسمت کی لکیر کا آغاز شاخ دار صورت میں آتی ہو۔ تو ایسا فرد خیالات اور جذبات کے درمیان لٹکتا رہے گا (ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۲۱ ﷺ - ﷺ)

اگر لکیر میں ٹوٹ پھوٹ ہو، بے قاعدگی ہو زنجیر نما ہو، تو اس شخص کا دورِ زندگی غیر یقینی ہوگا۔ اس شخص کی زندگی میں کامیابیوں اور ناکامیوں کا بڑا عجیب سا امتزاج ہوگا۔ کبھی وہ کامرانی کی سطح پر دوڑتا پھرتا ہوگا اور کبھی ناکامیوں کے درمیان گرچکا ہوگا۔ لیکن سنبھل جائے گا۔

قسمت کی لکیر ٹوٹنا

اگر قسمت کی لکیر درمیان سے ٹوٹ جائے تو یہ بڑا اہم نشان اس بات کا ہے کہ کہیں نقصان ہوگا، کاروبار میں گھاٹا پڑے گا۔ لیکن ٹوٹی ہوئی لکیر کی جگہ پر پیشتر اس کے کہ پہلا حصہ بالکل ہی معدوم ہوجائے۔ ایک نئی لکیر آگے چل پڑے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ زندگی کا رخ پلٹ گیا۔ کوئی اور کاروبار شروع کر دیا گیا۔ اگر نئی لکیر گہری اور واضح ہوگی تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ اس بار جس کام کا انتخاب کیا گیا وہ اس فرد کی صلاحیتوں کے مطابق تھا۔ (تصویر نمبر ۲۲ ﷺ - ﷺ)

قسمت کی دوہری لکیر ایک اچھا نشان ہوتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ فرد زندگی میں دو کاروباروں سے روپیہ پیدا کرے گا۔ اگر دونوں لکیریں الگ الگ ابھاروں کی طرف جائیں۔

تو کاروبار چلانا اور ان سے مستفید ہونا واضح ہو جاتا ہے۔

قسمت کی لکیر پر مربع ہونا

اگر قسمت کی لکیر پر مربع کا نشان ہو تو سمجھئے وہ فرد روپے کاروبار اور مالی معاملات کے نقصان سے بچ گیا۔ اگر مربع مریخ کے میدان پر ہو۔ (ملاحظہ کریں تصویر نمبر ۲۱) تو گھر پر زندگی میں کوئی حادثہ رونما ہونے والا ہے۔ اگر اس طرف مربع ہو جس طرف عمر کی لکیر ہو تو سفر میں حادثہ کا ڈر ہے۔

اگر قسمت کی لکیر پر جلیبیا کا نشان ہو تو پریشانی، بدقسمتی کا خطرہ ہے۔ اگر قسمت کی لکیر پر دائرہ کا نشان ہو تو بدقسمتی اور نقصان کی نشانی ہے۔ (ملاحظہ کریں تصویر نمبر ۲۱ ل)۔

اگر قسمت کی لکیر پر قمر کا اثر ہو تو بدقسمتی اور نقصان ہوگا۔ بالخصوص شادی بیاہ میں۔

قسمت کی لکیر کی عدم موجودگی

ایسے ہاتھ بھی ہوتے ہیں جن پر قسمت کی لکیر ہوتی ہی نہیں۔ وہ بہت کامیاب ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بات بھی صاف ہے کہ وہ منہ میں چاندی کا چمچہ لے کر پیدا ہوتے ہیں۔ وہ صرف کھاؤ پیو عیش اڑاؤ کے قائل ہوتے ہیں۔ انگریزی میں ایک مقولہ ہے کہ فلاں شخص زندہ نہیں رہ رہا بلکہ محض گزر کر رہا ہے۔ یعنی اس شخص میں تگ و دو کا مادہ نہیں ہوتا۔ اس میں دولت حاصل کرنے کا جذبہ نہیں ہوتا۔ وہ محض جی رہا ہوتا ہے۔ صرف اس لئے جینا کہ چار دن کی زندگی بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست کا مصداق بن جائے۔ وہ صبح اٹھتے ہی پھر بستر پر دراز ہو جاتے ہیں۔ قسمت نے ان کے کھانے پینے کا سامان کر دیا ہوتا ہے۔ وہ اس کا برملا اظہار کرتے ہیں۔ اور اس طرح یہ دن گزار دیتے ہیں۔

باب ـــ ۱۲

شمسی لکیر سورج کی لکیر، اپالو کی لکیر

اس کو بخوبی ملاحظہ کرنا ہو تو تصویر نمبر ۱۳ دیکھیں۔ یہ چمک دمک، کامیابی کامرانی، بلند ستاروں کی لکیر ہے۔ لیکن صرف لکیر اپنی جگہ کلی طور پر اظہار نہیں کرتی۔ یعنی آپ صرف لکیر کو دیکھ کر کسی کے اقبال اور کامیابی اور کامرانی کا فیصلہ نہیں کر دیں گے، بلکہ اس ہاتھ کی قسم بھی ساتھ رکھیں گے جس پر وہ لکیر ہے۔ کچھ مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ مثلاً فلسفیانہ، مخروطی اور نفسیاتی ہاتھ پہ اگر یہ لکیر نمایاں اور واضح ہو تو یہ اتنی ہی کامیابیوں اور کامرانیوں کی حامل ہوگی جتنی کہ مربع اور چپٹے ہاتھ پر یہی لکیر کم واضح اور کم نمایاں ہوگی۔

میں نے اپنی اس کتاب میں اس لکیر کو شمسی لکیر کا نام اس لئے دیا ہے کہ یہ نام اس کی خصوصیات کو واضح کرتا ہے۔ اور صحیح اشارہ دیتا ہے۔ اگر قسمت کی لکیر بہتر ہے، روپیہ، مال دولت، عزت اور رتبہ کو ظاہر کرتی ہو تو اس کی موجودگی میں ان خصوصیات میں اضافہ ہوگا۔

شمسی لکیر کن صورتوں کو جلا بخشتی ہے

۱۔ قسمت کی لکیر اچھی ہے۔

۲۔ دوسری لکیروں کا انفرادی یا مشترکہ اثر بہتر حالات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

۳۔ ہاتھوں کی بناوٹ بہتر قسمت پر دال ہے۔

۴۔ ہاتھوں کی بناوٹ اچھی تصویر کی غمازی کرتی ہے۔

۵۔ ابھاروں کا کردار بہتر قسمت کی طرف ہو۔

شمسی لکیر کب بیکار ہوتی ہے

شمسی لکیر بے کار بھی ہو سکتی ہے۔

۱۔ اگر قسمت کی لکیر اچھی نہ ہو۔

تصویر نمبر ۲۴: بڑی لکیروں کی بناوٹ

۲۔ دوسری لکیریں بہتر تقدیر کی طرف اشارہ نہ کرتی ہوں۔

۳۔ ہاتھوں کی بناوٹ اچھی تقدیر پر دال نہ ہو۔

اگر ایسی صورت حال پیش آئے تو فرد آرٹ، فنون لطیفہ، لٹریچر کا دلدادہ ضرور ہوگا۔ لیکن ان پر کوئی روشنی نہ ڈال سکے گا یا اُس کا اپنا حصّہ ادب میں صفر کے برابر ہوگا

شمسی لکیر مندرجہ ذیل جگہوں سے اُبھر سکتی ہے۔

۱۔ عمر کی لکیر سے
۲۔ قمر کے ابھار سے
۳۔ مریخ کے میدان سے
۴۔ دماغی لکیر سے
۵۔ قلبی لکیر سے

شمسی لکیر کا عمر کی لکیر سے اُبھرنا

اگر شمسی لکیر عمر کی لکیر سے ابھرے یا اس لکیر سے ہو اور ہاتھ آرٹسٹک ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ زندگی کسی خوبصورت فرد پر فدا ہوگی۔ یا ایسا فرد خوبصورتی کو پسند کرے گا۔ جہاں بھی اسے میسر آئے۔ اگر باقی لکیریں اچھی ہوں گی تو ایسا آرٹ ادب اور لٹریچر میں نمایاں کامیابی حاصل کرے گا۔

شمسی لکیر کا قسمت کی لکیر سے ابھرنا

اگر شمسی لکیر قسمت کی لکیر سے ابھرے تو جو اندازہ قسمت کی لکیر کی بنا پر ایسی تاریخ، مہینہ یا سال یا مدّت معلوم ہوتی ہے کہ کامرانی کا آغاز ہوگا تو اس وقت سے کامرانی بڑھ چڑھ کر اس فرد کے پاؤں چومے گی۔ میں نے پہلے ہی لکھ دیا ہے۔ کہ یہ لکیر روشنی، چمک دمک اور کامیابی کی ہے نہ کہ آرٹ فن ادب کی۔

شمسی لکیر اور دماغی لکیر کا تعلق

دماغی لکیر ہی یہ بتا سکتی ہے کہ دولت میں اضافہ ہوگا یا ادب اور آرٹ میں ترقی ہوگی۔

نقرہ (قمر) کا ابھار اور شمسی لکیر

اگر یہ لکیر قمر کے ابھار سے آواز پذیر ہو۔ تو انفرادیت عظیم کامیابی اور نمایاں کامرانی کی مظہر ہوگی۔ لیکن یہ کامرانی دوسروں کی مرہون منت ہوگی۔ وہ افراد جن کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے ان کے بل بوتے اور سفارش پر کامیابی ہوگی۔ (ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۲۱ ج-ج)

اگر دماغی لکیر ڈھلوان ہو تو اس قسم کا فرد خیالی باتوں، شاعری اور ادب میں متوجہ ہو گا۔

مریخ کے میدان سے شمسی لکیر کا اُبھرنا

اگر لکیر مریخ کے میدان سے ابھرے تو کامیابی ضرور ہو گی لیکن پہلے تو ناکامیاں ہوں گی، مصائب ہوں گے، غلطیاں ہوں گی، لگاتار تنگ و دو کرنی پڑے گی۔

شمسی لکیر جب دماغی لکیر سے ابھرے

جب شمسی لکیر دماغی لکیر سے ابھرے تو کامیابی ضرور ہو گی لیکن اس میں کسی دوسرے فرد کا دخل نہ ہو گا۔ کسی سفارش کو ملحوظ خاطر نہ رکھا جائے گا۔ وہ فرد محض اپنی ذہانت کے بل بوتے پر ترقی کرے گا۔ لیکن یہ کامیابی زندگی کے دوسرے نصف حصے میں آئے گی۔

شمسی لکیر کا قلبی لکیر سے اُبھرنا

اگر شمسی لکیر قلبی لکیر سے ابھرے تو اس فرد کو آرٹ سے دلچسپی ہو گی۔ اگر ہم ایسے فرد کی عملی زندگی پر نظر ڈالیں تو زندگی کے آخری دور میں کامیابی آئے گی۔

شمسی لکیروں کا انگلیوں سے تعلق

اگر کسی ہاتھ میں تیسری انگلی کی لمبائی دوسری انگلی کے برابر ہو گی۔ دوسری انگلی جو زحل کی انگلی کہلاتی ہے۔ اور شمسی لکیر اس انگلی تک پہنچے تو وہ فرد جواری طبع کا مالک ہو گا۔ وہ زندگی کے ہر شعبہ میں جوا کھیلے گا۔

۱۔ وہ اپنی ذہانت کو داؤ پر لگا دے گا۔

۲۔ وہ اپنی دولت سے سٹہ کرے گا۔ جوا کھیلے گا۔

۳۔ وہ زندگی میں آنے والے مواقع کو داؤ پر لگا دے گا۔

۴۔ وہ احتیاط اور محتاط زندگی کا قائل نہ ہو گا

۵۔ دولت، حشمت، مقام، رتبہ اس کی نظروں میں کوئی وقعت نہ رکھے گا۔

اگر یہ لکیر سیدھی ہے تو فرد حساس ہو گا۔ لیکن اگر اسی ہاتھ میں دماغی لکیر بھی سیدھی ہو تو اس فرد کی فطرت مندرجہ ذیل ہو گی۔

۱۔ وہ امیر ہونا پسند کرے گا۔

۲۔ دولت کا پجاری ہو گا۔

۳۔ وہ اونچے رتبے کیلئے دوڑ لگائے گا۔

۴۔ وہ قوت اور اقتدار کا متلاشی ہو گا۔

شمسی ابھار پر لکیریں

تصویر نمبر ۲۱ ملاحظہ کریں۔ اس ہاتھ کے مطابق اگر شمسی ابھار پر بہت سی لکیریں ہوں گی، تو طبع آرٹسٹک ہو گی۔ لیکن خیالات کی اتنی بھرمار ہو گی کہ کامرانی ایک طرف رکھی رہ جائے گی۔ اس قسم کے افراد میں اتنا صبر بھی نہیں ہوتا کہ مشہوری حاصل کریں۔

شمسی لکیر پر ستارہ

اگر شمسی لکیر پر ستارہ ہو تو مزید کامیابی کا مظہر ہے۔ اور کامیابی یقینی ہے

شمسی لکیر پر مربع

کامیابی اور کامرانی دیکھ کر دوسرے جلیں، حسد کریں، حملے کریں تو یہ مربع اس کا سدِ باب کرے گا۔ (ملاحظہ کریں تصویر نمبر ۲۱)

شمسی لکیر پر جزیرہ

اگر شمسی لکیر پر جزیرہ ہو تو کامیابی اس وقت تک حاصل نہ ہو گی جب تک یہ دائرہ موجود ہے۔ لیکن اس میں فرد کا قصور نہ ہو گا دشمنوں کا سکینڈل ہو گا۔ جب دائرہ ہٹ جائے تو سمجھئے کہ سکینڈل ختم ہو گیا۔ کامرانی کا راستہ صاف ہو گیا۔

گہرا ہاتھ اور شمسی لکیر

اگر شمسی لکیر گہری ہتھیلی پر ہو تو اس کا کوئی اثر نہ ہو گا۔

شمسی لکیر کا فقدان

اگر ذہین کارکن، محنتی افراد کی ہتھیلی پر یہ لکیر ہو تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود لوگ اس کے کام کو پسند نہ کریں گے۔ اس قسم کے افراد عزت، عہدہ کے لائق ہوتے ہیں لیکن انہیں یہ حاصل نہیں ہوتا۔ شاید ان کی قبروں پر وہ پھول رکھے جائیں گے جو زندگی میں ان کے گلے ڈالے جانے کے قابل تھے۔

باب ـــــ ۱۳

صحت کی لکیر، جگر کی لکیر

دست شناسی کے ماہرین اس امر پر متفق نہیں ہیں کہ صحت کی لکیر کہاں شروع ہوتی ہے ایک طبقہ ایک جگہ بتاتا ہے تو دوسرا اس کی مخالفت کرتا ہے۔ وہ کسی اور جگہ کا نام بتاتا ہے دراصل اس لکیر کی پوزیشن ایک عرصہ سے متنازعہ مسئلہ رہا ہے۔ دوسری سائنسوں میں بھی متنازعہ مسائل ہوتے ہیں۔ لیکن ان میں سرکاری ادارے، سائنسی اور تحقیقی انسٹی ٹیوٹ کانفرنسیں، سیمینار اور مذاکرے ہوتے ہیں۔

جہاں اس سائنس کے چوٹی کے کارکنوں کو دعوتیں دی جاتی ہیں۔ ان کی آرا ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں تو دلائل اور وجوہات سنی جاتی ہیں۔ اور اس طرح اس مسئلہ پر ایک درمیانی راہ نکال کر سب کو اس سے مطلع کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اس طرح لٹریچر ایک مقام پر متفق نظر آتا ہے۔ لیکن دست شناسوں کو ایسی سہولت میسر نہیں ہے۔ یہاں ہر کس ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنائے بیٹھا ہے۔ وہ اپنے حال میں مگن ہے۔ اپنے آپ کو سچا سمجھتا ہے اور اپنے تجربات اور اپنی آراء کو بدلنے کو تیار نہیں ہے۔ اس لئے اس سائنس میں ترقی کی راہیں رکی ہوئی ہیں۔

میں نے اس لکیر پر تحقیق کی ہے۔ بچوں سے لے کر جوانوں کے ہاتھ دیکھ ڈالے۔ بلکہ بچوں میں ایسی لکیروں کا آغاز دیکھا اور اپنی تحقیق میں بچوں پر ان لکیروں کا عمر کے ساتھ ساتھ تبدیلیاں بھی دیکھیں۔

مصنّف کی رائے میں لکیر کا آغاز

اتنی بڑی تحقیق کے بعد میں اپنی رائے پیش کرتا ہوں۔ میری رائے میں یہ بنیاد سے ابھرتی ہے۔ یا عطارد کے ابھار سے پیدا ہوتی ہے۔ جب یہ نیچے عمر کی لکیر کی طرف بڑھتی ہے تو اس

بات کا اظہار کرتی ہے کہ جسم کے اندر بیماریوں کے جراثیم اور خفیہ بیماری کی پوزیشن کیا ہے۔ جب وہ عمر کی لکیر سے مل جاتی ہے تو یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے۔

صحت کی لکیر اور عمر کی لکیر کا اتصال

یہاں میں ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ جس طرح عمر کی لکیر بیان کرتے وقت واضح کیا گیا ہے کہ عمر کی لکیر صرف عمر کی طوالت ظاہر کرتی ہے کہ ایسا فرد قدرتی حالات کے تحت کتنی دیر زندہ رہے گا۔

لیکن صحت کی لکیر جوں جوں آگے بڑھتی ہے۔ بیماری کا خطرہ زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ دست شناس ایسے ہاتھ کو دیکھ کر خود گھبرا جاتے ہیں۔ وہ کبھی ہاتھ کی طرف دیکھتے ہیں اور کبھی اس فرد کی طرف، کیوں! کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد کی ظاہری صحت کسی بیماری کی مظہر نہیں ہوتی۔ دست شناس سمجھتا ہے کہ شاید اس سے غلطی ہو رہی ہے۔ لیکن حقیقت جھٹلائی نہیں جا سکتی۔

پھر وہ کہنہ امراض کے مریض ہیں۔ بیماری کے ستائے ہوئے۔ ان میں اکثر مرض الموت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ لیکن کسی معجزہ کے امکان کے مدنظر ہاتھ دست شناس کے آگے بڑھا دیتے ہیں۔ یہاں دست شناس کو احتیاط کی ضرورت ہو گی۔ ظاہر صورت موت کی گوئی کرتی ہے لیکن عملی طور پر ممکن ہے ایسا نہ ہو۔

اگر صحت کی لکیر گہری اور واضح ہو اور یہ لکیر عمر کے ساتھ اتصال کرے تو وہیں موت واقع ہو گی۔ خواہ اس کے بعد عمر کی لکیر کتنی ہی دراز کیوں نہ ہو کتنی ہی آگے نہ بڑھ جاتی ہو لیکن موت وہیں آئے گی۔ باقی کی عمر کی لکیر کا کوئی مطلب نہیں ہے۔

اگر اس قسم کی لکیر موجود ہو تو سیدھی ہونی چاہیئے اور سیدھی نیچے آنی چاہیئے۔ سب سے اچھی بات یہ ہے کہ سرے سے ایسی لکیر ہاتھ پر موجود نہ ہو۔ اگر ایسی لکیر نہ ہو تو صحت اچھی ہو گی۔ جسمانی حالت بھلی ہو گی۔ وہ فرد تندرست اور توانا ہو گا۔ اگر یہ ہاتھ پر موجود ہے تو کوئی نہ کوئی چیز جسم کے اندر موجود ہے جس کا مداوا کرنا چاہیئے۔

جب یہ عمر کی لکیر سے آگے ملے تو موت نہ سہی اس سے کم کوئی چیز ضرور ہے (ملاحظہ ہو تصویر نمبر ۱۷-۱۸-۱۹)

صحت کی لکیر کا قلبی لکیر سے آغاز

اگر صحت کی لکیر کا آغاز قلبی لکیر سے ہو اور وہ عطارد کے ابھار سے نکلے اور الگ یا زندگی کی لکیر کے ساتھ جائے تو یہ دل کی بیماری کی پیش گوئی کرتی ہے۔ اگر یہ لکیر پھیکی ہو اور چوڑی ہو تو سمجھئے دورانِ خون کمزور ہے اور دل کی بیماری ہے۔

اگر یہ لکیر جب قلبی لکیر سے شروع ہو اور سرخ ہو، ناخن چھوٹے اور چپٹے ہوں تو دل کی بیماری واضح، صاف بلکہ کئی مرتبہ مسلّم ہو گی۔

جب یہ بے قاعدہ مڑی ہو تو فرد جگر کی بیماریوں کا مریض ہو گا۔ وہ شاید یرقان میں مبتلا ہو، جگر بڑھ گیا ہو۔ اگر چھوٹے چھوٹے سیدھے ٹکڑوں سے مل کر بنی ہو تو ہاضمہ کی خرابی ہو گی۔ بد ہضمی ہو گی۔ کھانا ہضم نہ ہو گا۔ مریض عام طور پر انتڑیوں کی بیماریوں میں مبتلا رہتا ہے۔ (تصویر نمبر ۱۹ ت ـ ت)

اگر چھوٹے چھوٹے جزیرے بنتے ہوں، ناخن لمبوترے ہوں تو فرد پھیپھڑوں کی بیماریوں میں مبتلا ہو گا۔ ممکن ہے دق کا مریض ہو۔ (تصویر نمبر ۲۰ ت ـ ت)

اگر جزیرے بنیں لیکن ناخن چوڑے ہوں تو گلا خراب ہو گا۔ اگر لکیر درمیان سے غائب ہو لیکن دل اور عمر کی لکیر سے ملتی نظر آئے تو دماغی بخار ہو گا۔ گیس ہو گا۔

سیدھی صحت کی لکیر جو نیچے ہاتھ کی طرف جائے ممکن ہے اس بنا پر صحت اچھی بھی نہ ہو تاہم یہ اچھا ہے۔ اس قسم کا فرد کسی حد تک صحت میں رہتا ہے۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ لکیر ہاتھ کو کراس کرے۔ یہ باب طالب علم کی رہنمائی کرتا ہے لیکن صرف اس لکیر کی بنا پر کسی بیماری کی تشخیص نہ کر دی جائے۔ بلکہ مندرجہ ذیل باتیں ضرور دیکھی جائیں۔ اور ان کا تعلق قائم کیا جائے۔

۱۔ ہاتھ کے دوسرے حصے ملاحظہ کریں۔
۲۔ اگر زندگی کی لکیر زنجیر نما ہے تو صحت پہلے ہی کمزور ہو گی۔
۳۔ دماغی لکیر جو دماغی امراض کا اظہار کرے۔
۴۔ ناخنوں کا امتحان کریں۔
۵۔ تمام وہ باتیں جو ناخنوں، لکیروں اور انگلیوں میں صحت کے متعلق بیان کی گئی ہیں۔

عام دست شناس ہاتھوں پر نظر ڈالتے ہی ایک علامت کی بنا پر فیصلہ دے دیتے ہیں

ان کا حال طبیبوں اور ڈاکٹروں کا سا ہے جو ایک بڑی علامت سے مرض تشخیص کر کے برملا اپنی تشخیص کا اعلان کر دیتے ہیں۔

کسی زمانہ میں طبیب اور ڈاکٹر ایک ایک مریض کے امتحان پر گھنٹے خرچ کرتے تھے آج یہ بات قصۂ پارینہ بن کر رہ گئی ہے۔ اسی طرح دست شناس بھی کبھی غور کرتے تھے۔ آج وہ بھی ایک علامت کے پیچھے بھاگتے ہیں۔

اور پھر یاد رکھیں ایک علامت بڑی سخت ہے اور وہ ہے موت اس کا اظہار سوچ سمجھ کر کریں۔

باب ـــــ ۱۴

صحت کی مددگار لکیر

اس لکیر کو صحت کی مددگار لکیر بھی کہتے ہیں۔ یہ کئی دفعہ صحت کی لکیر کے ساتھ غلط ملط ہو جاتی ہے۔ اس لکیر کو ہتھیلی سے نیچے کلائی کی طرف آنا چاہیئے۔

اگر صورت یہ ہو تو جذبات پر دباؤ پڑتا ہے۔ اگر یہ ہتھیلی سے گزر کر قمر کے ابھار کی طرف آئے تو عظیم بیماری ہے۔ عمر ختم ہونے کا ڈر ہے۔ (ملاحظہ کریں تصویر نمبر ۱۔ ح-ج)

وجدانی لکیر

اس قسم کی لکیر مندرجہ ذیل تین قسم کے ہاتھوں پر ملتی ہے۔

۱۔ فلسفیانہ ہاتھ ۲۔ مخروطی ہاتھ ۳۔ نفسیاتی ہاتھ

یہ لکیر مربع اور چپٹے ہاتھوں پر کم ملتی ہے۔ یہ نیم دائرہ کی شکل کی ہوتی ہے۔ اور عطارد کے ابھار سے قمر کے ابھار تک نیم دائرہ بناتی ہے۔ عام طور پر یہ صحت کی لکیر کے نزدیک ہوتی ہے۔ لیکن خود کبھی واضح اور گہری حالت میں پائی جاتی ہے۔ یہ لکیر مندرجہ ذیل خواص پیش کرتی ہے۔

۱۔ متاثر ہونے والی طبع
۲۔ فرد نزدیکی ماحول سے متاثر ہوتا ہے۔
۳۔ اس کی طبع میں وجدانی کیفیت ہوتی ہے۔
۴۔ اسے عجیب و غریب خواب آتے ہیں۔
۵۔ اسے بار بار تنبیہ ہوتی ہے۔
۶۔ وہ مستقبل کے خطرات کا احساس کر سکتا ہے۔
۷۔ وہ مستقبل کے متعلق کچھ پیش گوئی کر سکتا ہے۔

۸۔ اس قسم کے افراد عوام میں پیر فقیر مشہور ہو جاتے ہیں۔ لیکن سائنس دان ان کے خواص کو محض اتفاق کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔ وہ تسلیم نہیں کرتے کہ ایسا فرد آنے والے واقعہ کو خواب میں دیکھ سکتا ہے۔ وہ یہ نہیں مانتا کہ اپنی وجدانی طبع کے طفیل ایسا فرد پردے کے پیچھے دیکھ سکتا ہے۔

۹۔ طبیب اور ڈاکٹر ایسے افراد ہوتے ہیں جن کے ہاتھ مربع اور چپٹے ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی محنت کی بنیاد پر قائم کی ہوتی ہے۔ وہ کسی وجدان، معجزہ، بشارت کو خاطر میں نہیں لاتے۔ لیکن اس قسم کے لوگوں کے ہاتھ مخروطی اور نفسیاتی ہوتے ہیں۔ یہ ایک اور ہی طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ لکیر اگر موجود ہو تو کچھ اور طبع کے مالک بن جاتے ہیں۔

باب ــــ ۱۵

زہرہ کا حلقہ

زحل کا دائرہ اور تین چوڑیاں

اگر آپ تصویر نمبر ۱۳ دیکھیں تو آپ کو ٹوٹا پھوٹا نیم دائرہ سا ملے گا جو پہلی اور دوسری انگلی کے درمیان شروع ہوتا ہے اور تیسری اور چوتھی کے درمیان ختم ہوتا ہے۔

اگر آپ دست شناسوں کی کتابیں پڑھیں تو ان میں آپ کو کئی ڈار باندھے گئے ملیں گے یہ دائرہ شہوانی جذبات کا حامل ہے۔ جس فرد میں یہ دائرہ واضح ہوگا وہ بڑا شہوت پسند ہوگا۔ جس میں ذرا ٹوٹا پھوٹا ہوگا وہ اتنا شہوت پسند نہ ہوگا۔

میں نے اس ضمن میں بھی تحقیق سے کام لیا۔ ہزاروں مردانہ اور زنانہ ہاتھ دیکھ ڈالے ان سے سوالات کیے۔ ان کے جوابات ریکارڈ کیے۔ ان سے نتیجے نکالے۔ میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں۔

۱۔ عام ہاتھوں میں یہ حلقہ شہوانی جذبات کا حامل نہیں۔

۲۔ بڑے اور چوڑے ہاتھوں میں ایسا ضرور ہے۔

اس قسم کا حلقہ دو قسم کے ہاتھوں پر عام ملتا ہے۔

۱۔ مخروطی ہاتھ ۲۔ نفسیاتی ہاتھ

اس قسم کے ہاتھوں پر جب یہ حلقہ دیکھا جاتا ہے تو ان افراد کی فطرت مندرجہ ذیل خصوصیات کی حامل بن جاتی ہے۔

۱۔ اس قسم کے افراد ذہین ہوتے ہیں۔

۲۔ بہت حساس ہو جاتے ہیں۔

۳۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ کرتے ہیں۔

۴۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ان کا موڈ خراب ہو جاتا ہے۔

۵۔ وہ بہت جلد خوش ہوتے ہیں یا بگڑ جاتے ہیں۔

اگر حلقہ کہیں سے ٹوٹا نہ ہو

۱۔ فرد عظیم تر حساس ہوتا ہے۔

۲۔ عورتوں میں ہسٹیریا دیکھا جاتا ہے۔

۳۔ ایسے افراد دل شکستگی اور آزردگی کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔

زہرہ کا حلقہ اور شادی کی لکیر کا اتصال

اگر یہ حلقہ آخری یعنی چھوٹی انگلی کے نیچے تک چلا جائے۔ اور اس کا اتصال شادی کی لکیر سے ہو جائے۔ ملاحظہ فرمائیں تصویر نمبر ۱۶ K-K۔ تو شادی کی مسرت ختم ہو جائے گی یا شادی کی خوشیوں پر برا اثر پڑے گا۔ اس چیز میں مزاج بڑا کارفرما ہوگا۔ کیونکہ حلقہ کے اثر سے مزاج بڑا تلخ ہو چکا ہوگا۔ اگر اس قسم کے مزاج والے لوگ اتنے بااصول اور صحیح ہوتے ہیں کہ ان کے ساتھ زندگی گزارنا مشکل ہو جاتا ہے۔

اگر ایسی نشانی کسی آدمی کے ہاتھ پر ہوگی تو ایسا فرد اپنی بیوی میں اتنی خوبیوں کا متلاشی ہوگا جتنے تارے آسمان پر ہیں۔

زحل کا دائرہ

زحل کا دائرہ تصویر نمبر ۱۲ میں دکھایا گیا ہے۔ یہ کبھی کبھار دیکھا جاتا ہے ہاتھ پر اس کی موجودگی اچھا نشان نہیں ہے۔ میں نے ایسے فردوں کا بڑے غور سے اور متواتر مشاہدہ کیا ہے۔ جن کے ہاتھوں پر یہ نشان تھا۔ لیکن میں نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ ایسا فرد کامیاب ہوا ہو۔ یہ تقدیر کے ابھار کو اس طرح کاٹ کر رکھ دیتا ہے کہ جس چیز کی تمنا یہ تمام عمر کرتے ہیں وہ انہیں کبھی حاصل نہیں ہوتی۔ دراصل اس ناکامی میں ان کے مزاج کو بڑا دخل ہوتا ہے۔ ان میں کئی خوبیاں ہوتی ہیں۔ ان افراد کے خیالات اور منصوبوں کی انتہا نہیں ہوتی۔ لیکن وہ کبھی کسی راہ پر استقامت نہیں دکھاتے۔ جو کام شروع کرتے ہیں راستے میں ادھورا چھوڑ دیتے ہیں۔

تین چوڑیاں

میں نے اس ضمن میں خود تحقیق کی ہے۔ ہزاروں ہاتھ دیکھ ڈالے ہیں۔ میرے خیال میں چوڑیاں دست شناسی کے نکتہ نگاہ سے زیادہ اہم نہیں ہیں۔ البتہ ان میں ایک خاص نکتہ ہے۔ اور میں نے اکثر اُسے سچ اور صحیح پایا ہے۔

میں نے جب دست شناسی کا آغاز کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ کئی مرتبہ پہلی چوڑی بہت اونچی ہوتی ہے۔ بلکہ ہتھیلی تک پہنچ جاتی ہے۔ ایک ہاتھ میں تو انتہا ہو گئی۔ تصویر نمبر ۱۶-۲۴-۲۶ دیکھیں یہ کس طرح درمیان میں ابھرتی ہے۔ درمیانی حصہ ہتھیلی کے اندر ہے۔ میں نے اپنی تحقیق کے دوران دیکھا کہ ایسی عورتوں میں یہ نشانی پیدائش کی تکلیف کے متعلق ہے۔ ایسی عورتوں کو بچوں کی پیدائش کے وقت تکلیف ہوتی ہے۔ اب میں اپنے تجربات کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔

۱۔ اس لکیر کی صرف موجودگی کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتی۔
۲۔ اگر پہلی چوڑی ہتھیلی تک پہنچ جائے تو تکلیف کا موجب ہوتی ہے۔
۳۔ ایسی چوڑی جب عورتوں میں ہو تو بچہ کی پیدائش تکلیف سے ہو گی۔
۴۔ پیدائش کے بعد کوئی بیماری پیدا ہو سکتی ہے۔
۵۔ لیکن عام طور پر مناسب علاج سے تندرستی حاصل ہو گی۔

صحیح مقام پر چوڑیاں

اگر یہ چوڑیاں صحیح مقام پر رہیں، واضح اور گہری ہوں تو وجہ تشویش نہیں۔ بلکہ،

۱۔ ایسا فرد صحت مند ہو گا۔
۲۔ جسمانی لحاظ سے تنومند ہو گا۔
۳۔ جسمانی کام ٹھیک سرانجام دے گا۔ ۴۔ اسے اپنے آپ اور اپنی صحت پر اعتماد ہو گا۔

دست شناسوں کی دوسری کتابوں میں کئی باتیں بھی چوڑیوں کے متعلق لکھ ڈالی گئی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں۔

۱۔ دست شناسی قیافہ اور اندازوں کا علم نہیں۔ ۲۔ یہ سائنس ہے
۳۔ چند سطور میں نتیجہ لکھنے سے پیشتر ہزاروں ہاتھ دیکھ کر اعداد و شمار اکٹھے کرنے ہوتے ہیں۔
۴۔ میں نے چوڑیوں پر انہی خطوط پر کام ہے۔
۵۔ میرے پاس ثبوت ہیں اور میں اپنی رائے پر قائم ہوں۔

باب ۱۶

شادی کی لکیر

شادی ! انسان کی زندگی میں بڑا اہم واقعہ ہے۔ زندگی کے کچھ واقعات اور کچھ واقعات کے اثرات شادی پر انجام پذیر ہوتے ہیں۔ شادی باقی ماندہ زندگی پر بہت اہم اثرات چھوڑتی ہے لیکن میں نے دست شناسی کی کئی کتابیں دیکھی ہیں۔ ان میں شادی پر تفصیلی باب نہیں لکھے گئے۔ اس لئے میں اس باب کے ذریعے کوشش کرتا ہوں کہ جو خامی دوسری کتابوں میں رہ گئی ہے۔ وہ اس میں نہ رہے۔

اگر آپ تصویر نمبر ۱۳ کو دیکھیں تو آپ کو عطارد کے ابھار پر نشان یا نشانات ملیں گے۔

کیا ہاتھ شادی کی رسومات کا مظہر ہے

میں یہاں ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں شادی چند رسومات کا نام نہیں ہے۔ کسی ہندو خاندان میں چند پھیرے، عیسائی خاندانوں میں گرجوں کے اندر پادری کے چند بول، یا کسی مسلمان مولوی کے چند بول ظاہری طور پر اور مذہبی طور پر شادی کی رسم کہے جا سکتے ہیں۔ لیکن وہ ہاتھ پر کوئی اثر نہیں چھوڑتے۔ لیکن شادی زندگی میں اہم ترین موڑ ہے۔ اس کے اپنے اثرات ہوتے ہیں۔ یہی اثرات ہاتھ پر اپنا نقش بٹھاتے ہیں۔ اس لئے شادی کی پیش گوئی کی جا سکتی ہے۔

کیا شادی کی تاریخ مقرر ہوتی ہے

ایک دست شناس کے سامنے کنوارا لڑکا یا لڑکی جب ہاتھ بڑھاتا ہے تو دست شناس اس فن کی بجائے علم نفسیات کا سہارا لیتا ہے۔ بلکہ ہاتھ سے زیادہ بعض اوقات دل کی دھڑکن اور نبض پر انحصار کرتا ہے۔ وہ نفسیاتی طور پر یہ سمجھتا ہے کہ لڑکا یا لڑکی یہ

یہ جاننا چاہتی ہے کہ اس کی شادی کب ہو گی۔ لڑکا یا لڑکی زبان پر نہیں لاتے اور گول مول الفاظ میں ادھر اُدھر کی باتیں پوچھتے ہیں۔ لیکن دست شناس بھی ایک کایاں ہوتا ہے۔ وہ دوسری لکیروں کے متعلق کچھ اول فول بتا کر شادی کی لکیر کی طرف آ جاتا ہے۔ شادی کا نام سنتے ہی ان کی نبض تیز ہو جاتی ہے۔ ان کا سانس تیزی سے چلتا ہے۔ ان کی آنکھوں میں چمک آ جاتی ہے اور دست شناس لڑکے یا لڑکی کی معاشی اور معاشرتی حالت دیکھ کر کچھ فرضی سی پیش گوئی کر دیتا ہے۔

لیکن صحیح دست شناس تو ایسا نہیں ہوتا۔ وہ ایک سائنس ہوتا ہے۔ جس نے تجربات کی بنا پر آراء قائم کی ہوتی ہیں۔ وہ اپنی پیش گوئی کی بنیاد حقائق پر رکھتا ہے۔ اور یہ پیش گوئی صحیح ثابت ہوتی ہے۔

بعض لوگ یہ تسلیم نہیں کرتے کہ دست شناسی کا فن شادی کی تاریخ بتا دینے پر قادر ہے میں عرض کروں گا کہ ہمارے چہار اطراف میں کئی راز پوشیدہ ہیں۔ ایک بڑا سا مقناطیس ایک کمرے میں لا کر رکھنے سے کمرے کا ہر لوہے کا ٹکڑا کیوں چھوٹا سا مقناطیس بن جاتا ہے بجلی کی کرنٹ کس طرح پانی کے اندر پھیل جاتی ہے۔ ہوائی لہریں کس طرح تار کے بغیر پیغام ہزاروں میلوں تک لے جاتی ہے۔ یہ لوگ جواب دیں گے ہمیں معلوم نہیں۔ ہمیں قدرت کے بہت سے قوانین کا علم نہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ جب آپکو قدرت کے تمام رازوں کا علم نہیں تو آپ کس طرح بڑے آرام سے کہہ دیتے ہیں کہ آپ شادی کی پیش گوئی کس طرح کر سکتے ہیں۔ میں اس ضمن میں اپنا نظریہ پیش کرتا ہوں۔

۱۔ دنیا ایک وسیع و عریض خلا کا نام ہے۔
۲۔ اس میں کروڑوں افراد موجود ہیں۔
۳۔ وہ اپنے اثرات خلا پر ڈالتے ہیں۔
۴۔ ایک طبقہ کے اثرات دوسرے طبقہ اور افراد پر پڑتے ہیں۔
۵۔ ان میں متوقع شادی بھی شامل ہے۔
۶۔ شادی کے اثرات جسم کے اندر داخل ہوتے ہیں۔

تصویر نمبر ۲۵: بڑی لکیروں کی بناوٹ

۷۔ جسم اور ہاتھ کا تعلق بیان کیا جا چکا ہے۔

میرا دوسرا نظریہ یہ ہے کہ شادی کی لکیریں انفرادی طور پر یہ حتمی فیصلہ نہیں دیتیں۔ بلکہ ان لکیروں کے اثرات سے ملا کر کوئی حتمی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ مثلاً قسمت کی لکیر یا عمر کی لکیر کو بھی شادی کی لکیر کے ہمراہ مطالعہ کرنا ہوگا۔

عطارد کے ابھار پر نشانات

اب ہم ان نشانات کا ذکر کرتے ہیں۔ جو عطارد کے ابھار پر ملتے ہیں۔ اور جنہیں انفرادی طور پر شادی سے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ یہاں دو قسم کی لکیریں ملتی ہیں۔

۱۔ لمبی (مطابق تصویر نمبر ۱۸ ق)
۲۔ چھوٹی (مطابق تصویر نمبر ۱۸ ب)

لمبی لکیر شادی کے مطابق ہوتی ہے۔ اگر لمبی لکیریں زیادہ ہوں تو زیادہ شادیاں ہوتی ہیں اگر لکیر چھوٹی ہو تو کسی فرد کی محبت نصیب ہوگی۔ بات کورٹ شپ، لمبی ملاقاتوں بلکہ منگنی تک پہنچے گی۔ لیکن شادی نہ ہو سکے گی۔

اگر شادی کی لکیر کا تعلق عمر یا قسمت کی لکیر سے ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ زندگی میں ترقی کب حاصل ہوگی۔ مرتبہ کب بلند ہوگا۔

شادی کی عمر

اگر شادی کی لکیر عطارد کے ابھار پر ہو تو پتہ چل سکتا ہے کب ہوگی۔ کس عمر میں ہوگی۔ زندگی کے کون سے حصے میں ہوگی۔ اب سوال یہ ہے کہ بات کس طرح معلوم کی جائے۔ اس کا تعین کرنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ صرف دوسری لکیروں سے اس کا تعلق بنانا اور تعلق جاننا ضروری ہے۔

اگر شادی کی لکیر قلبی خط کے نزدیک ہو تو شادی جلدی ہوگی یعنی چودہ تا پندرہ سال کی عمر میں۔ ہو سکتا ہے کہ پندرہ تا اکیس سال کے درمیان ہو۔
اگر ابھار کے مرکز کے قریب ہو۔ اکیس تا اٹھائیس سال کے درمیان ہوگی۔
اگر ابھار کے تین چوتھائی اوپر والے حصے میں ہو تو ۲۸ تا ۳۵ سال کی عمر کے درمیان شادی ہوگی۔
اگر ابھار کے خاتمہ پر ہو تو ۴۵ تا ۵۰ سال تک شادی ہونے کے امکان ہو سکتے ہیں۔

قسمت اور عمر کی لکیر کے اثرات

ہم نے قلبی لکیر سے تعلق کی بنا پر شادی کی عمر کے اندازے دیئے ہیں۔ لیکن قسمت کی لکیر اور عمر کی لکیر کے اثرات اور بھی زیادہ ہیں۔ کیونکہ تبدیلیوں اور اثرات کا بہتر پتہ لگ سکتا ہے۔

شادی منفعت بخش ہوگی۔ روپیہ اور دولت لائے گی۔ اگر قسمت کی لکیر سے ایک بڑی واضح اور گہری لکیر قمر سے بڑھے (ملاحظہ کریں تصویر نمبر ۲۰ ھ۔ ط) اور شادی کی لکیر عطارد کے ابھار پر بھی واضح ہو۔

اگر شادی کی لکیر پہلے قمر کے ابھار پر سیدھی چلی جائے اور پھر قسمت کی لکیر سے آملے تو شادی محبت کی بجائے محض شوق کا سامان ہوگی۔ وہ من کی موج ہوگی۔ ممکن ہے شادی کرنے والے متلون مزاجی کا شکار ہوں۔

اگر شادی کی لکیر قسمت کی لکیر سے بھی زیادہ واضح اور گہری ہو تو جس فرد سے شادی ہوگی وہ زیادہ طاقت اور زور آور ہوگا۔ اس کی شخصیت واضح ہوگی۔ اس میں اپنی انفرادیت ہوگی۔

اگر شادی کی لکیر قسمت کی لکیر کے متوازی چلتی جائے۔ (مطابق تصویر نمبر ۲۰) تو سمجھئے کہ جس فرد کے ساتھ اس کی شادی ہوگی وہ پہلے مرے گا۔

اگر شادی کی لکیر خم کھائے اور خم میں چلیپا ہو تو وہ فرد جس سے شادی ہوگی کسی حادثہ کا شکار ہو کر مر جائے گا۔ اگر خم سادہ ہو رخ نیچے ہو تو اس کی زندگی کا ساتھی آہستہ آہستہ دم توڑے گا۔ ممکن ہے وہ کسی مرض میں مبتلا ہو جائے تو اس کی صحت متواتر خراب رہے۔

شادی کی لکیر میں جزیرہ

ہم دوسری لکیروں میں جزیروں اور ان کے اثرات کا ذکر کر چکے ہیں۔ اگر شادی کی لکیر میں جزیرہ پیدا ہو جائے تو ازدواجی زندگی پر مصیبت آئے گی۔ میاں بیوی کے درمیان ناچاقی ہوگی۔ اور جب تک جزیرہ قائم رہے گا۔ مصیبت موجود رہے گی۔

شادی کی لکیر کا کانٹا نما اختتام

اگر شادی کی لکیر کانٹا نما دو لکیروں یا دو شاخوں پر ختم ہوتی ہے اور کانٹے کی شاخوں کا رخ نیچے ہتھیلی کی طرف ہے (ملاحظہ ہو تصویر نمبر ۱۹ ص) تو اس کا مطلب طلاق ہوگا۔ یا قانونی طور پر آپس میں جدائی ہو جائیگی۔

یہ چیز اور بھی واضح اور سچی ہو جائے گی۔ اگر ایک چھوٹی اور معمولی سی لکیر مریخ کے میدان تک بڑھتی جائے یعنی اس لکیر سے نکل کر ہتھیلی تک (مطابق تصویر نمبر ۱۹ ک۔ک)۔

شادی خطرناک ثابت ہوگی۔

اگر شادی کی لکیر میں جا بجا جزیرے ہوں۔ اس لکیر سے معمولی سی لکیریں نکل کر نیچے جائیں تو ایسے فرد کی شادی مصیبت کا سامان ہوگی۔ خطرات کی حامل ہوگی۔ تکلیف اور پریشانی کا موجب ہوگی۔ ایسے فرد کو تنبیہ کر دیں کہ شادی نہ کرے۔ اگر شادی کی لکیر اچانک ٹوٹ جائے تو سمجھیے کہ شادی کا بندھن ٹوٹ جائے گا۔ طلاق ہوگی۔

مشہور و معروف شریک زندگی

اگر شادی کی لکیر سے ایک اور لکیر نکل کر سورج کے ابھار کی طرف جاتی ہو یا سورج کی لکیر میں جاتی ہو تو جس فرد سے شادی ہوگی وہ سورج کی طرح تاباں ہوگا۔ معروف ہوگا۔ دنیا اسے جانتی ہوگی۔

منحوس شادی

اگر شادی کی لکیر نیچے کی طرف رخ کرے (ملاحظہ کریں تصویر نمبر ۲۱ م۔م) اور قلبی حظ کو کاٹتی ہوئی نیچے چلی جائے تو وہ فرد شادی ایسے فرد سے کرے گا۔ جس کی بدولت اس کی رسوائی ہوگی۔ اس کی شہرت کو دھکا لگے گا۔ وہ شادی کی بدولت پہلی سی عزت اور ساکھ قائم نہ رکھ سکے گا۔

شادی میں رکاوٹ

اگر ابھار کے اوپر سے کوئی خط یا لکیر نیچے کی طرف آئے اور شادی کی لکیر کو کاٹتا ہوا نیچے نکل جائے تو کئی اثرات شادی کی راہ میں حائل رہیں گے۔ ممکن ہے شادی رکی رہے حتیٰ کہ کاٹنے والی تصویر مدھم ہو جائے یا ختم ہو جائے۔ (ملاحظہ ہو تصویر نمبر ۱۸ - م)

شادی کے بعد محبت کا آغاز

اگر شادی کی لکیر کے متوازی ایک اور لکیر شادی کے بعد پیدا ہو جائے تو سمجھئے کہ جس فرد کے ہاتھ پر ایسی لکیر موجود ہے محبت کرتا رہے گا۔ ایسی لکیر کامیاب شادی کی ضامن ہے۔ وہ گھر کی جنت بناتی ہے۔ خوشگوار زندگی کا آغاز کرتی ہے۔

شادی موجودہ دور میں

بطور دست شناس میرا مقام یہ نہیں ہے کہ میں شادی کے قوانین اور طرز عمل کا ذکر کروں یا ان بندھنوں کا ذکر کروں جو زن و مرد شادی کے نام سے باندھ لیتے ہیں۔ اور اس ضمن میں جب میں نے ہزاروں ہاتھ دیکھ ڈالے۔ ملاحظہ کئے نتیجے نکالے۔ زیادہ تفصیلات مرد و زن سے حاصل نہ ہوئیں۔ جب کبھی میں نے ان سے پوچھا کہ شادی کی تفصیلات بیان کرو تو جواب ملتا:

"آپ اتنے پڑھے لکھے ہیں۔ آپ کو سب کچھ معلوم ہے۔"

میں نے مسکراتے چہروں کے عقب میں مایوس دل دیکھے۔ روشن پیشانیوں کے پیچھے غمگین دل معلوم کئے۔ میں نے بظاہر ہنستے ہوئے دلوں کو روتے ہوئے سنا۔ میری رائے میں سب سے بڑا مذاق شادی ہے۔

پروٹسٹنٹ مذہب میں طلاق موجود ہے لیکن نئے جوڑے کو شادی کا سرمن دیتے ہوئے پادری یہ کہتا ہے کہ خدارا کبھی جدا نہ ہونا۔

رومن کیتھولک مذہب میں طلاق بہت ہی مشکل کام ہے۔ یہ پوپ کی مدد سے ملتی ہے اس سے آپکو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ جو جوڑے طلاق لینا چاہتے ہیں، ان کے لئے طلاق کتنا بڑا مسئلہ ہوتا ہے۔ میں مذہب کا مخالف نہیں ہوں۔ میں مذہب کو پسند کرتا ہوں لیکن خدارا ان پابندیوں کو دیکھئے کہ مرد طلاق دینا چاہتا ہے۔ عورت طلاق لینا چاہتی ہے۔ دونوں ایک دوسرے سے اکتا چکے ہیں ایک دوسرے سے تنگ آ چکے ہیں۔ ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں۔ بھاری اور عظیم نفرت لیکن پھر بھی ایک ہی جوئے میں جتے ہوئے ہیں۔ جس طرح دو بیل جوڑ دیئے جاتے ہیں۔ ان سے کوئی نہیں پوچھتا کہ آیا تمہیں دوسرے کا قرب پسند ہے۔

اس تمام کو دیکھئے، اس مجبوری کو دیکھئے اس نے کیا اثر ڈالا ہے ایک زمانہ تھا۔ دنیا میں بڑے بڑے صداقت پیشہ لوگ تھے۔ عورتیں شریف زادیاں تھیں۔ لیکن آج سوسائٹی میں کیا کیا ہو رہا ہے۔ کیا کیا گل کھل رہے ہیں۔ کون کون سی مجبوریاں ہیں کون سی رکاوٹیں ہیں جس نے انسانیت کی مرضی کو ظلم کی قربان گاہ پر چڑھا دیا ہے۔

آج مرد ظالم ہے۔ عورت سوگوار ہے، وہ اپنے مرد سے ڈرتی ہے، لرزاں ہے۔

آج کے بچے مسرت و شادمانی کے پیکر نہیں۔ ان کے رخسار پھیکے ہیں۔ آیئے! ہم ایک اور دور کا آغاز کریں۔ آیئے پہلے قدرت کا مطالعہ کریں۔ وہ حسین اور خوبصورت قدرت جس میں قوانین اتنے سخت نہیں ہیں کہ زندگی دوبھر ہو جائے۔ اس قدرتی فضا میں ہم ایک دوسرے کا مطالعہ کریں اس مطالعہ پر بھی ہم اتنا ہی وقت صرف کریں جتنا ہم نے لباس کے مطالعہ اور خوشامد پر خرچ کیا ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ لڑکے اور لڑکیاں اپنی مرضی سے شادیاں کریں۔ لیکن انسان غلطی کا پتلا ہے بعض سے غلطی ہو بھی سکتی ہے۔ اگر غلطی ہو جائے تو شادی مستقل بندھن نہ ہو۔ یہ ایسی زنجیر نہ ہو جو کاٹی نہ جا سکے۔ یہ ایسا نظام ہو جو مرد و زن آسانی سے دور ہو سکیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ یہ لوگ بال بچہ دار نہیں لیکن بچے پیدا کرنے کے بعد ان کی ذمہ داریاں بھی سنبھالیں۔ بچوں کی ذمہ داریاں آج دنیا کا سب سے اہم مسئلہ ہے۔ یہ سوسائٹی اچھائی کی تعلیم دے۔ لیکن مقصد اچھائی اور بہتری ہو۔ تاکہ مالی منفعت اور حماقت کا سبق دیا جائے لیکن مقصد صداقت ہی ہو۔ معاشرہ میں ملازمین کا مقام بھی اہم ہے۔

میں ایک دست شناس ہوں۔ میں شادی کے مسئلہ پر اپنے تجربات کی روشنی میں بہت کچھ بتاتا لیکن دست شناس ہوتے ہوئے بھی میں یہ چاہتا ہوں کہ دنیا کا نظام بدلا جائے۔ تاکہ جب منحوس شادی کی پیش گوئی ہو تو شادی نہ کی جائے۔ اور شادی شدہ جوڑے کو شادی میں مصیبت معلوم ہو تو جوڑے کے افراد الگ الگ ہو جائیں۔

میں دست شناس ہوتے ہوئے بھی مستقل اثر کا قائل نہیں۔ اس لئے۔

۱۔ اثر لیجئے۔
۲۔ پیش گوئی کو سمجھیے۔
۳۔ اپنی قسمت بنانے کی کوشش کیجئے۔

شاید آپ کی متواتر کوشش سے تقدیر بدل جائے۔

باب — ۱۷

بچّوں کی پیدائش

دست شناسی کی عام کتب میں بچوں کی پیدائش پر روشنی نہیں ڈالی جاتی۔ یہ مضمون تشنۂ تکمیل رہ جاتا ہے۔ میں نے عامیانہ قسم کے دست شناسوں کو دیکھا ہے۔ وہ محض فرضی طور پر بچوں کی پیدائش کے متعلق کچھ نہ کچھ کہہ ڈالتے ہیں حقیقت میں ان کا علم صفر ہوتا ہے یا محدود ہوتا ہے۔

میں نے یہ کتاب سائنسی روشنی اور ہزاروں تجربات کے بعد لکھی ہے جس طرح اہم لکیروں کا گہرا مطالعہ، ان کا ایک دوسرے سے تعلق، اس کے اثرات کچھ تفصیلات بتا دیتے ہیں اسی طرح بعض نشانیوں سے بچوں کی پیدائش کا پتہ چلتا ہے۔

جب میں یہ کتاب لکھنے بیٹھا تو مجھے کئی گوشوں سے درخواست کی گئی کہ اس موضوع پر ضرور روشنی ڈالوں اور اپنے تجربات کو صفحہ قرطاس پر پیش کروں لیکن میرے سامنے اپنی مشکلات ہیں۔ بچوں کے ضمن میں جو نشانیاں موجود ہیں ان کا معلوم کرنا جہاں مشکل ہے وہاں اسے اس قابل بنانا کہ لوگ آسانی سے سمجھ سکیں اور بھی مشکل ہے۔ بہرحال میں کوشش کروں گا۔

بچّوں کی پیدائش کی پیش گوئی کی بنیادیں

جو طالب علم اور نو آموز بچوں کی پیدائش کا راز پرکھنا چاہتے ہیں انہیں مندرجہ ذیل باتوں کا علم ہونا چاہیے۔

۱۔ ہاتھ اور ان کی بناوٹ
۲۔ مختلف قسم کے ہاتھ
۳۔ مختلف ابھار
۴۔ اہم لکیریں
۵۔ کم اہم لکیریں۔

ابتدائی علم

میرے مشاہدات و شمار کی روشنی میں یہ بتایا جا سکتا ہے کہ جن افراد کا زہرہ کا ابھار ترقی یافتہ نہ ہوگا۔ ان کے ہاں اولاد نہ ہوگی یا بہت کم ہوگی۔ میں نے جن

لوگوں کا زہرہ کا اُبھار ترقی یافتہ دیکھا ہے۔ وہ صاحب اولاد ہوئے۔

بچوں کی مخصوص لکیریں

شادی کی لکیر کے آخر سے اگر چھوٹی چھوٹی لکیریں اوپر کی طرف جاتی ہیں تو یہ بچوں کی لکیریں ہیں۔ عام طور پر یہ لکیریں واضح نہیں ہوتیں بلکہ کئی دفعہ اتنی نامعلوم ہوتی ہیں کہ آتشی شیشہ بلکہ خوردبین کی مدد سے دیکھنی پڑتی ہیں۔ لیکن جب ایسی صورتِ حال پیش آئے تو ہاتھ کی باقی ماندہ لکیریں بھی کم واضح ہوں گی مندرجہ ذیل چیزیں ان لکیروں کے اثرات بتاتی ہیں:

۱۔ ان لکیروں کی پوزیشن کیا ہے؟
۲۔ وہ کون سے ابھار کے کون سے حصوں کو چھوتی ہیں۔
۳۔ ان کی شکل اور بناوٹ کیسی ہے۔
۴۔ وہ کس زاویے سے ابھار تک پہنچتی ہیں۔

ان بنیادوں سے مندرجہ ذیل تفصیلات معلوم کی جاسکتی ہیں۔

۱۔ کیا بچے عام قسم کے ہوں گے؟
۲۔ کیا وہ اس فرد کی زندگی پر اہم اثر ڈالیں گے؟
۳۔ کیا بچے کمزور ہونگے؟
۴۔ کیا بچے طاقت ور و توانا ہوں گے۔
۵۔ وہ لڑکیاں ہوں گی یا لڑکے؟

بچوں کی پیدائش پر اہم معلومات

۱۔ اگر بچوں کی لکیریں چوڑی ہوں تو لڑکے پیدا ہوں گے۔ پتلی اور نامعلوم سی لکیر ہو تو لڑکی پیدا ہوگی۔
۲۔ جب لکیریں واضح اور گہری ہوں تو بچے مضبوط اور توانا ہوں گے۔ اگر پتلی اور نامعلوم سی ہوں گی تو کمزور وناتواں اور بیمار سے ہونگے۔
۳۔ اگر پہلی لکیر کے اندر جزیرہ ہو تو سمجھئے اس بچے کی ابتدائی زندگی میں کمزوری، بیماری اور تشویش ہوگی۔ اگر باقی ماندہ لکیر چوڑی ہو تو صحت عود کر آئے گی۔
۴۔ اگر لکیر جزیرے پر ختم ہوتی ہے تو ایسا بچہ مر جائے گا۔

۵۔ جب ایک لکیر واضح اور لمبی ہو اور باقی ماندہ لکیریں کم طویل ہوں تو بچہ ماں باپ کے لئے زیادہ پیارا، لاڈلا اور اہم ہوگا۔
۶۔ اگر شادی کی لکیر سے چھوٹی لکیریں ہتھیلی کی طرف جائیں تو عورت کے لئے یہ معمولی بات ہے۔ لیکن یہ نشان جب مردوں کے ہاتھوں میں ملے تو اس قسم کا فرد بچوں سے محبت کرے گا۔ وہ بچوں کو بہت عزیز رکھے گا۔
۷۔ مزید نشانیاں بھی ہوتی ہیں جن کا ذکر دوسری لکیروں کے تحت کر دیا گیا ہے۔

طالب علم اور نوآموز لوگوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ بچوں کی پیدائش کے سلسلہ میں صرف اس باب پر اکتفا نہ کریں۔ بلکہ اور لکیریں اور ان کے باہمی تعلقات اور اثرات کا بھی مطالعہ کریں۔ یہ سائنس ہمہ گیر سائنس ہے۔ ایک لکیر خواہ کتنی واضح اور گہری نہ ہو۔ دوسری لکیروں سے دور یا دُور تر کیوں نہ ہو وہ باقی ماندہ لکیروں کے اثرات سے آزاد نہیں ہوتی۔ اس لئے جب بچوں کی پیدائش، صحت، ان افراد پر ان کے اثرات معلوم کرنے کی کوشش کی جائے تو ہاتھ کا مکمل نقشہ ذہن میں رکھا جائے۔

باب ـــ ۱۸

ستارے

آپ تصویر نمبر ۱۵ کو ایک بار پھر ملاحظہ فرمائیں اس میں بتایا گیا ہے کہ ستارے کی شکل کیسی ہوتی ہے۔ اگر آپ ایک ہزار کے قریب ہاتھ دیکھ ڈالیں تو آپ کو ستارہ معلوم کرنے اور اسے دوسری نشانیوں کے مثلاً چلیپا، مربع، جزیرہ سے متمیز کرنے میں مدد حاصل ہو جائے گی۔

ستارے کی اہمیت

ہتھیلی پر ستارہ کی موجودگی بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ خواہ وہ ہاتھ کے کسی حصے پر موجود ہو۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ ستارہ خطرہ کا نشان ہوتا ہے۔ بلکہ ایک ایسا خطرہ جس سے بچاؤ کی صورت ممکن ہی نہیں۔ بلکہ میری جچی تلی رائے یہ ہے کہ ایک دو جگہوں کو چھوڑ کر ستارہ خوش قسمتی کی نشانی ہے۔ اور یہ خوش قسمتی اس لکیر یا ابھار سے متعلق ہو گی جس پر ستارہ ملتا ہے۔ مثلاً ستارہ کسی ابھار پر ملتا ہے تو وہ ابھار کو متاثر کرے گا۔ اگر وہ کسی اہم لکیر پر آتا ہے تو اس لکیر کو متاثر کرے گا۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں۔

مشتری کے اُبھار پر ستارہ

مشتری پر ستارہ دو مقاموں پر آتا ہے۔ ابھار کے بلند ترین مقام پر۔ اگر ایسی صورت حال ہو تو ستارہ کی موجودگی بڑی عزت، آبرو، طاقت، اقتدار، بلند مرتبہ بڑی خواہشات کی تکمیل اور عظیم کامیابی اور فرد کے بلند مرتبہ ہونے کی نشانی ہے۔ اس قسم کا فرد بلند اقبال، قسمت کا دھنی، دنیا میں باعث رشک ہو گا۔ اس قسم کا ستارہ تصویر نمبر ۱۹ ؎ میں ملاحظہ کریں۔

قسمت دماغ اور سورج کی لکیروں پر ستارہ

قسمت کی لکیر پر ستارہ ہو، دماغ کی لکیر پر ستارہ موجود ہو یا سورج کی لکیر پر یہ نظر آتا ہو تو وہ فرد دنیا کی انتہائی بلندیوں کی طرف ترقی کرے گا۔ دیکھنے والے حیران ہوں گے۔

کہ وہ کیا سے کیا بن گیا ہے اور کہاں تک ترقی کی منازل طے کرتا ہوا پہنچا۔ ایسا فرد مرد ہو یا عورت ترقی کا تمنائی ہوتا ہے۔ اور ترقی کی راہ میں شب و روز سرگرداں رہتا ہے۔

مشتری کے اُبھار کی بنیاد پر ستارہ

اگر ستارہ مشتری کے ابھار کی بنیاد پر ہو وہ پہلی انگلی کی بنیاد کو کاٹے یا ہاتھ پشت تک جا پہنچے یہ نشانی بھی ترقی کے دلدادہ افراد کے ہاتھ پر ہوتی ہے۔ وہ اپنی زندگی کے دوران بڑے عظیم لوگوں سے ملے گا۔ اور بڑی بڑی ہستیوں سے اس کا واسطہ پڑے گا۔ لیکن ترقی کے زینہ پر تب پہنچ سکے گا۔ جب باقی ماندہ ہاتھ بھی ترقی، کامیابی خوش قسمتی اور بلند اقبال کا مظہر ہو گا۔

زُحل کے اُبھار پر ستارہ

اگر ستارہ زحل کے مرکز میں ہو (ملاحظہ ہو تصویر نمبر ۱۹ ؎) تو سمجھئے یہ صورت حال موت کی نشانی ہے۔ اس فرد کی موت یا کسی ایسے فردِ عزیز کی موت جس سے اس کو مالی مفاد میسّر آتا ہو۔ یہ ستارہ فرد کو انفرادیت عطا کرتا ہے۔ لیکن ایسی انفرادیت جس سے ڈر خوف وابستہ ہو۔ پرانی کتابوں میں ایسا نشان قتل ظاہر کرتا ہے کہ جس شخص کے زحل پر ستارہ کا نشان ہو گا۔ وہ قتل ہو جائے گا۔ یا کسی کو قتل کر کے خود بھی پھانسی پر چڑھ جائے گا ایسی صورت حال پر میں پوری طرح یقین نہیں رکھتا۔ لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ وہ فرد:

۱۔ تقدیر کے رحم و کرم پر ہو گا۔

۲۔ تقدیر بھی بدقسمتی کی طرف مائل ہو گی۔

۳۔ وہ ہاتھ پاؤں مارے گا۔ اس گرداب سے نکلنے کی کوشش کرے گا۔ لیکن کامیاب نہ ہو گا۔

۴۔ اس کی صلاحیتیں غیر ارادی طور پر زندگی میں کسی خطرناک کام کے لئے استعمال ہوں گی۔

۵۔ وہ زندگی میں بڑے سے بڑا بادشاہ ہو۔ وہ بڑے سے بڑا سیاستدان ہو۔ وہ انتظامی افسر ہو۔ اس کی زندگی میں واقعات اس تیزی سے آئیں گے جیسے ڈرامہ میں کردار آتے ہیں۔ لیکن ان کا قدم نحوست اور بدقسمتی کی طرف ہو گا۔

۶۔ ایسا فرد تمام قوتوں کا مالک ہوتے ہوئے بھی بربادی کی طرف اچانک بڑھتا ہے

۷۔ یہ نشان ان بادشاہوں کے زحل پر ملتا ہے۔ جو جنگ کے باعث تخت کھو بیٹھے

ہیں۔ انقلاب کے باعث قتل ہو جاتے ہیں۔ وہ افسر جو ملازمت سے برطرف کر دیئے جاتے ہیں۔ وہ افسر جو کسی حادثہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اگر ستارہ زحل کے مرکز پر ہونے کی بجائے ابھار کے ایک طرف ہو، یہ ایک جانب ہو یا انگلی کی بنیاد سے ہو تو ایسا فرد ترقی کرے گا۔ کسی عظیم ہستی سے اس کی واقفیت ہوگی لیکن ترقی کا راہ ہنگامہ خیز ہوگا۔ وہ تقدیر اور زندگی میں جل تھل پیدا کرے گا۔

سورج کے اُبھار پر ستارہ

اگر آپ تصویر نمبر ۱۹ 5 ملاحظہ کریں تو آپ کو سورج کے اُبھار پر ستارہ نظر آتا ہے۔ ایسا فرد اپنی امارت، دولت، مرتبہ جاہ و جلال کی وجہ سے دُور نزدیک مشہور ہوگا۔

لیکن اس کی امارت اسے دل کا سکون، مسرت اور شادمانی نہ دے سکے گی۔ اس قسم کی دولت زندگی کے آخری حصے میں حاصل ہوتی ہے۔ دولت کے حصول کے لئے بڑی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔

۱۔ دولت کے حصول میں صحت برباد ہو جاتی ہے۔
۲۔ دل کا سکون برباد ہو جاتا ہے۔
۳۔ شاید دولت بدنامی سے حاصل ہوتی ہے۔
۴۔ دولت حاصل کرنے پر اُمنگیں ختم ہو جاتی ہیں۔

سورج کے ابھار کے ایک طرف اشارہ

اگر یہ ستارہ ابھار کے ایک طرف ہو تو ایسا فرد اپنی زندگی میں بڑے بڑے لوگوں کے ساتھ زندگی گذارے گا۔ لیکن اسے کوئی مسرت حاصل نہ ہوگی۔ وہ ان سے کوئی استفادہ حاصل نہ کر سکے گا۔ وہ ان کی امارت سے کوئی نام نہ اٹھا سکے گا۔

سورج کی لکیر پر ستارہ

جب سورج کی لکیر میں ستارہ ہو یا سورج کی لکیر سے بنے۔ تو اس کا حامل بڑا مشہور ہوگا۔ ممکن ہے وہ بڑا سائنسدان ہو۔ سیاستدان ہو۔ ماہر ادب ہو، زیادہ تر وہ ادب یا فنون لطیفہ کے ذریعے مشہور ہوگا۔ یہ ستارہ بہت اونچا نہ ہونا چاہیئے۔ سورج کی لکیر کے ذرا اوپر۔ اس قسم کا ستارہ مادام سادہ برنارڈ ٹ کے ہاتھ پر تھا۔

عطارد کے اُبھار پر ستارہ

اگر آپ تصویر نمبر ۱۹ - ی دیکھیں تو آپ کو عطارد کے ابھار کے مرکز میں ستارہ نظر آئے گا۔ اس قسم کے فرد روشن دماغ قابل، لائق اور باعث رشک ہوں گے۔ مندرجہ ذیل شعبوں میں ایسا افراد اپنے فن اور صلاحیتوں کی بنا پر چمکیں گے۔

۱۔ سائنس۔ اس شعبہ میں ایسا فرد بڑا سائنسدان بنے گا۔
۲۔ کاروبار۔ ایسا فرد عظیم کاروباری بن جائے گا۔
۳۔ صنعت۔ ایسے فرد کی صنعت ترقی کرے گی۔
۴۔ خطابت۔ ایسا فرد زود بیانی کے طفیل خطیب، مقرر اور لیڈر بن جائے گا۔
۵۔ فنون لطیفہ۔ ایسا فرد ملک کا مشہور آرٹسٹ بنے گا۔

عطارد کے اُبھار کے ایک طرف ستارہ

اگر ستارہ عطارد کے ابھار کے ایک طرف ہو تو ایسا فرد ان لوگوں کے قریب زندگی بسر کرے گا جو زندگی میں مشہور اور مامور ہوتے۔ وہ اس وقت منفرد اور مشہور ہیں دنیا ان کی عظمت کو تسلیم کرتی ہے۔

مریخ کے اُبھار پر ستارہ

اگر آپ کو مریخ کے ابھار پر ستارہ نظر آئے (تصویر نمبر ۱۸ م) تو ایسا فرد دنیا میں ترقی کرے گا۔ لیکن آہستہ آہستہ دھیرے دھیرے، قدم بہ قدم، وہ صبر و استقلال، بردباری کام میں مشغول رہنے سے دنیاوی ترقی کی بلندیوں تک پہنچے گا۔

اگر ستارہ اس ابھار کے ایک طرف ہو اور ہاتھ کی پشت پر جا پہنچے تو ایسا فرد عسکری زندگی میں انفرادیت حاصل کرے گا۔ اسے بہادری کے عوض ترقیاں اور تمغے ملیں گے۔ عین ممکن ہے وہ کسی جنگ کے بعد قوم کا ہیرو بن جائے۔

قمر کے ابھار پر ستارہ

اگر آپ تصویر نمبر ۱۸ K دیکھیں تو آپ کو قمر کے اُبھار پر ستارہ نظر آتا ہے۔ دست شناسی کی دوسری کتابوں میں اسے کئی دوسری کتابوں کا مظہر بتایا گیا ہے۔ لیکن میں نے اس ضمن میں بھی تحقیق کام کیا ہے۔ اپنی معلومات کا خزانہ

الگ رکھا اور آج اس سلسلہ میں ایسی نپی تلی رائے دینے پر قادر ہوں جو میری اپنی ہے۔

۱۔ اس قسم کا فرد تخیل کا بادشاہ ہوگا۔ وہ فکری اور نظری صلاحیتوں کو کام میں لائے گا۔ اور انہی کی بنیاد پر اعلیٰ مقام حاصل کرے گا۔ دوسروں میں باعث رشک ہوگا۔

۲۔ یاد رکھیئے کہ دوسرے دست شناس یہ کہتے ہیں کہ ایسا فرد کہیں ڈوب مرے گا۔ لیکن میں اس پر یقین نہیں رکھتا۔ دراصل ایسی کتابیں لکھنے والے پانی میں ڈوب مرنا اس لئے لکھ دیتے ہیں کہ کسی زمانہ میں پانی میں ڈوب مرنا خودکشی کا بڑا ذریعہ تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خودکشی کے طریقے بدل گئے ہیں۔ آج خودکشی کرنے والے پٹرول سے آگ لگا لیتے ہیں۔ بجلی کا جھٹکا لیتے ہیں۔ اس لئے پانی میں ڈوب مرنا کسی طرح واضح نہیں تھا۔ محض دست شناسوں کی اپج تھی۔

بات یہ ہے کہ اس اُبھار پر ستارہ کی موجودگی کسی خودکشی پر دال نہیں ہے۔ حقیقت ہے کہ دماغی لکیر جب اس اُبھار پر ختم ہوتی ہے اور اس لکیر پر ستارہ بنتا ہے تو:

۱۔ پاگل پن ظاہر ہوتا ہے۔

۲۔ خودکشی کے واقعات ملتے ہیں۔

۳۔ عظیم یاس اور نحوست ملتی ہے۔

اس لئے یہ ستارہ ابھار پر الگ ستارہ سے گڈمڈ ہو کر رہ گیا ہے۔ نوآموز کو چاہیئے کہ اس بات کا اچھی طرح خیال رکھے۔

۱۔ آیا دماغی لکیر ستارہ پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔

۲۔ آیا ستارہ اس لکیر سے آزاد رہ کر اُبھار پر بنتا ہے۔

اب آپ کو بخوبی احساس ہو گیا ہوگا۔ کہ دونوں صورتوں میں بڑا فرق ہے۔

زہرہ کے اُبھار پر ستارہ

اگر آپ تصویر نمبر ۱۸ لے کر دیکھیں تو آپ کو زہرہ کے اُبھار پر ستارہ نظر آتا ہے۔ اگر یہ درمیان میں ہو یا زہرہ کے ابھار کے اوپر والے مقام پر۔ دونوں صورتوں میں یہ کامیابی اور کامرانی کا نشان ہے۔ لیکن ان کامیابیوں کا جذبات اور محبت کا دخل ہے۔

اگر اس قسم کا ستارہ مرد کے ہاتھ پر ہو تو اسے اپنی محبت میں عظیم کامیابی ہوگی۔ وہ جہاں محبت کرے گا اُسے اُس کا محبوب ملے گا۔ خواہ ظاہری طور پر اس کے ملنے کے آثار نہ ہوں۔ اس کے سامنے مخالفتیں خس و خاشاک کی طرح بہتی چلی جائیں گی۔

زہرہ کے اُبھار کے ایک طرف ستارہ

اگر ستارہ ابھار کے ایک طرف ہو تو ایسا فرد ان لوگوں کے شانہ بشانہ چلے گا جنہوں نے میدان محبت میں بڑی کامیابیوں کو حاصل کیا۔ وہ اپنے وقت میں میدان عشق کے شاہسوار رہے ہیں۔ ایسا فرد ایسے لوگوں کے ساتھ مل کر قدم بڑھائے گا لیکن اس کی کامیابیوں میں ان لوگوں کا عملی حصہ نہ ہوگا۔

انگلیوں پر ستارے

انگلیوں پر بھی ستاروں کے نشانات ملتے ہیں۔

۱۔ اگر ستارے پہلے پوروں پر ہوں یعنی انگلیوں کے آخری حصوں پر تو ایسا فرد جس چیز پر بھی ہاتھ ڈالے گا۔ کامرانی اور کامیابی سے ہمکنار ہوگا۔

۲۔ اگر ستارہ انگوٹھے کی پہلی پور پر ہوگا تو ایسا فرد محض محنت شاقہ، لگاتار جدوجہد کے بل بوتے پر آگے بڑھے گا۔ کامیابی اس کے قدم چومے گی۔ اور وہ اُن لوگوں کے شانہ بشانہ کھڑا ہوگا۔ جنہیں زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ہزاروں وسائل حاصل تھے۔ صرف محنت اُسے کامرانی کی منزل تک پہنچا دے گی۔

ستاروں کی پوزیشن بحیثیت مجموعی

ہم نے اس باب میں یہ بتایا ہے کہ ستارے جب ہاتھوں کی لکیروں، ابھاروں اور انگلیوں پر ملیں تو ان کے اثرات کیا ہوتے ہیں۔

فطرت پر کیا اثر ہوتا ہے۔ کون سے مقام پر ستارہ خوش قسمتی کی دلیل ہے اور کون سے مقام پر وہ نحوست کی نشانی ہے۔ لیکن میں اس ضمن میں بھی ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ان نشانیوں کو انفرادی معانی نہ پہنائے جائیں اور انفرادی طور پر وہ جس چیز کی مظہر ثابت ہوتی ہیں صرف وہ تسلیم نہ کر لیا جائے بلکہ کسی بات کا فیصلہ دیتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا دھیان بھی رکھیں۔

۱. ہاتھوں کی بناوٹ
۲. انگلیوں اور ناخنوں کی بناوٹ
۳. اہم لکیریں
۴. غیر اہم لکیریں
۵. ابھار

مثال کے طور پر ایک ایسا ہاتھ لیجئے جس پر دماغی لکیر زیادہ واضح یا ترقی یافتہ نہ ہو اب اس پر خواہ کیسا ہی ستارہ کیوں نہ ہو بے معنی ہے۔ وہ اپنے اثرات ایسے ہاتھ پر کیا دکھائے گا۔ اور کون سی بلند مرتبہ مقام کی نشان دہی کر سکے گا۔ جب بنیاد ہی نہ ہو۔ اس ضمن میں نو آموز اور طالب علم سے دو باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

۱. صرف ستاروں تک محدود نہ رہیں۔
۲. پورے ہاتھ کو ایک اکائی تسلیم کریں اور ستارے کا اس میں جو حصّہ ہے اسے اتنی ہی اہمیت دیں۔
۳. ستارہ اپنی جگہ اہم سہی لیکن وہ کسی بنیاد پر تعمیر کی گئی عمارت کو مزید سجاتا ہے یا بگاڑنے کا اشارہ کرتا ہے۔
۴. جب ہاتھ پر نشانات گڈ مڈ ہوں۔ نشانیاں ایک دوسرے کے خلاف جاتی ہوں۔ ان کا آپس میں ٹکراؤ ہوتا ہے۔ تو گھبرائیں نہیں ہر چیز کو تولیں اور ایسا فیصلہ دیں۔ جس میں آپ کے ذہن کی انفرادیت نظر آتی ہو۔ ایسا فیصلہ کسی کتاب میں موجود نہ ہوگا۔ کسی دست شناس کے ذہن میں سے اپنا حل نکلا ہوگا۔

جب آپ ایسے مقام پر پہنچ جائیں گے تو آپ کتابوں سے راہنمائی نہ لیں گے۔ بلکہ کتابیں آپ کی آراء کے مطابق لکھی جائیں گی۔

باب ۱۹

چلیپا

اگر آپ تصویر نمبر ۵۱ دیکھیں تو آپکو چلیپا یا کراس کی تصویر ملے گی۔ یہ ستارے کے برعکس ہے۔ یہ جہاں بھی ہوگا مندرجہ ذیل چیزوں کا مظہر ہوگا۔

۱. مصیبت ۲. مایوسی ۳. خطرہ ۴. تنزلی
۵. ہر وہ چیز جو مصیبت لاتی ہے لیکن ہر دفعہ ایسا نہیں ہوتا۔

مشتری پر چلیپا باعث مسرت ہے

ہم نے اوپر لکھا ہے کہ چلیپا یا کراس جہاں بھی ہوگا باعث خطرہ ہوگا۔ لیکن ہر دفعہ ایسا نہیں ہوتا۔ اس میں استثناء بھی ہیں۔ مثلاً اگر چلیپا یا کراس مشتری کے ابھار پر ہو۔ دیکھئے تصویر نمبر ۱۱ (۳) تو یہ خوش خلقی کا مظہر ہے۔ یہاں پر اس کی موجودگی اس بات کی دلیل ہے کہ زندگی میں کم از کم ایک بار مسرت آئے گی۔ بخاص طور پر جب قسمت کی لکیر قمر کے ابھار سے اوپر بڑھے تو ایسا ہی پیش آتا ہے جب مشتری پر کراس ہو تو یہ بھی اشارہ موجود ہوتا ہے کہ زندگی کے کون سے دور میں کب مسرت آئیگی۔ جب وہ زندگی کی لکیر کے نزدیک ہو اور وہ ہاتھ کی طرف ہو تو مسرت اور شادمانی جلد آئے گی۔ زندگی کے پہلے حصّے میں آئے گی۔ اگر ابھار کے درمیان ہو تو زندگی کے درمیان ایسا ہوگا اور اگر بنیاد پر ہو تو عمر کے آخیر میں آئیگی

سورج کے ابھار پر چلیپا

اگر چلیپا یا کراس سورج کے ابھار پر ہو تو ایسا فرد شہوری فنون لطیفہ یا امارت کے پیچھے دیوانہ ہوگا۔ لیکن مایوسی اسے ہوگی۔ وہ مطلب کو حاصل نہ کر سکے گا۔

عطارد کے ابھار پر چلیپا

اگر چلیپا یا کراس عطارد کے ابھار پر ہو تو اس قسم کا فرد بے ایمان ہوگا۔ ایسا فرد دو طباع پیش کرے گا۔ ایک بیرونی اور دوسری اندرونی۔ ظاہری طور پر وہ اپنے آپ کو بہت شریف بناتے گا۔ لیکن اندرونی طور پر وہ ہزار گرگوں کا ایک گرگا ہوگا۔

مریخ پر چلیپا

اگر چلیپا مریخ پر ہو۔ اور عطارد کے نیچے ہو تو ایسے فرد کو دشمنوں اور حاسدوں کی مشکلات کا سامنا ہوگا۔ وہ اپنے طور پر درست کام کرے گا لیکن دوست اور دشمن بلا وجہ اس کی مخالفت کریں گے۔

کراس اگر مریخ کے ابھار پر ہو، لیکن مشتری کے نیچے تو ایسے فرد کا مقابلہ دشمنوں سے ہوگا۔ جسمانی مقابلے ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ مقابلوں میں جان تک چلی جائے۔

زہرہ کے اُبھار پر چلیپا

اگر چلیپا یا کراس زہرہ کے ابھار پر ہو، اور اچھی طرح واضح ہو تو سمجھئے کہ اس وقت اس فرد پر برے وقت کا اثر ہے۔ ممکن ہے جان ہی چلی جائے لیکن کراس چھوٹا ہو اور عمر کی لکیر کے نزدیک ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے فرد کو نزدیکی رشتہ داروں سے جھگڑے پیش آئیں گے۔ لڑائی ہوگی۔ دنگہ فساد کا جھگڑا ہے۔

چاند کے ابھار پر چلیپا

اگر چلیپا چاند کے ابھار پر ہوگا اور دماغی لکیر کے نیچے واقعہ ہوگا تو زندگی کو خطرہ لاحق ہوگا۔ وہ ہر شخص کو دھوکا دے گا ملاحظہ کریں تصویر نمبر ۱۶ - ل)

قسمت کی لکیر اور زندگی کی لکیر کے درمیان چلیپا

اگر قسمت کی لکیر اور زندگی کی لکیر کے درمیان مریخ کے میدان پر کراس ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اس فرد کے رشتہ دار اس کی مخالفت کریں گے۔ اس کی تقدیر میں تبدیلی ہوگی۔

قمر کے ابھار پر چلیپا

سفر در پیش ہو۔

دماغی لکیر پر چلیپا

کسی حادثہ کا پیش خیمہ ہے۔ ایسا حادثہ جس میں سر زخمی ہوگا۔ سر کو سخت چوٹ آئے گی۔ خون بہے گا۔

سورج کے ابھار کے پاس چلیپا

اگر چلیپا یا کراس سورج کے ابھار کے پاس ہو تو عہدے یا کاروبار میں تنزلی کا خطرہ ہے۔

قسمت کی لکیر پر چلیپا

اگر چلیپا یا کراس قسمت کی لکیر پر ہوگا تو روپیہ اور مال کے نقصان ہونے کا خطرہ ہوگا۔ بیوپار میں گھاٹا پڑے گا۔ یا چوری ہونے سے زر و مال کے نقصان کا اندیشہ ہے۔

قلبی لکیر پر چلیپا

اگر چلیپا یا کراس دل کی لکیر پر ملے تو اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے محبوب کو نقصان پہنچے گا۔ ممکن ہے محبوب فوت ہی ہو جائے۔

باب ـــــ ۲۰

مُربّع

اگر آپ تصویر نمبر ۵۱ کو دیکھیں تو آپ کو ایک نشان مربع نظر آئے گا۔ ہم نے اس سے قبل اہم لکیروں اور غیر اہم لکیروں میں بعض جگہ اس کا ذکر بھی کیا ہے۔ دست شناسی کے مضمون اور سائنس میں اس کو حفاظت کا نشان کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کی موجودگی کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی طرف سے خطرہ درپیش تھا۔ نقصان پہنچنے کی امید تھی تو اس کی موجودگی میں خطرہ وہیں رک گیا اور فرد محفوظ ہو گیا۔

قسمت کی لکیر میں مربّع

جب قسمت کی لکیر واضح تر مربع سے گزرے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس فرد کی زندگی میں کوئی بڑا بحران ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ مالی نقصان ہو۔ مال چوری ہو جائے۔ تجارت میں گھاٹا پڑ جائے۔ کوئی ڈاکہ پڑ جائے۔ مال ضائع ہو جائے۔ لیکن جب مربع بھی ہو اور لکیر اس مربع کے ایک خط پر گزرے تو سمجھئے جو خطرہ درپیش تھا دُور ہو گیا۔ اگر قسمت کی لکیر مربع کے درمیان آکر ٹوٹ بھی جائے تو کوئی بات نہیں۔ کوئی خطرہ لاحق نہ ہوگا۔ خطرہ درپیش ہوگا بھی تو دور ہو جائے گا۔

قسمت کی لکیر مربع کے نزدیک

اگر قسمت کی لکیر کسی مربع کے نزدیک سے گزر جاتی ہے اور کچھ نہ کچھ چھو جاتی ہے۔ اور چھونے والی جگہ زحل کے ابھار کے نیچے ہوتی ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ حادثہ سے وہ فرد بال بال بچے گا۔ عین ممکن ہے کہ حادثہ پیش آئے۔ نزدیکی ساتھی مر جائیں یا زخمی ہو جائیں اور ایسا فرد بچ جائے۔

دماغی لکیر میں مربّع

اگر مربع دماغی لکیر میں ہو یا اس کی راہ چھو رہی ہو تو سمجھئے کہ دماغ مضبوط ہے۔ وہ کسی حادثہ سے بھی محفوظ رہے گا لیکن اتنا ضرور ہوگا۔ کہ اس

وقت دماغ پر کچھ زور پڑے گا۔ دماغ تفکرات میں مبتلا ہوگا۔ لیکن بچت ہو جائے گی۔

زحل کے نیچے مربّع

اگر ایک مربع زحل کے نیچے زندگی یعنی عمر کی لکیر پر پیدا ہو تو سمجھئے کہ دماغ کو کچھ خطرہ درپیش تھا۔ اور بچت ہو گئی۔ عین ممکن ہے کہ دماغ کو چوٹ لگے اور وہ سلامت رہ جائے۔

قلبی لکیر میں مربع

جب قلبی لکیر مربع سے گزرے تو سمجھئے کہ اس فرد کی محبت اور پیار میں کوئی دھماکہ ہوگا۔ کسی سے محبت ہو گی تو ٹوٹنے کا خطرہ ہوگا۔ کسی سے پیار ہوگا تو وہ ناکام ہو جائے گا۔ اگر یہ مربع قلبی لکیر پر ہو اور زحل کے نیچے ہو تو محبت میں کوئی بحران پیدا ہوگا۔ ناکامی ہو گی۔ ونامرادی اور مایوسی ہو گی (ملاحظہ کریں تصویر نمبر ۴۱ ق)

عمر کی لکیر میں مربع

اگر عمر کی لکیر مربع سے ہو کر گزرے تو سمجھئے کہ موت سے چھٹکارا وقتی طور پر ہوا۔ کوئی سخت بیماری آئی۔ فرد قریب الموت ہوا لیکن بچ گیا۔ کوئی حادثہ ہوا۔ موت سامنے نظر آئی لیکن قسمت نے یاوری کی۔ بچنے کی امید نہ تھی لیکن بچ گیا۔ اپریشن ہوا، خون ضائع ہو گیا۔ لیکن بروقت خون میسر آنے سے زندگی بچ گئی (ملاحظہ کریں تصویر نمبر ۴۱ - ک)

زہرہ کے ابھار پر مربّع

اگر مربع زہرہ کے ابھار پر ہو اور زندگی کی لکیر کی اندرونی جانب ہو تو وہ مصیبت جو جذبات کی بنا پر آئی تھی اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا فرد محض جذبات پرستی کی بنا پر کئی تکالیف میں مبتلا ہوگا۔ کوئی نہ کوئی ایسا راستہ نکل آئے گا کہ وہ مصیبت سے نکل آئے۔

جب ایسا مربع عمر کی لکیر سے باہر ہو اور مریخ کے میدان کو چھوتا ہو تو اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔

۱۔ قید ۲۔ نظر بندی

۳۔ کسی الگ مقام پر بھیج دیا جانا۔

۴۔ الگ مقام پر خود ہی زندگی بسر کرنا۔

تصویر نمبر ۲۶: بڑی لکیروں کی بناوٹ

متفرق جگہوں پر مربع اور ان کے اثرات

۱. اگر مربع زحل پر ہو تو زندگی محرومیوں کا شکار رہتی ہے زندگی میں بحران آتے ہیں۔ قسمت سوئی رہتی ہے۔

۲. اگر مربع سورج کے ابھار پر ہو تو اس فرد میں مشہور ہونے کی تمنا ہوتی ہے۔

۳. اگر عطارد پر ہو تو وہ فرد فطری طور پر مضطرب ہوگا۔ وہ سکون سے بہرہ ور نہ ہوگا اُس کی رسیماتی کیفیت اسے چین نہ لینے دے گی۔

۴. اگر مریخ پر ہو تو دشمنوں سے خطرہ ہوگا لیکن بچت ہو جائے گی۔

۵. قمر پر ہو تو وہ فرد ضرورت سے زیادہ تخیل پرست ہو جائے گا۔ خیالات کی دنیا میں مگن رہے گا۔ وہ سفر اختیار کرنا پسند کرے گا۔

باب ـــــ ٢١

جزیرے دائرے اور نکتے

جزیروں دائروں اور نکتوں کی شکلیں تصویر نمبر ۱۵ میں دکھادی گئی ہیں۔

جزیرے یہ اچھے نشانات نہیں سمجھے جاتے لیکن ان کا اثر بیان کرنے سے پیشتر یہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ ہاتھ کے کون سے حصے پر پائے جاتے ہیں۔ عام طور پر جزیرے ان بیماریوں کا اظہار کرتے ہیں جو میراث کے طور پر ملتی ہیں۔ باپ اور ماں سے اولاد کے حصے میں آتی ہیں دوسری جگہوں پر جزیرے کی مختصر کیفیت ذیل میں تحریر کی جاتی ہے۔

و۔ دماغی لکیر کے درمیان میں جب جزیرہ یا جزیرے دماغی لکیر کے درمیان میں ہوں تو سمجھئے کہ یہ ایک ایسی دماغی کمزوری کی علامت ہے۔ جو والدین سے اولاد کو ملتی ہے۔

ب۔ عمر کی لکیر میں اگر جزیرہ یا جزیرے عمر کی لکیر کے درمیان میں ہوں تو یہ کسی بیماری کے مظہر ہیں۔ بیماری موروثی بھی ہو سکتی ہے۔

ج۔ قسمت کی لکیر میں جزیرہ اگر دائرہ قسمت کی لکیر میں ہو۔ یہ کسی مالی نقصان کی علامت ہے کاروبار میں گھاٹا پڑے گا۔ ملازم ہو تو برطرفی ہو سکتی ہے۔ چوری کے ذریعے مال کا نقصان ہو سکتا ہے۔

د۔ سورج کے اُبھار پر جزیرہ اگر دائرہ سورج کے ابھار میں ہو تو اس فرد کے خلاف کوئی سازش کی جائے گی اور سازش کی بنا پر اس کی پوزیشن اور مقام میں تنزلی ہو گی۔ (تصویر نمبر ۲۱ ۔ ب)

ر۔ صحت کی لکیر پر جزیرہ جب جزیرہ صحت کی لکیر پر ہو تو بڑی سخت علالت کا پیش خیمہ ہے۔ الغرض کوئی لکیر دائرے سے گزرے یا دائرہ بنا دے تو خرابی اور خستہ حالی کی مظہر ہے۔

غیر اہم لکیریں اور جزیرے جس طرح اہم لکیروں پر جزیروں کا اثر اچھا نہیں ہوتا۔ اسی طرح غیر اہم لکیروں پر بھی جزیروں کا اثر اچھا نہیں ہوتا۔

اس ضمن میں مندرجہ ذیل تجربات پیش کئے جاتے ہیں۔

اگر اضافی لکیر کسی جزیرے میں گزرے یا خود جزیرہ بنائے تو بدنامی کی مظہر ہو گی۔ اور یہ بدنامی جذبات کی بنا پر آئے گی۔ خواہ فرد مرد ہو یا عورت (تصویر نمبر ۱۸ ۔ ۴ ملاحظہ کریں)

اگر لکیر جو جزیرہ بناتی ہو زہرہ کے ابھار سے نکل کر ہاتھ پر سے ہوتی ہوئی شادی کی لکیر تک پہنچ جائے تو شادی ناکام ہو گی۔ فرد بدنام ہو گا۔ (تصویر نمبر ۱۸ ۔ ۸) اگر ایسی ہی لکیر دل کی لکیر تک جائے تو محبت پر بُرا اثر پڑے گا۔ محبت بدنام ہو گی۔ پیار کو دھکا لگے گا۔ اور بدنامی پیار کو ختم کر دے گی۔

اگر جزیرہ والی لکیر تک پہنچ جائے تو دماغ الٹی تدبیریں سوچے گا۔ ایسی تدبیروں سے بدنامی ہو گی۔

اگر ایسی لکیر قسمت کی لکیر تک پہنچ جائے تو جس دن قسمت کی یاوری کا امکان ہو گا۔ کوئی چیز آپ کا راستہ روک لے گی۔ زندگی میں کئی مقام ایسے بھی آتے ہیں۔ جب قسمت میں کامیابی سے ہم کنار ہونا لکھا ہوتا ہے۔ لیکن عین وقت پر کوئی اڑچن بنا بنایا کھیل بگاڑ دیتی ہے۔ ایسے ہی اوقات کے لئے کہا گیا ہے۔

ے
قسمت کی خوبی دیکھئے ٹوٹی کہاں کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا

اُبھاروں پر جزیرے جس طرح اہم لکیروں اور اضافی لکیروں پر جزیرے اثر چھوڑتے ہیں۔ تفصیلات ملاحظہ کریں۔

۱۔ مشتری کے اُبھار پر۔ انسان خود داری میں ترقی کرنے کی تمنا اور عزت کھو بیٹھتا ہے

۲۔ زحل کے اُبھار پر ـــــ کوئی بدقسمتی سامنے آتی ہے۔

۳۔ سورج کے اُبھار پر ـــــ وہ فرد فنون لطیفہ میں دلچسپی لیتا ہے۔ لیکن فن میں وہ تاثر پیدا نہیں ہوتا۔ جس سے وہ مشہور ہو سکے۔ یا سرے سے اس میں اعلیٰ آرٹسٹ بننے کی صلاحیت ہی پیدا ہی نہیں ہوتی۔

۴۔ عطارد کے ابھار پر ـــــ اگر جزیرہ عطارد کے ابھار پر ہو تو ایسا فرد اتنی تیزی سے راستہ بدلے گا کہ کامیابی سے ہم کنار نہ ہوگا۔

۵۔ مریخ کے ابھار پر ـــــ وہ فرد بے حوصلہ اور بزدل ہوگا۔ یہ اس کی فطرت بن جائے گی۔ بے حوصلگی اور بزدلی کمی اور خامیوں کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوگا۔

۶۔ قمر کے اُبھار پر ـــــ تخیل کو دھکا لگے۔ خیالات کی پرواز میں فرق آئے گا۔ ایسا فرد دور اندیش نہ رہے گا۔

۷۔ زہرہ کے ابھار پر ـــــ ایسا فرد جذبات کی رو میں آسانی سے بہہ جائے گا۔ وہ عقل اور دماغ سے کام نہ لے گا۔ جذبات پر اندھا دھند عمل کرنے سے جو مصیبتیں آسکتی ہیں وہ اس کا راستہ دیکھ رہی ہوں گی۔ (تصویر نمبر ۲۰ - K)

دائرے

دائرہ کا تاثر جزیروں سے مختلف ہے۔ دائروں کا تاثر زیادہ تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔ عام دست شناسی کی کتابیں ان پر کم روشنی ڈالتی ہیں۔ تاہم جو کچھ میرے تجربات میں آیا ہے۔ اجمالی طور پر بیان کرتا ہوں۔

۱۔ سورج کے ابھار پر ـــــ یہ بہتر نشانی ہے۔ فرد کے لئے مفید ہے۔ فرد مشہور ہوگا۔ دنیا اس کی طرف رشک بھری نگاہوں سے دیکھے گی۔ وہ فرد خوش قسمت ہو گا۔ اور دُور نزدیک اس کو اچھا سمجھا جائے گا۔

لیکن یہی ایک ابھار ہے جس پر دائرہ اچھی علامت سمجھی جائے گی۔ اور کوئی ابھار نہیں۔ ان پر دائرہ نامرادی اور ناکامی کی داستان ہے۔ وہ نحوست ہے۔ زندگی کے لئے اس کی موجودگی مفید نہیں ہے۔

۲۔ قمر کے اُبھار پر ـــــ پانی میں ڈوب مرنے کا اندیشہ ہے۔ تیراکی کرتے

وقت مصیبت پیش آسکتی ہے۔ فرد سیلاب کی نظر ہو سکتا ہے۔

اگر یہ قسمت کی لکیر پر ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ فرد بیچارا قسمت کے چکر میں پھنس کر رہ جائے گا۔ وہ ایک دائرہ میں گھر جائے گا۔ راستہ بھول جانے والوں کی طرح وہ چکر لگا کر وہیں واپس آجائے گا۔

نکتے

نکتہ کا مطلب ہے کہ فرد عارضی بیماری میں مبتلا ہوگا۔ جب بیماری گزر جائے گی تو وہ نکتہ بھی ہاتھ سے مٹ جائے گا۔ یا مدہم ہو جائے گا۔ دوسرے الفاظ میں نکتہ مدہم ہونے کے ساتھ ساتھ بیماری بھی ختم ہو جائے گی۔

۱۔ اگر دماغ کی لکیر پر سرخ، نیم سُرخ یا سرخی مائل نکتہ ہو تو سمجھئے اس فرد کو دماغی چوٹ آئے گی۔ خواہ وہ چوٹ عارضی ہو۔ اور بعد میں وہ فرد تندرست ہو جائے گا۔

۲۔ اگر اسی لکیر پر نکتہ سیاہ یا نیلگوں رنگ کا ہو تو وہ فرد اعصابی بیماری میں مبتلا ہو گا۔ بیماری درست بھی ہو سکتی ہے۔

۳۔ اگر صحت کی لکیر پر سرخ نشان ہوگا۔ تو یہ بخار کی علامت۔ یا بخار کا مظہر ہوگا۔

۴۔ اگر ایسا ہی سُرخ نشان عمر کی لکیر پر ہوگا، تو سمجھئے کہ یہ بھی بخار کا مظہر ہے۔

میں ایک دفعہ پھر عرض کروں گا۔ کہ جزیرے دائرے اور نکتے اپنے طور پر الگ کچھ اہم نہیں ہیں۔ وہ اہم اس لحاظ سے ہیں کہ وہ کون سے حصے کو متاثر کرتے ہیں۔ کون سے خط پر واقع ہیں۔ اس لئے جب کوئی جزیرہ، دائرہ یا نکتہ اہم راہنمائی کرے تو اپنے امتحان کو محدود رکھ کر جلد فیصلہ نہ دیں۔ بلکہ ہاتھ کو بحیثیت مجموعی دیکھیں۔

باب ـــــ ۲۲

سیخ، تکون، چلیپا، تصوّف

اور

سلیمان کا چکّر

سیخیں (جالی) اگر آپ تصویر نمبر ۱۵ کو دیکھیں تو آپ کو باہم ملی ہوئی سیخیں سی نظر آئیں گی۔ اس قسم کے نشانات عام طور پر ہاتھ کے کسی حصے پر مل سکتے ہیں لیکن ابھار پر خاص طور پر ملتے ہیں۔ عام تاثر یہ ہے کہ سیخ ہو یا زیادہ سیخیں یہ راہ کی رکاوٹ ہیں۔ رکاوٹ بھی ایسی کہ جو جگہ کے مطابق معنی دیتی ہے۔ ہر قسم کے ابھار پر رکاوٹ کا اظہار بدل جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں اجمالی طور پر ان نجوم کا مقام ابھاروں پر بتایا جاتا ہے۔

مشتری کا ابھار ـــــ اس قسم کے فرد میں خود داری، تکبر، غرور ہوتا ہے۔ انتظامی افسران کے ابھار پر اس قسم کے نشانات ملتے ہیں۔

زحل کا ابھار ـــــ اگر سیخ کا نشان زحل پر ہو تو بد قسمتی کی نشانی ہے۔ اس قسم کا فرد مایوسی سے بھرپور اور غمگین طبع کا ہوگا۔

سورج کا ابھار ـــــ جب ایسا نشان سورج کے ابھار پر ہوگا تو ایسا شخص غیر متوازن خیالات کا حامل ہوگا۔ اس کا کوئی اصول نہ ہوگا۔

نقرہ کا ابھار ـــــ نقرہ پر سیخ کا نشان اس بات کا مظہر ہے کہ وہ فرد پریشان طبع، مجسمہ اضطراب اور بے رونق ہوگا۔

زہرہ کا ابھار ـــــ اس قسم کا مرد متلون مزاج ہوگا۔ وہ پل میں تولہ پل میں ماشہ ہوگا۔

تکون، مثلث، سہ گوشہ اگر آپ تصویر نمبر ۱۵ دیکھیں، تو آپ کو تکون، مثلث یا سہ گوشہ ملے گی۔ جو عجیب مشکل کا نشان ہے۔ اور صاف الگ تھلگ واضح نظر آتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ لکیروں کے آر پار ہونے سے بن جائے۔

مشتری کے ابھار پر، اگر نشان مشتری کے ابھار پر ہو تو ایسا فرد انتظامی معلومات میں خلاف معمول بہتر صلاحیتوں کا اظہار کرے گا۔ وہ روزمرہ کے مسائل کو اچھی طرح حل کرنے اور انتظامی مشینری کو بدرجہ اتم چلانے کا اہل ہوگا۔ ایسا فرد اچھا منیجر ہوگا۔

زحل کے ابھار پر، اس قسم کا فرد پُراسرار ہوگا۔ وہ خفیہ اور پُراسرار باتوں میں خوب صلاحیت کا اظہار کرتا ہے۔ وہ انسانی فطرت کا مطالعہ کرنا پسند کرے گا۔ وہ فطرت کی گہرائیوں میں جانا پسند کرے گا۔ وہ یہ جاننا چاہے گا کہ کونسی قوت کے بل بوتے پر انسان ایک دوسرے کے ساتھ کھچے جاتے ہیں۔

سورج کے ابھار پر، اس قسم کا فرد فنون لطیفہ کے علم کو دائرہ عمل میں لانے پر قادر ہوگا۔ وہ چمک اٹھے گا۔ کامیاب و کامران ہوگا۔ لیکن کامیابی سے مغرور نہ ہوگا۔ کامیابی اور کامرانی اسے کبھی نہ بگاڑے گی۔

عطارد کے ابھار پر، اگر عطارد کے ابھار پر تکون ہو تو ایسا فرد مضطرب و پریشان نہ ہوگا۔ اور گھبراہٹ کا اظہار نہ کرے گا۔ وہ اپنے کاروبار، تجارت، ملازمت میں سکون سے کام کرے گا اور روپیہ پیدا کرے گا۔

مریخ کے ابھار پر، ایسا فرد جنگی سامان سائنس کی بنیادوں پر بنانے پر قادر ہوگا۔ وہ بحران کے وقت سکون کا اظہار کرے گا۔ وہ خطرے کے وقت ذہن کو پُرسکون رکھے گا۔ وہ مصائب کے اندر سے بڑے آرام سے گزر جائے گا۔

نقرہ کے ابھار پر، وہ خیالات کا بادشاہ ہوگا۔ تخیل پرست ہوگا۔ لیکن تخیل کو سائنسی طور پرورش کرے گا۔ اس کی تخیل پرستی بھی سائنٹیفک ہوگی۔

زہرہ کے ابھار پر، اگر زہرہ کے ابھار پر تکون بنتی ہے تو اس قسم کا فرد طبع میں سکون دوسروں سے محبت، شریفانہ طرز عمل، اپنے جذبات پر قابو پانے کی کوشش کرنا اور ایسی

ہی دوسری خصوصیات کا حامل ہوگا۔

سہ شاخہ

اگر آپ تصویر نمبر ۱۵ کو دیکھیں تو آپ کو سہ شاخہ ملے گا۔ یہ نشان عام نہیں ہوتا۔ زیادہ تر ابھاروں پر ملتا ہے۔ یہ ایک اچھا نشان ہے۔ جس شخص کے ہاتھ پر سہ شاخہ کا نشان ہوگا وہ پُرعزم، پُرسکون، کارکن، دوسروں سے محبت کرنے والا صاحب دماغ اور بہادر ہوگا۔

چلیپا، تصوّف

یہ نشان، ہتھیلی کی چوکور کے مرکز میں ملتا ہے (ملاحظہ کریں تصویر نمبر ۱۹ - ۸) لیکن یہ چوکور کی بالائی اور نچلی انتہاؤں میں بھی مل سکتا ہے۔ یہ اس طرح بنتا ہے کہ قسمت کی لکیر سے قلبی لکیر کی طرف جاتا ہے۔ لیکن یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ اس قسم کا نشان الگ بنا ہوا ہوتا ہے۔ کسی اہم یا اضافی لکیر کے کراس کرنے سے بھی بن جاتا ہے۔ جس طرح بھی ہو یہ تین خواص کا مظہر ہوتا ہے۔

۱. تصوّف
۲. جادو، نجوم، پُراسرار علوم
۳. اوہام پرستی

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ تینوں ایک ہی قسم کے علوم ہیں۔ ہرگز ایسا نہیں ہے۔ ان میں بڑا فرق ہے۔ دوسرے اس قسم کا نشان ہتھیلی پر کون سی جگہ ہے۔ بڑا اہم ہے۔ اس کا مختلف مقامات پر ہونا مختلف اثرات کا حامل ہوتا ہے۔

مشتری کے اندر: جب یہ اتنا اونچا ہو کر مشتری کے اندر جا پہنچے تو اس کا مطلب تصوف ہے ایسا فرد تصوف کا دائرہ اپنے آپ تک محدود رکھے گا۔ وہ گوشہ نشین ہوگا، چلہ کاٹے گا۔ اپنے آپ متغرق رہے گا۔ اور خود اپنے ہی دل میں جھانک کر دیکھے گا۔ اس قسم کے لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے علم کی دولت کا اظہار کردیں۔ وہ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اپنے راز افشا کرنے کے بعد انکا کون سی راہ لیتا ہے۔

قلبی لکیر کے نزدیک: اگر یہ نشان دماغی لکیر کی بجائے قلبی لکیر کے نزدیک ہو تو اس قسم کا فرد اوہام پرست ہوگا۔ وہ ضعیف الاعتقاد ہوگا۔ جنوں، پریوں اور بھوتوں پر ایمان رکھے گا۔ اگر یہ نشان دماغی لکیر کے اوپر واقع ہو تو اوہام پرستی کی انتہا ہو جاتی ہے۔

دماغی لکیر کا تعلق: یہ یاد رکھنا چاہیے کہ دماغی لکیر کا اس سے بڑا تعلق ہے۔ اگر چھوٹی سی لکیر بھی

اس پر کراس کر جائے تو طویل لکیر سے زیادہ اوہام پرستی کی مظہر ہوگی۔ اگر طویل لکیر ہو تو جادو اور نجوم کی طرف اشارہ ہوگا۔ بالخصوص اگر یہ نشان ایک آزاد نشان کی حیثیت سے دماغ کی لکیر پر ہو تو وہ فرد جادو، ٹونے، نجوم کا دیوانہ ہوگا۔ وہ اس قسم کے علوم کے حصول اور ان کے استعمال میں لگا رہے گا۔

طالب علموں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اہل تصوف گوشہ نشینوں، چلہ کاٹنے والوں کے ہاتھوں کا معائنہ کریں۔ پھر اوہام پرستوں کے ہاتھ دیکھیں۔ تیسرے نمبر پر جادو، ٹونے اور ٹوٹکے والوں کے ہاتھ دیکھیں۔ اس طرح وہ اس قسم کے نشانات ان کے مقامات پائیں گے۔

سلیمانی چکّر

اگر آپ تصویر نمبر ۱۲ دیکھیں تو آپ کو سلیمانی چکر ملے گا۔ اس قسم کا فرد بھی جادو نجوم کا دیوانہ ہوگا۔ لیکن وہ نظری انسان نہ ہوگا۔ وہ دوسروں پر جادو ٹونہ کرنے کا حامل ہوگا۔

باب ــــــ ۲۳

لکیروں کا جال، ہتھیلی کا رنگ

لکیروں کا جال

آپ کئی ہاتھ دیکھیں۔ ان میں آپ کو چند ہاتھ ایسے بھی ملیں گے جن پر لکیروں نے جال سا بنایا ہوگا۔ پوری ہتھیلی پر لکیریں ایک دوسری کو کاٹتی نظر آئیں گی چھوٹے چھوٹے خلنے بن چکے ہوں گے۔ اس قسم کا فرد،

۱۔ احساس ۲۔ مجسمہ اضطراب ۳۔ اعصابی مزاج

ہوگا۔ معمولی تحریکات جس پر عام لوگ کوئی پریشانی محسوس نہیں کرتے۔ وہ ان کی طبع اور طبیعت میں ہیجان پیدا کر دیتی ہے۔ وہ پریشان ہو جاتے ہیں۔ اگر ہتھیلی نرم و نازک ہو تو طبع پر چھوٹی چھوٹی چیزیں گراں بن جاتی ہیں۔ نرم ہاتھ والے لوگ خاص طور پر نازک طبع ہوتے ہیں۔

اگر ہاتھ مربع یا چپٹا ہو تو ایسا شخص پریشان طبع ضرور ہوگا۔ لیکن محنتی، کارکن اور کامیاب ہوگا۔ لیکن وہ اپنے سے زیادہ دوسروں کے لئے زیادہ مفید ثابت ہوگا۔

بہت کم لکیریں

جو لوگ پرسکون طبع، خاموش طبیعت والے ہوتے ہیں۔ ان کی ہتھیلیوں پر بہت کم لکیریں ہوتی ہیں وہ بہت کم پریشان ہوتے ہیں۔ وہ بہت کم غصے میں آتے ہیں۔ جب کبھی انہیں غصہ آتا ہے تو انہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بنیاد کیا تھی۔ کس وجہ کی بنا پر انہیں غصہ آیا تھا۔ اس صورت حال پر بھی ہتھیلیاں اثر انداز ہوتی ہیں۔ اگر ہتھیلی بھاری ہو، مضبوط ہو تو ایسا شخص اپنے اوپر زیادہ کنٹرول رکھے گا۔ وہ معمولی باتوں کو اہمیت نہ دے گا۔ واقعات اس کی نظروں کے سامنے گذرتے رہیں گے۔ وہ ان میں زیادہ فکر نہ کرے گا۔ اگر یہ واقعات زیادہ خوشی لانے والے ہوں تو بھی اسے چنداں مسرت حاصل نہ ہوگی۔ اسی طرح وہ واقعہ اگر موجب پریشانی ہو تو ایسا فرد پریشانی محسوس نہ کرے گا۔

ہتھیلی کی جلد

جب ہتھیلی کی جلد نفیس، پتلی اور نازک ہو تو اس قسم کا فرد عمر گذرنے کے باوجود بچوں اور جوانوں جیسی طبیعت رکھے گا۔ اس کی طبیعت میں جوانوں جیسا دم، خم اور ملنے جلنے کی صلاحیت رہے گی۔

اگر جلد موٹی ہو تو ایسے افراد بہت جلد جوانوں جیسی خو اور طبع کھو بیٹھیں گے۔ دست شناسی کے مخالف یا اس مضمون کو نہ سمجھنے والے لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یہ نرم اور کھردری یا موٹی جلد کی تقسیم مصنوعی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ نرم جلد والے فرد کو سخت قسم کا کام دیں۔ جو ہاتھوں سے کرنا پڑے۔ مثلاً مردوں میں روڑی کوٹنا، کشتی چلانا، ہل چلانا۔ اور عورتوں میں چکی چلانا۔ برتن مانجنا، سخت قسم کے بھاری کپڑے دھونا۔ تو جلد سخت ہو جاتی ہے۔

میرا کہنا ہے بلکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ آپ نرم ہاتھوں والے افراد کو خواہ کتنا ہی سخت کام کیوں نہ دیں ان کی انفرادیت قائم رہتی ہے اور وہ جلد اپنی کیفیت کے مطابق فطرت پر اثر انداز ہوتی ہے۔

ہتھیلی کا رنگ

ہتھیلی کا رنگ دست شناسی کی سائنس میں بہت اہم ہے۔ خواہ ہاتھوں کا کوئی اور رنگ ہو ہتھیلی کا رنگ مخصوص ہوتا ہے۔ آپ یہ خیالات پڑھ کر ضرور حیران ہوں گے لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہاتھوں اور ہتھیلی کے رنگ میں فرق ہوتا ہے۔

یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ ہتھیلی پر اعصاب اور اعصابی مخلول کا کنٹرول زیادہ ہوتا ہے۔ سائنس والوں کی تحریر کے مطابق ہاتھ میں جسم کے دوسرے حصوں کے مقابلے میں زیادہ اعصاب ہوتے ہیں۔ اعصابی مخلول کا مسئلہ بھی بڑا اہم ہے۔

مسٹر ابر کرومی نے اپنی کتاب ۱۹۳۸ء میں لندن میں چھاپی۔ وہ مخلول کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"جب کوئی چیز ہتھیلی کو چھوتی ہے تو اعصابی مخلول کے ذریعے رمق دماغ تک جاتی ہے۔ ایک خفیہ قوت ہوتی ہے"

اس لئے یہ کرنٹ یہ عمل نما جو ہر ہتھیلی پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دست شناسی میں ہاتھ کی پشت کے رنگ کی بجائے، ہتھیلی کی رنگت کو اہمیت دی جاتی ہے سائنس دانوں اور دست شناسی کے ماہرین نے ہتھیلیوں کو مندرجہ ذیل رنگوں میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ **پھیکا یا سفید رنگ** ــــــ اس قسم کا فرد اپنے سوا دوسروں میں دلچسپی نہیں لیتا دوسرے الفاظ میں وہ خود غرض، غیر ہمدرد اور خود پسند ہوتا ہے۔

۲۔ **زرد یا پیلی ہتھیلی** ــــــ اس قسم کا فرد غمگین، ناموس، تنگ مزاج اور تنگ خیالات کا ہوتا ہے۔

۳۔ **نرم گلابی** ــــــ جب ہتھیلی نرم ہو۔ گلابی رنگ کی ہلکی سی لہر دیتی ہو تو ایسا فرد روشن دماغ، روشن خیال، ترقی پسند اور پُراُمید ہوگا۔ وہ ترقی کا خواہش مند ہوگا۔

۴۔ **سرخ رنگ** ــــــ اس قسم کا فرد صحت مند، تندرست و توانا لیکن جذبات کا پتلا ہوگا۔ وہ جلد غصے میں آجائے گا لیکن غصہ جلد فرو بھی ہو جائے گا۔

باب ــــ ۲۴

مثلث اور چوکور

آپ اگلے صفحہ پر دی گئی تصویر نمبر ۴۲ ملاحظہ کریں۔ اس میں آپکو ایک تکون نظر آتی ہے جو مندرجہ ذیل لکیروں سے مل کر بنتی ہے۔

۱۔ عمر کی لکیر ۲۔ دماغی لکیر ۳۔ صحت کی لکیر

اسے مریخ کی تکون کہتے ہیں۔ اگر صحت کی لکیر سرے سے موجود ہی نہ ہو تو ایک فرضی خط دماغ میں قائم کریں۔ کئی دفعہ شمسی لکیر اس تکون کا قاعدہ بناتی ہے۔ (ملاحظہ کریں تصویر نمبر ۴۲-A) یہ صورت حال موجود ہو تو قوت اور کامیابی کی مظہر ہوتی ہے۔ اس صورت حال میں فرد زیادہ فراخدل نہ ہوگا۔ وہ ذرا تنگ نظر واقع ہوگا۔

اس کے برعکس اگر اس تکون کا قاعدہ صحت کی لکیر سے بنتا ہوگا تو وہ ضرور فراخدل، کشادہ رو اور معاشرہ میں وسیع نظر کا مالک ہوگا۔ نوآموز طالب علم کو چاہیے کہ وہ اس تکون کی شکل اور پوزیشن کو خود مدِ نظر رکھیں۔ ہم یہی بتا سکتے ہیں کہ اس تکون میں تین زاویے ہوں گے۔

۱۔ بالائی

۲۔ درمیانہ

۳۔ زیریں یا نچلہ

ہم تکون کے زاویوں کو ذرا تفصیل سے بیان کریں گے۔ لیکن اس سے پیشتر چند اور باتیں تحریر کی جانی مناسب ہیں۔

اچھی تکون اچھی تکون اس وقت کہی جاتی ہے۔ جب مریخ کا میدان اس تکون سے بھر جاتا ہے۔ اس تکون کا ایک خط دماغی لکیر سے بنتا ہے۔ دوسرا خط عمر کی لکیر

سے اور تیسرا صحت کی لکیر سے۔ اگر تکون اتنی بڑی ہو تو اس فرد کے خیالات میں اتنی ہی وسعت ہوگی۔ وہ فراخدل ہوگا۔ اس کے جذبات فراخ ہوں گے۔ اس قسم کا فرد دوسروں کے لئے قربانی کرے گا۔ نہ صرف اس گھر، خاندان، محلہ اور شہر کے لئے بلکہ اگر ضرورت پیش آئے تو پورے ملک اور قوم کے لئے قربانی دے گا۔

چھوٹی تکون

اگر تکون چھوٹی ہو اور وہ لکیریں جن سے یہ تکون بنتی ہے۔ وہ کہیں ظاہر کہیں معدوم بل کھاتی اور غیر واضح ہوں تو اس قسم کا فرد بزدل، کمینہ اور جذبات میں سرد ہوگا۔ وہ حالات کو اپنی خاطر استعمال کرنے کی کوشش کرے گا۔ وہ خود غرض ہوگا۔ اس قسم کے فرد کا کوئی اصول زندگی نہ ہوگا۔ جس طرف چار افراد اُس پر دباؤ ڈال دیں اُسی طرف چل پڑے گا۔

بالائی یا اوپر والا زاویہ ——— یہ زاویہ زندگی کی لکیر اور دماغی لکیر سے بنتا ہے یعنی دو لکیریں ملتی ہیں تو درمیانی جگہ میں یہ زاویہ بن جاتا ہے (تصویر نمبر ۲۲ - ۵) یہ زاویہ صاف نوکدار اور واضح ہونا چاہیے یہ زاویہ ذہن اور خیالات میں شستگی کا مظہر ہوگا۔ یہ فرد دوسروں سے ہمدردی کرے گا۔ اور ان سے اچھا سلوک کرے گا۔ اچھا زاویہ وہ ہوگا جو کم درجے کا زاویہ ہو جب یہ زاویہ منفرجہ ہوگا تو اس قسم کا فرد دماغی طور پر زیادہ روشن دماغ نہ ہوگا۔ وہ دوسروں کی خوبیوں کی پرکھ نہ کر سکے گا وہ آرٹ، ادب اور فنون لطیفہ کو سمجھنے سے قاصر ہوگا۔ جب یہ زاویہ بہت ہی منفرجہ ہوگا تو ایسا فرد جلدباز ہوگا۔ ایک ایسا فرد جو مستقل طور پر دوسروں کو ناراض کرتا رہے گا۔

درمیانی زاویہ ——— یہ زاویہ دماغی لکیر اور صحت کی لکیر سے مل کر بنتا ہے تصویر نمبر ۲۲ - ب) اگر یہ زاویہ صاف اور واضح ہو تو صحت اچھی، ذہانت اور قوت فیصلہ کا مظہر ہوتا ہے۔ اگر یہ زاویہ بہت ہی تنگ ہو تو ایسا فرد جذبات کے لحاظ سے جلد غصے میں آنے والا، اور تنگ نظر ہوتا ہے۔ اس فرد کی صحت بھی اچھی نہیں ہوتی۔ اگر یہ زاویہ بہت ہی منفرجہ ہو تو ایسا فرد غبی، دماغی طور پر بے وقوف سا اور بے عقل سا ہوتا ہے۔ دراصل اس میں کچھ سمجھنے اور اسے استعمال کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔

تصویر نمبر ۲۷: بڑی لکیروں کی بناوٹ
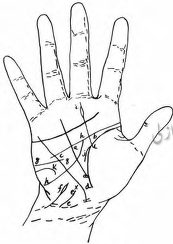
نچلہ زاویہ ——— اسے آپ تصویر نمبر ۴۲ ڈی میں دیکھ سکتے ہیں اگر یہ زاویہ تنگ ہو وہ فرد صحت کے لحاظ سے کمزور اور ناتواں ہوگا۔ اگر یہ زاویہ کھلا ہو تو مضبوط اور طاقتور ہوگا۔ وہ فراخدل اور فراخ پیشانی والا ہوگا۔

اگر یہ زاویہ سورج کی لکیر سے بنا ہو اور بہت ہی تنگ ہو تو ایسے فرد انفرادیت کے مالک ہوتے ہیں۔ لیکن وہ ذرا تنگ نظر ہوتے ہیں۔ اگر کھلا ہو تو صورت حال کا کھلا رخ لیتا ہے۔

چوکور یہ وہ چوکور ہے جو قلبی لکیر اور دماغی لکیر کے درمیان ہوتی ہے۔ ملاحظہ کریں تصویر نمبر ۴۲۔ اس میں مندرجہ ذیل خوبیاں ہونی چاہئیں۔

۱۔ ہموار ۲۔ دونوں خطوط متوازی

۳۔ چوکور فراخ اور کشادہ ۴۔ درمیان میں تنگ

اندرونی طور پر یہ قدرے صاف ہونی چاہیے۔ بہت سے خطوط ایک دوسرے کو کاٹتے ہوئے نکلنے چاہئیں۔ نہ زیادہ خطوط دماغی لکیر سے آئیں اور نہ ہی قلبی لکیر کی طرف سے اس میں داخل ہوں اور دوسروں کو کاٹتے ہوئے گزریں۔ اگر یہ کاٹتے ہوئے زیادہ خطوط سے پاک ہو تو اس میں مندرجہ ذیل خوبیاں ہوں گی۔

۱۔ طبع ہموار

۲۔ بردباری

۳۔ فراخدلی

۴۔ کشادہ رُو

۵۔ دوسروں سے محبت

۶۔ وفاداری

۷۔ صاف دلی۔

یہ چوکور ظاہر کرتی ہے۔ کہ اس قسم کے فرد کا سلوک ذہنی اور عملی طور پر دوسروں سے کیسا ہوگا۔

تنگ چوکور، اگر چوکور تنگ ہو یعنی قلبی لکیر اور دماغی لکیر کے درمیان فاصلہ کم ہو تو سمجھئے ایسا

فرد تنگ نظر، چھوٹی فطرت، کمینے خیالات والا ہوگا۔ اور دوہری طبع کا حامل ہوگا۔ یا متعصب ہوگا۔ خاص کر مذہب اور اخلاق کے سلسلہ میں اس کی خامیاں واضح ہوں گی۔

تکون نما چوکور، آپ کئی ہاتھ ایسے بھی ملاحظہ کریں گے جن میں یہ چوکر تکون نما صورت اختیار کرتی نظر آئے گی۔ اس قسم کے افراد تنگ نظر اور متعصب ہوتے ہیں۔ وہ صورت حال کو بڑی تنگ نظری سے دیکھتے ہیں۔ اور اپنی رائے پر قائم رہنا پسند کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ تنگ نظر مذہبی لوگوں میں ملیں گے۔ مذہبی تنگ نظر لوگوں میں چوکور تنگ بھی ملتی ہے۔

بہت فراخ چوکور، اگر یہ چوکور بہت فراخ ہو۔ دوسرے لفظوں میں قلبی لکیر اور دماغی لکیر کا فاصلہ بہت زیادہ ہو تو ایسا فرد مذہب کے معاملہ میں اتنا فراخدل ہوگا کہ اس کی فراخدلی اس کے لئے وجہ مصیبت بن جائے گی۔

درمیان میں تنگ چوکور، اگر چوکور درمیان میں تنگ ہو جائے اور کمر کی سی صورت پیدا ہو جائے تو اس قسم کا فرد دوسروں کے لئے متعصب اور انصاف نہ کرنے والا ہوتا ہے۔

متوازن چوکور، اگر دونوں اطراف برابر ہوں تو صورت حال اچھی ہے۔ اگر ایسی صورت حال نہ ہو اور چوکور سورج کے ابھار کے نیچے کم ہو تو ایسا فرد اپنے نام، اپنی پوزیشن اور عام شہرت اور ساکھ کی پرواہ نہ کرے گا۔ اس کے برعکس اگر زحل کے نیچے کم ہو تو وہ اپنی جھوٹی سچی ساکھ کے پیچھے پڑا رہے گا۔

مشتری اور زحل کے نیچے فراخ چوکور، اگر چوکور مشتری اور زحل کے نیچے فراخ ہو۔ لیکن دوسرے سرے پر تنگ ہوتی چلی جائے تو ایسا فرد پہلے فراخدل ہوگا۔ لیکن آہستہ آہستہ اس کی طبع تنگ ہوتی چلی جائے گی۔ وہ تنگ نظر ہوتا جائے گا۔ اور متعصب ہو جائے گا۔ اور اپنے ساتھیوں سے انصاف نہ کر سکے گا۔

طویل تر چوکور، کئی مرتبہ چوکر ضرورت سے زیادہ طویل ہوتی ہے۔ اس قسم کے فرد کی دماغی حالت صحیح نہیں ہوتی۔ وہ اپنے خیالات میں احتیاط کا حامل نہیں ہوتا۔ اس کی طبع میں کوتاہ اندیشی کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔ وہ کوئی فیصلہ نہیں کر پاتا۔

اندرونی لکیروں کے بغیر چوکور، اگر چوکور کے اندر لکیریں نہ ہوں۔ یعنی ایسی لکیریں

جو ایک دوسری کو کاٹتی ہوئی نکل جاتی ہیں۔ تو سمجھئے کہ اس فرد کی طبیعت سکون انگیز ہوگی۔ اس میں حوصلہ اور بردباری ہوگی۔

اندرونی لکیروں سے بھرپور چوکور: اگر چوکور میں بے جا ایسی لکیریں ہوں کہ چوکور میں ایک دوسری کو کاٹتی پھرتی ہوں۔ چوکور ان کی وجہ سے جالی سی نظر آتی ہے تو ایسا فرد بڑی آسانی سے غصے میں آجاتا ہے۔ اس کی طبیعت ہیجان انگیز ہوتی ہے اور مزاج مضطرب اور پریشان۔

چوکور میں ستارہ: چوکور کے اندر اگر ستارہ موجود ہو تو بڑا اچھا نشان سمجھا جاتا ہے۔ بالخصوص جب وہ کسی اچھے ابھار کے نیچے ہو جیسے مشتری اور سورج کے نیچے۔ اگر مشتری کے نیچے ستارہ ہو تو ایسا فرد اقتدار حاصل کرے گا۔ قوت حاصل کرے گا۔ طاقت اختیار کرے گا۔ اگر زحل کے نیچے ہو تو دنیاوی کاموں میں کامیابی اور کامرانی حاصل کرے گا۔ وہ جن راستوں پر بھی بڑھتا جائے گا، کامرانی اس کے قدم چومے گی۔

سورج کے ابھار کے نیچے اگر ستارہ ہوگا تو ایسے فرد کو آرٹ، ادب، فنون لطیفہ کی وجہ سے کامیابی حاصل ہوگی۔ اگر ستارہ عطارد کے نیچے ہوگا۔ تو ایسا فرد سائنس اور تحقیق کی بدولت ترقی کرے گا۔ وہ سائنس اور تحقیق میں دوسروں سے ممتاز ہوگا۔ کامیاب و کامران ہوگا۔ اور دوسروں سے بازی لے جائے گا۔

باب ــــ ۲۵

سفر اور حادثات

سفر کے چار بڑے طریقے ہیں۔

۱۔ زمینی سفر ۲۔ بحری سفر ۳۔ ہوائی سفر ۴۔ خلائی سفر

اگر ہم ہاتھ کا معائنہ کریں تو نشانیاں سفر کی مظہر ہوتی ہیں۔

و۔ نقرہ کے ابھار پر بھاری لکیر۔

ب۔ زندگی کی لکیر سے معمولی لکیریں نکلتی ہیں اور اس کے ہمراہ رہتی ہیں تصویر نمبر ۲۲۔ ثانی الذکر لکیر ہاتھ کو دو حصوں میں تقسیم کرے۔ اگر ایک شاخ زہرہ کے ابھار کے گرد جاتی ہے دوسری نقرہ کے ابھار کی بنیاد کے پاس جاتی ہے تو ایسی لکیر والا فرد اپنی زندگی میں کوئی تبدیلی لائے گا۔ وہ تبدیلی اسے ایک ملک سے نکال کر دوسرے ملک میں ڈال دے گی۔

زندگی کی لکیر اہم ہے یہ بات اب ظاہر ہے کہ زندگی کی لکیر میں اس طرح کی تبدیلی ہو تو دوسرے ملک میں سفر کا موجب ہوتی ہے اس لئے یہ خطوط سے زیادہ اہم ہیں۔ نقرہ (قمر) کے ابھار کے خطوط ملک کے اندر سفر کے مظہر ہوتے ہیں۔

پہلی چوڑی سے ابھرتی ہوئی لکیر کئی دفعہ یہ ہوتا ہے کہ پہلی چوڑی سے ایک لکیر ابھرتی ہے۔ اور نقرہ کے ابھار تک چلی جاتی ہے (ملاحظہ ہو تصویر نمبر ۲۲) اس قسم کی لکیریں ان لکیروں کے اثر کے مطابق ہوتی ہیں۔ جو نقرہ کے ابھار سے نکلتی ہیں۔ لیکن یہ ان سے زیادہ اہم ہیں۔

اگر تقدیر کی لکیر بھی کوئی بہتری ظاہر کرے تو وہ فرد بہتری اختیار نہ کرے گا۔ بلکہ دنیاوی معاملات میں اس مقام پر وہی رہے گا۔ آخر یہ بات ضرور ہے کہ چوڑی کی لکیر ہو یا ابھار

نقرہ سے نکلتی ہوئی لکیر سفر کی مظہر ضرور ہوتی ہے۔

چلیپا پر ختم ہونے والی لکیر اگر ایک لکیر پہلی چوڑی سے نکلے اور ہاتھ کی طرف آتی ہوئی چلیپا پر ختم ہو گو ہر مقصود ہاتھ نہ آئے گا (ملاحظہ کریں تصویر نمبر ۴۳ ج۔ ح)

مربع پر ختم ہونے والی لکیر اگر سفر کی لکیر مربع پر ختم ہو تو سفر بخیر رہے گا۔ ہو سکتا ہے کہ حادثہ پیش آئے۔ جس میں ہمراہی زخمی ہوں، مر جائیں لیکن وہ فرد محفوظ رہے۔

جزیرہ پر ختم ہونے والی لکیر اس کے لئے آپ تصویر نمبر ۴۲ - ج ملاحظہ کریں خواہ سفر کیسا ہی کٹے۔ حالات کیسے ہی پیش آئیں سفر اچھا ثابت ہو۔ لیکن انجام بہتر نہ ہوگا۔ آخر میں نقصان ہی ہوگا۔

نقرہ کے ابھار تک سفر کی لکیر اگر پہلی چوڑی سے لکیر نقرہ کے ابھار تک چلی جائے یا زیادہ لکیریں نقرہ کے ابھار تک پہنچ جائیں تو یہ مسافر کے لیے مفید رہتی ہیں۔ مسافر اپنا سفر آرام سے کاٹتا ہے۔ انجام بخیر ہوتا ہے۔ وہ مالی لحاظ سے منافع میں رہتا ہے۔

مشتری کے ابھار تک سفر کی لکیر جب سفر کی لکیر پہلی چوڑی سے ہتھیلی میں داخل ہوتی ہوئی مشتری کے ابھار تک پہنچ جاتی ہے تو جوں جوں سفر کی لکیر بڑھتی چلی جائے گی۔ سفر اس فرد کے لئے وسیلہ ظفر بنتا رہے گا۔ سفر طویل ہوگا بلکہ طویل تر۔ لیکن یہ مصائب اور آلام کا سفر نہ ہوگا۔ خوش بختی اور کامرانی کا سفر ہوگا۔ کامرانی اور مرادوں کا سفر ہوگا۔ اقبال بلند ہوگا۔ دولت اور شہرت ملے گی۔

زحل کے ابھار تک سفر کی لکیر اگر سفر کی لکیر زحل تک جائے گی۔ تو مایوسی، نامرادی بحران سفر میں شامل حال ہوگا۔ ایسا فرد مالی طور پر نقصان اٹھائے گا۔ پریشان حال ہوگا۔ پریشان طبع ہوگا۔

سورج کے ابھار تک سفر کی لکیر اگر سفر کی لکیر سورج کے ابھار تک چلی جائے تو مشتری کی طرح یہ بہتر نشانی ہے۔ اس قسم کا سفر مندرجہ ذیل مرادوں سے بامراد ہوگا

۱۔ شہرت ۲۔ عزت ۳۔ مالی مفاد ۴۔ تجربہ

عطارد کے اُبھار تک لکیر اگر سفر کی لکیر عطارد کے ابھار تک چلی جائے تو اچانک دولت ملے۔ یا ایسی دولت ملے گی جس کا پہلے سے اندازہ نہ ہو۔ کسی کاروباری کو کوئی ڈوبی ہوئی رقم مل سکتی ہے۔ تجارت کا سامان دوسرے ملک میں لے جائیں تو اتنا منافع حاصل ہو کہ اس کا پہلے سے اندازہ نہ ہو۔ کئی دفعہ حادثات پیش آتے ہیں تو جن کی زندگی بچ رہتی ہے وہ مرنے والوں کی جیبوں کا صفایا کر کے اچانک امیر بن جاتے ہیں۔

نقرہ سورج ــ ملک کے اندر سفر کا اظہار اگر آپ تصویر نمبر ۴۲ کو دیکھیں۔ جو لکیر ابھار سے ہتھیلی کی طرف آتی ہے اور تقدیر کی لکیر کو کاٹتی ہے اور آگے نکل جاتی ہے۔ یہ لکیر ان لکیروں سے اہم ہے جو نقرہ کے ابھار پر چھوٹی سی اِدھر اُدھر گزرتی ہیں۔ لیکن تقدیر کی لکیر کو نہیں کاٹتیں۔ ایسی لکیر سفر کا اظہار کرتی ہے۔ یہ سفر اُن کے مقابلہ میں طویل ہوگا جو چھوٹی لکیروں سے ظاہر ہے۔ چھوٹی لکیریں ملک کے اندر سفر کو ظاہر کرتی ہیں۔ لیکن یہ بڑی لکیر ملک کے اندر بڑا سفر یا بیرونی سفر کو ظاہر کرتی ہے۔

نقرہ کی لکیروں کا سفر تقدیر کی لکیر کے ہمراہ کئی دفعہ نقرہ کے ابھار سے لکیریں نکل کر تقدیر کی لکیر کے ہمراہ چلی جاتی ہیں۔ ایسے افراد سفر میں رہتے ہوئے مالی لحاظ سے فائدے میں رہتے ہیں۔ سفر وسیلہ ظفر بن جاتا ہے۔ وہ خوب کماتے ہیں۔ سفر میں خوش رہتے ہیں۔

زیریں رُخ کرنے والی لکیریں اگر لکیریں لونا کے ابھار سے پیدا ہوں۔ پہلے ہتھیلی کی طرف جائیں۔ پھر قدرے خم کھا کر نیچے کی طرف آجائیں تو ایسا فرد سفر میں بدقسمتی کا شکار ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ اسے صرف مالی طور پر نقصان پہنچے۔ ہو سکتا ہے وہ چھوٹے موٹے حادثے سے دوچار ہو جائے۔ کسی ایسی جانب نکل جائے کہ واپس آنا مشکل

ہو۔ (ملاحظہ کریں تصویر نمبر ۲۲ - K)

لیکن ایسی لکیر نیچے رخ کرنے کی بجائے اوپر والی جانب رُخ کرے تو مفید ہوتی ہے۔ اگر نقرہ کے ابھار پر ایک سے زیادہ لکیریں ہوں اور ایک دوسرے کو کراس کریں تو سفر دو بار یا سہ بار پیش آئے گا۔ اور ہر بار ایسی وجوہ ہوں گی۔

نقرہ کی لکیر پر مربع

اگر نقرہ کی لکیر پر یا لکیروں پر مربع ہو تو اس کا مطلب ہے کہ خطرہ موجود ہے۔ لیکن خطرہ رُک گیا۔ روک تھام کر دی گئی۔ فرد بچ گیا۔

سفری لکیر اور دماغ کی لکیر کا اتصال

اگر سفری لکیر اور دماغی لکیر کے اتصال پر مندرجہ ذیل نشانات میں سے کوئی ہو،

۱۔ نکتہ

۲۔ جزیرہ

۳۔ لکیر ڈالنا

تو سمجھئے سفر کے دوران کوئی حادثہ پیش آئے گا۔ اس حادثہ میں سر کے اندر بڑی چوٹ آنے کا اندیشہ ہے۔ ممکن ہے سر کی ہڈی ٹوٹ جائے۔ خون ضائع ہو جائے۔ چہرہ پر زخم آئیں (ملاحظہ کریں تصویر نمبر ۲۲ ۔ یلہ ۔ یلہ)

حادثات

میں نے سفری لکیروں کی تفصیلات دیتے وقت حادثات کی بابت کچھ نہ کچھ لکھا ہے لیکن حادثات مندرجہ ذیل دو لکیروں سے زیادہ ظاہر ہوتے ہیں۔

۱۔ زندگی یا عمر کی لکیر

۲۔ دماغ کی لکیر

میں نے دونوں ہاتھوں کا باہمی مقابلہ کیا۔ دونوں صورتوں میں ان افراد کے ہاتھ دیکھے جو حادثات کا شکار ہوئے یا ان لوگوں کی زندگی کے متعلق معلومات حاصل کرتا رہا۔ جہاں میرے خیال میں حادثات کا بڑا امکان تھا۔ آخر جب حادثات ہونے تو میں نے یہ پتہ لگایا کہ کون سی لکیر اس کی مظہر تھی دراصل ایسے اعداد و شمار اکٹھے کرنا چنداں آسان نہیں۔ لیکن میں نے اسے مستقل سائنس سمجھا ہے اور اس بنیاد پر اپنے تجربات کئے ہیں۔ میرے تجربات میں عمر یا زندگی کی لکیر حادثات کی زیادہ مظہر ہے۔ دماغی لکیر سے اس کا نمبر پہلے آتا ہے۔

عمر کی لکیر اور زحل کا تعلق

آپ تصویر نمبر ۲۲ ت ۔ ت ملاحظہ کریں۔ زحل کے ابھار سے ایک لکیر جزیرہ بناتی ہوئی یا جزیرہ سے نیچے گرتی ہوئی زندگی کی لکیر تک پہنچتی ہے۔ یہ لکیر نہایت منحوس ہے۔ امکان ہے حادثہ پیش آئے گا۔ جو اگر مہلک نہ ہو تو سخت خطرناک ہوگا۔

۱۔ ہڈیاں ٹوٹ سکتی ہیں

۲۔ کوئی عضو بیکار ہو سکتا ہے۔

۳۔ چہرہ مسخ ہو سکتا ہے۔

اگر ایسی لکیر خواہ وہ زندگی کی لکیر میں شامل ہو گئی ہو کسی چلیپا پر ختم ہوتی ہو تو سمجھئے کہ خطرہ درپیش تھا۔ رُک گیا یا حادثہ ہوا اور فرد بال بال بچ گیا۔ یا وہ فرد حادثہ میں بال بال بچ جائیگا اگر اس قسم کا نشان زحل کے ابھار کے نیچے ہو تو جانوروں کی وجہ سے حادثہ پیش آئے گا۔ شہروں میں کوئی گائے، بھینس بچے کو اٹھا کر پٹخ دے گی۔ کوئی اونٹ بازو کو منہ میں ڈال دے گا۔ شکاری کسی جنگلی جانور کی زد میں آجائیں گے۔ میں نے شکاریوں کے ہاتھ دیکھے ہیں۔ کئی لوگوں کے ہاتھ ایسی نشانیوں سے خالی تھے۔ وہ عمر بھر شکار کرتے رہے۔ لیکن انہیں کوئی حادثہ پیش نہ آیا۔ میں نے چند شکاریوں کی ہتھیلیوں پر زحل والی نشانی دیکھی ہے۔ ان سے خط و کتابت کرتا رہا۔ تاکہ اپنے تجربہ کی تکمیل کروں۔ ان لوگوں کا انجام اچھا نہ ہوا۔ ان میں سے اکثر حادثے کا شکار ہوئے۔

کئی دفعہ زحل سے سیدھی لکیر زندگی کی لکیر تک جاتی ہے۔ اس کا خطرہ زیادہ نہیں ہوتا۔

دماغی لکیر اور حادثات کا تعلق

مندرجہ بالا قواعد دماغی لکیر پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ حادثہ ہوگا۔ تو سر پر چوٹ آئے گی۔ سر زخمی ہوگا۔ چہرہ زخمی ہوگا۔ لیکن جب تک حادثہ کی لکیر دماغی لکیر کو کاٹتی ہوئی نہ نکل جائے زندگی کو خطرہ نہ ہوگا۔ موت کا امکان نہ ہوگا۔ اگر ایسی لکیر دماغی لکیر کے پاس آکر رُک جائے تو یہ قدرت کی طرف سے تنبیہ ہے۔ کوشش کریں کہ حادثہ نہ ہو۔ خطرہ سے دور رہنے کی کوشش کریں۔

کوشش پھل لاتی ہے اگر انسان محتاط ہو جائے۔ محتاط زندگی بسر کرے۔ حادثات والے ماحول سے دور رہے اور ادھر ہتھیلی کے نشانات کو غور سے دیکھتا رہے۔ اگر حادثات میں لکیر معدوم ہوتی جائے تو یہ پیش خیمہ ہے کہ انسان نے اپنی کوششوں سے متوقع مصائب پر قابو پالیا۔ شاید تقدیر بدل جائے۔

باب ــــ ۲۶

وقت ـ سات کا نظام

مَیں نے وقت اور تاریخوں کے متعلق دست شناسی کی کتابوں میں مختلف نظام دیکھے ہیں مَیں ان سے متاثر بھی ہوا ہوں۔ لیکن مَیں نے ہمیشہ اپنا نظام معلوم کرنے کی کوشش کی۔ لگاتار اور مسلسل تحقیق میں مصروف رہا۔ زیادہ سے زیادہ غور کیا۔ کئی قسم کے تجربات کئے۔ تجربات کے نتیجوں کو پرکھا۔ آخر میں ایک نظام معلوم کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ میں نے نظام کو دست شناسی کی کسی کتاب میں نہیں دیکھا۔ اس لئے فخریہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ میری تحقیق کا رہین منت ہے۔ اور میں اسے پورے اعتماد کے ساتھ عوام کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

سات کا ہندسہ سات کا ہندسہ اپنی جگہ بہت اہم ہے۔ اس کی کچھ تفصیلات اور اہمیت مندرجہ ذیل الفاظ میں دی جاتی ہے۔

۱۔ یہ سائنسی طور پر حساب وکتاب رکھنے میں اہم ہے۔
۲۔ طبی اعداد وشمار رکھنے میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔
۳۔ پیدائش سے پیشتر بچے کی سات حالتیں ہوتی ہیں۔
۴۔ انسانی دماغ اپنی پوری صلاحیت کو پہنچنے کے لئے سات درجوں سے گزرتا ہے۔
۵۔ ہفتہ کے دن سات ہوتے ہیں۔
۶۔ سال کو سات روز کے وقفوں میں تقسیم کر کے آسانیاں پیدا کی گئی ہیں۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا بھر کی تاریخ میں سات نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

مثال کے طور پر

۱۔ انسانیت کی تقسیم سات نسلوں میں کی گئی تھی۔

تصویر نمبر ۳۸ وقت — سات کا نظام

۲۔ سات عجائبات شمار کئے جاتے ہیں۔

۳۔ سات سیاروں کے سات دیوتا فرض کئے گئے تھے۔

۴۔ سات رنگ ہیں۔

۵۔ کیمیادان پہلے سات دھاتوں پہ نظر رکھتے تھے۔

۶۔ سات سر اس مقرر کی گئی تھیں۔

۷۔ سات براعظم ہیں۔

۸۔ جسم کے تین حصے اور ہر حصے کے سات بخرے۔

انجیل میں بھی سات کا ہندسہ بڑا اہم ہے لیکن سات کی اہمیت جتانے کو اتنا کچھ لکھ دینا کافی ہے۔ اس میں ایک چیز اہم ہے۔ اور وہ یہ کہ پورا نظام سات روز بعد مکمل طور پر بدل جاتا ہے۔

اب میں دست شناسی کے طالب علم سے مخاطب ہوتا ہوں۔ میری رائے میں ہمارے جسم میں جو سات تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ بیرونی سات ان کا پرتو ہیں۔ مثال کے طور پر جو بچہ سات سال کی عمر میں کمزور ہوتا ہے۔ وہی بچہ اکیس سال کی عمر میں بھی کمزور ہوتا ہے۔ اس کے برعکس ایک اور بچہ جو سات سال کی عمر میں مضبوط اور توانا ہوتا ہے، وہ اکیس سال کی عمر میں بھی طاقت ور، مضبوط اور قوی ہوتا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ سات اور اکیس سال کے درمیانی عرصہ میں کمزور ہی کیوں نہ ہو۔

آپ یقیناً حیران ہوں گے لیکن میری نظر میں جہاں یہ نکتہ دلچسپ ہے وہاں اہم بھی ہے۔ پیش گوئی کرنے کے لحاظ سے یہ بڑی اچھی بنیاد ہے۔ میں نے قبل ازیں ذکر کیا ہے کہ میں نے اس ضمن میں بہت سے تجربات کیے ہیں اور میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ میں نے اسے قابل اعتماد پایا ہے۔

عملی لحاظ سے

ہاتھ کی ہر لکیر کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ان پر تاریخیں دی جا سکتی ہیں۔ جو کم و بیش درست ثابت ہوتی ہیں۔ ہم نے اس کتاب کے مختلف ابواب میں جو کچھ تحریر کیا ہے اس کی رُو سے عمر اور تقدیر کی لکیریں اہم ترین ہیں

آپ تصویر نمبر ۲۳ ملاحظہ کریں۔

یہ ہاتھ کی تصویر ہے۔ جو ہاتھ تصویر میں دکھایا گیا ہے وہ مربع ہے۔ یاد رکھئے کہ تمام ہاتھ مربع یا چپٹے نہیں ہوتے۔ ہاتھوں کی بناوٹ بدلتے ہی وقت اور تاریخیں بھی بدل سکتی ہیں اس لئے اس نظام کو زیر عمل لانے کے دوران ہاتھ کی شکل و شباہت کا دھیان بھی رکھنا چاہیئے۔

زہرہ کے ابھار کے مرکز پر عمر کی لکیر کو قوس بنا کر عمر بتائی گئی ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہے۔ یہ تقدیر کی لکیر کو بھی کاٹتی ہیں۔

	عمر	تقدیر
۱۔	اکیس سال	۵۶ سال
۲۔	اٹھائیس سال	۴۸ سال
۳۔	پینتیس سال	۳۵ سال
۴۔	پنتالیس سال	
۵۔	انچاس سال	۴۸ سال
۶۔	چھپن سال	
۷۔	تریسٹھ سال	۲۱ سال
۸۔	ستّر سال	
۹۔	چوراسی سال	
۱۰	اکانوے سال	

اب میں باقی کام طالب علم پر چھوڑتا ہوں کہ وہ ایک ایسا ہی نقشہ کاغذ پر بنائے اور تقدیر کی لکیر پر باقی ماندہ اعداد و شمار معلوم کرے میں نے عمر کی لکیر کو تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ اکیس سال ۲۱
۲۔ پینتیس سال ۳۵
۳۔ انچاس سال ۴۹

لکیروں کی کاٹ

اس کا رخ اوپر سے نیچے کی طرف ہے۔ زہرہ کے ابھار کے باہر لکیر جوں جوں گولائی لئے ہوئے آتی ہے۔ تو عمر بڑھتی جاتی ہے اکیس سال کی عمر میں شروع ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انچاس سال ایک ایسا مقام ہے جہاں سے لکیر کھینچی جائے تقدیر کی ۴۸ پر جا ملتی ہے۔ عمر کی لکیر جب ۳۵ پر ہو تو دماغی لکیر اور تقدیر کی لکیر کو ۳۵ پر کاٹتی ہے۔ لیکن عمر کی لکیر ۲۱ پر ہو تو قلبی لکیر ۵۶ پر کاٹتی ہے۔

یہ یاد رہے کہ مندرجہ ذیل ہاتھوں پر نقشہ ایسی صورت میں نہ بیٹھے گا۔

۱۔ مخروطی ہاتھ
۲۔ فلسفیانہ ہاتھ
۳۔ نفسیاتی ہاتھ
۴۔ مخلوط ہاتھ

طالب علم کو چاہیئے کہ ان ہاتھوں کا نقشہ کاغذ پر بنا کر صحیح وقت اور تاریخ نکالنے کی کوشش کرے۔ اگر نقشہ بنانا پڑے تو گھبرانا نہ چاہیئے بلکہ پوری پیمائش صحیح طور پر سرانجام دینی چاہیئے۔

ان لکیروں کی مدد سے آپ کو کئی باتیں معلوم ہو سکتی ہیں۔

۱۔ کوئی واقعہ کب پیش آیا تھا یا آئے گا۔
۲۔ دولت کس عمر میں ملے گی۔
۳۔ دولت کی راہ میں رکاوٹ کس عمر میں ہے۔
۴۔ دولت کے نقصان کا سال کونسا ہے۔
۵۔ دولت میں اچانک کب اضافہ ہوگا۔ کون سی عمر اور سال میں۔
۶۔ عمر اندازہ کتنی ہے۔ ۷۔ عمر اور دولت کا تعلق کیا ہوگا۔ ۸۔ تقدیر کب کھلے گی۔

اس طرح اگر آپ زیادہ محنت کرنا چاہیں تو قلبی لکیر اور دماغی لکیر پر عمروں کے نشانات تحقیق سے لگا سکتے ہیں۔

حصّہ سوئم

تصویری مثالیں

باب ـــــ ۱

خود کشی

مَیں اب چند تصویری حوالے دوں گا۔ مقصد یہ ہے کہ طالب علم کو تصاویر اور مثالوں سے یہ سمجھایا جائے کہ مندرجہ ذیل سے مل کر کردار کس طرح بن جاتا ہے۔

۱۔ اہم لکیریں
۲۔ مددگار یا اضافی لکیریں
۳۔ اُبھار
۴۔ دیگر نشان۔
۵۔ ہاتھ
۶۔ انگلیاں

یہاں یہ بات واضح کرتا ہوں کہ ایک نشانی خواہ وہ کتنی ہی اہم کیوں نہ ہو پوری تصویر کے کردار کو تباہ نہیں کر دیتی۔ پوری تصویر کی مختلف نشانیوں میں ایک الگ اور ممتاز نشانی کا اتنا کام ہے کہ یہ اثر اِس طرف یا اُس طرف متاثر کرتا ہے۔ مختلف اقسام کے پہیے مل کر ایک گھڑی بنتی ہے۔ اس طرح بہت سی نشانیاں مل کر ایک فرد کو پارسا آدمی یا مجرم قرار دے سکتی ہیں۔ وہ ہاتھ جو خود کشی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اس طرزِ فکر کی بڑی مثال ہیں۔ لیکن پیشتر اس کے کہ میں اس مضمون کی وضاحت کروں۔ مَیں خود کشی کے مضمون پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

مَیں جس شہر میں بھی رہائش رکھتا ہوں مجھے ایک خاص عمارت سے دلچسپی ہوتی ہے۔ آپ شاید کسی تھیٹر، تماشا گاہ، شراب خانہ یا رقص گاہ کے متعلق سوچ رہے ہوں گے۔ نہیں مجھے مردہ خانہ سے دلچسپی ہوتی ہے۔ آپ حیران ہوں گے۔ لیکن میں وضاحت کر دوں۔ دست شناسی سائنس ہے اور مَیں دست شناسی کے حوالہ جات، تجربات، اعداد و شمار اور مطالعہ جات کے لئے مندرجہ ذیل ہتھیلیوں کو دیکھتا ہوں بلکہ حالات اجازت دیں تو ایک ہی فرد کو بتدریج دیکھتا ہوں۔

۱۔ بطور بچہ
۲۔ بطور نوجوان
۳ بطور جوان
۴۔ بطور ڈھلے ہوئے فرد
۵۔ بوڑھا فرد یا بوڑی عورت

اور اگر حالات اجازت دیں تو موت کے بعد — کیوں نہیں! موت کے وقت موت کے بعد۔ ہاتھ اور ہتھیلی کے نشانات دست شناسی کا مضمون سمجھنے میں بڑی مدد دیتے ہیں۔

میں بات خودکشی کی کر رہا تھا۔ ہمارے معاشرہ میں یہ بات زبان زد عام ہے کہ وہ فرد جو خودکشی کرتا ہے۔ وہ نہ صرف اس دنیا میں دھتکارا جاتا ہے بلکہ اگلی دنیا میں بھی راندہ درگاہ ہوگا۔ اس روشنی کے دور میں ایسے پادری موجود ہیں جو ایسے شخص کی قبر پر چند آیات پڑھنے کی بجائے اس کی قبر کی طرف جانا پسند نہیں کرتے۔ میں نے کئی ممالک میں دیکھا ہے کہ وہ فرد جو خودکشی کرتا ہے۔ دن کے وقت اس کی لاش قبر میں رکھ دی جاتی ہے۔ لیکن رات کی تاریکی میں اسے نکال کر سمندر کے کنارے ریت کے اندر دبا دیتے ہیں۔ تاکہ پانی اسے بہا کر سمندر میں لے جائے۔ اگر کنارہ چٹانوں سے مل کر بنا ہو تو چٹانوں پر کھڑے ہو کر لاش سمندر میں لے جائے۔ اگر کنارہ چٹانوں سے مل کر بنا ہو تو چٹانوں پر کھڑے ہو کر لاش سمندر میں پھینک دی جاتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ لاش کو اس سے چوٹ آتی ہے۔ میں اس پر احتجاج کرتا ہوں کہ معاشرہ خودکشی کرنے والوں کے خلاف ظالم کیوں بن جاتا ہے۔

میرا دل چاہتا ہے کہ جو معاشرے خودکشی کرنے والے افراد سے ایسا سلوک کرتے ہیں۔ ان کے خلاف اپنی پوری قوت سے احتجاج کروں کہ آخر دو لاشوں میں اتنا فرق روا رکھا جاتا ہے۔ آخر خودکشی کرنے والے فرد کو کیوں راندہ درگاہ خیال کیا جاتا ہے۔

پھر یہ کہا جاتا ہے کہ کمزور دل لوگ خودکشی کر لیتے ہیں۔ وہ لوگ جو دنیا کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اپنی زندگی ختم کر ڈالتے ہیں۔ زندگی گزارنے کے لئے تگ و دو، محنت اور مشقت کی ضرورت ہے۔ جو لوگ ایسی زندگی اپنا کر اپنی روزی کا سامان نہیں کر سکتے ختم ہو جاتے ہیں۔ یعنی خود کو ختم کر لیتے ہیں۔ لیکن میں اپنے تجربات کی بنا پر یہ کہتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے۔

کون سے لوگ خودکشی کرتے ہیں

یہ لوگ ان افراد سے مختلف ذہنیت رکھتے ہیں اور مختلف طبع کے مالک ہوتے ہیں۔ جو مایوسی بدقسمتی، غربت میں بھی چہکتے رہتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ زندگی کے آغاز سے بچے تک، بچے سے نوجوان تک، نوجوان سے جوان تک، جوان سے ادھیڑ اور ادھیڑ سے بوڑھے تک زندگی اسرار و رموز سے بھری پڑی ہے۔ بہت سی خواتین اس پر عمل کرتی ہیں پھر ہم کیوں ان خواتین کو نہ جانتے ہوئے بھی یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ کام بُرا ہے۔ اور دوسرا اچھا۔ پھر ہر شخص کی دماغی ذہانت الگ ہوتی ہے۔ ایک شخص کے ذہن کے مطابق ایک کام اچھا ہے لیکن دوسرے فرد کی رائے میں وہی کام بُرا ہوتا ہے۔ ایک بیماری جو اعصابی مرض ہے شاید آپ کو معلوم ہو۔ اگر اس مریض کے پاس پنسل رگڑی جائے تو اسے اس طرح معلوم ہوتا ہے۔ جیسے ٹائروں والا چھکڑا پہاڑی علاقے پر کھڑکھڑاتا جا رہا ہو۔ اسی طرح اگر اس مریض کے سامنے ماچس جلائی جائے تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی بڑا شعلہ بادلوں سے نکل کر کمرے میں آ گیا ہو۔ اس طرح اس قسم کے افراد۔

۱۔ اپنی خواہش کی عدم تکمیل کے دوران
۲ غربت اور پریشانی ہونے کے وقت
۳۔ غم اور یاس کے وقت
۴۔ مایوسی کے عالم میں

اس طرح محسوس کرتے ہیں جیسے ان کا کلیجہ تیروں سے چھلنی ہو گیا ہو۔ ہم ان لوگوں کے خلاف رائے دیتے ہیں۔ خودکشی کرنے والوں کو بُرا بھلا کہتے ہیں۔ لیکن نہ ہم ان کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں نہ اُن کے کانوں سے سنتے ہیں، نہ اُن کی ناک سے سونگھتے ہیں۔ اور نہ ہی ان کی طرح محسوس کرتے ہیں۔ پھر ہمیں انہیں بُرا بھلا کہنے کا کیا حق ہے۔

پھر عدالتوں کی کارروائی ملاحظہ کریں۔ آپ کو جیوری کی رائے اکثر مندرجہ ذیل الفاظ میں ملے گی۔

"اس نے اس وقت خودکشی جب اس کے ذہن کا توازن بگڑ گیا تھا"

پھر لطف کی بات یہ ہے کہ گواہوں میں خواہ یہ بات ثابت کی گئی ہو کہ خودکشی کرنے والا پاگل تھا یا نہیں۔ جیوری کی رائے یہی رہتی ہے۔

"میری رائے میں یہ خیال ہے کہ چونکہ اس فرد نے خودکشی کی لہٰذا وہ پاگل تھا"

سرے سے یہ بات غلط اور بے معنی ہے۔ کیونکہ خودکشی کرنے والے فرد نے خودکشی کرنے سے پیشتر دونوں طرف کے خیالات کو تولا۔ وزن کیا گیا۔ اسے زندہ رہنے میں فائدہ تھا یا خودکشی میں۔ آخری صورت رہ گئی تھی۔ اس نے آخرالذکر کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ کیا ایسا شخص پاگل ہو سکتا ہے۔

وہ بزدل نہیں ہوتے

میں ایسے سینکڑوں افراد کو جانتا ہوں جو زندگی بھر مخالفوں سے دوچار رہے۔ وہ بہادر تھے۔ وہ ایسے وقت میں مقابلہ کرتے رہے جب کوئی ان کے سامنے آنے کو تیار نہ تھا۔ انہوں نے مقابلے سہے وار سہے متواتر، لگاتار اور مسلسل، لیکن خودکشی بھی کرلی۔ کوئی انہیں بزدل کہہ سکتا ہے؟ جو انہیں بزدل کہتا ہے میں ان سے احتجاج کرتا ہوں۔

وہ اکثر انسان دوست ہوتے ہیں

مزمن بیماریوں کے مریض خودکشی کر جاتے ہیں۔ تو اخبارات میں خبر چھاپ دی جاتی ہے کہ متواتر بیماری، علالت اور درد کا مارا خودکشی کر گیا۔ کوئی شخص حقیقی صورت حال کا پتہ نہیں کرتا۔ میں سینکڑوں ایسے مریضوں کو جانتا ہوں جنہوں نے اپنے بچوں اور لواحقین پر بیماری کے اخراجات لادنے گوارہ نہ کئے اور خودکشی کر گئے تاکہ ان کے پسماندگان مقروض نہ ہوں۔ انہوں نے انسان دوستی کی ایسی مثال قائم کی جس کا ثانی نہیں ہے۔

ہم خودکشی کرنے والوں کی نیک نیت کو تسلیم کریں

ہمیں ایسے افراد کی نیک نیت کی داد دینی چاہیئے وہ سیدھے سادے حقیقت پسند افراد ہوتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو دھوکا نہیں دیتے اور نہ دوسروں کو دھوکا دیتے ہیں۔ وہ طویل کشمکش سے دوچار ہوتے ہیں۔ ہر چیز کو بار بار ذہن میں تولتے ہیں۔ اس کے روشن پہلو کو بھی اور تاریک پہلو کو بھی اور جب وقت بتاتا

ہے کہ روشن پہلو کی افادیت ختم ہو چکی ہے۔ جب وہ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اس طریق کار کا انجام صفر ہے تو اپنے آپ کو ختم کر دیتے ہیں۔

خودکشی کرنے والوں کے لئے دُعا کریں

میری رائے میں خودکشی کرنے والے اسی سلوک کے مستحق ہیں جو آپ دوسروں سے کرتے ہیں۔ وہ آپ کی دعا کے مستحق ہیں آپ ان کی قبروں پر جا کر ان کی نجات کیلئے دعا کریں۔

باب ــــــ ۲

خودکشی کی نشانیاں

تین نشانیاں اہم ہیں۔

۱۔ عام طور پر لمبوترا ہاتھ

۲۔ دماغی لکیر ڈھلوان والی

۳۔ دماغی لکیر بنیاد پر زیادہ ڈھلوان ظاہر کرتی ہو۔

دماغی لکیر کئی جگہ زندگی کی لکیر سے متعلق ہوتی ہے۔ اس قسم کا فرد زیادہ حساس آسانی سے پریشانی میں مبتلا ہونے والا۔ اور پریشان ذہن ہوتا ہے۔

۱۔ اس قسم کا فرد قدرتی طور پر غیر صحت مند نہیں ہوتا۔

۲۔ اس کا دماغ بیماری سے پاک ہوتا ہے۔

۳۔ اس کی فطرت زیادہ حساس اور تخیّل پرست ہوتی ہے۔ کہ کوئی غم، تکلیف اور سازش ہزار گنا بڑھ کر سامنے دکھائی دیتی ہے۔

۴۔ وہ معاشرہ کو ظالم اور اپنے آپ کو مظلوم سمجھتا ہے۔

۵۔ وہ اپنے طور پر رُتبہ شہادت حاصل کرتا ہے۔

اب ہم اس کے ہاتھ پر نشانات کی طرف آتے ہیں۔

زحل کا اُبھار

اگر زحل کا ابھار زیادہ ابھرا ہوا معلوم ہو تو ایسا فرد زیادہ حساس ہوگا اس قسم کا فرد یہ محسوس کرے گا۔ کہ ان حالات میں زندگی رہنے کے قابل نہیں ہے۔ وہ اپنے ذہن میں ایک آخری مقام تلاش کئے بیٹھا رہتا ہے۔ وہ مقام جہاں اس کے خیال کے مطابق سکون میسّر آئے گا اور جب کوئی تحریک اس کی حساس طبیعت

کو یہ احساس دلاتی ہے کہ وہ وقت آن پہنچا ہے۔ تو وہ اس سکون کی منزل میں داخل ہو جاتا ہے۔ لوگ اسے خودکشی کہتے ہیں۔

دماغی لکیر

اگر دماغی لکیر میں ضرورت سے زیادہ جھکاؤ ہو لیکن ہاتھ بھی طویل اور مخروطی ہو تو یہی انجام ہوتا ہے۔ لیکن اس قسم کا فرد طویل تر سوچوں میں مبتلا نہیں رہتا وہ ایک عرصہ تک ترازو تھام کر یہ نہیں سوچتا رہتا کہ وہ زندہ رہے یا اپنی جان دے دے۔ اس قسم کے افراد کو اچانک تحریک ملتی ہے۔ اپنے آپ کو ختم کر دو۔ اور وہ خودکشی کر لیتا ہے لوگ سن کر حیران ہوتے ہیں کہ بھلا چنگا تھا۔ اسے کیا ہوا۔ یہ تحریک مندرجہ ذیل چیزوں سے ملتی ہے۔

۱۔ صدمہ، کسی عزیز کی موت، خاوند بیوی، عاشق اور معشوق، اسی طرح خودکشی کرتے ہیں۔

۲۔ دولت چوری ہو جانا۔

۳۔ جوئے یا سٹہ میں گھاٹا پڑ جانا۔ ۵۔ مقدمہ ہار جانا۔

۵۔ عزت اور آبرو لٹ جانا ۶۔ دنیا کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہنا۔

ایسا فرد خودکشی کا فیصلہ اچانک کرتا ہے۔ پیشتر اس کے کہ لواحقین متوجہ ہوں کام ہو سکتا ہے۔

پرسکون طبع مگر خودکشی کی طرف مائل

اس قسم کا فرد مندرجہ ذیل نشانیوں کا حامل ہوگا۔

۱۔ دماغی لکیر زیادہ ڈھلوان نہیں ہوتی۔

۲۔ دماغی لکیر کا تعلق جا بجا عمر کی لکیر سے ہوتا ہے۔

۳۔ مشتری کا ابھار دبا ہوتا ہے ۴۔ زحل کا ابھار زیادہ ہوتا ہے۔

اس قسم کے فرد کی فطرت مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی جاتی ہے۔

۱۔ مایوسیوں اور ناکامیوں کو بہت محسوس کرتا ہے۔

۲۔ وہ حزن و ملال کا پیکر ہوتا ہے ۳۔ وہ مالیخولیا میں مبتلا ہوتا ہے۔

۴۔ وہ غم و فکر میں ڈوب کر سوچتا رہتا ہے۔

۵۔ وہ دنیا میں ان مصائب کا مقابلہ کرنے اور دنیا سے راہ فرار اختیار کرنے

کو پرتولتا ہے۔

۶۔ مثبت اور منفی دونوں صورتیں واضح طور پر سامنے نظر آتی رہتی ہیں۔

۷۔ وہ فلسفیانہ طور پر ایک نتیجے پر پہنچ جانے پر قادر ہوتا ہے۔

۸۔ آخر وہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ زندگی بے کار ہے۔ اور دنیا میں رہنا نا ممکنات میں ہو گیا ہے۔

۹۔ اس مقام پر وہ اپنی زندگی ختم کر دیتا ہے۔

۱۰۔ یہی نو (۹) صورتیں عورتوں پر بھی صادر آتی ہیں۔

دراصل ہم تمام دنیا میں اس قدر مصروف ہیں کہ ایسے افراد کے چہروں پر مندرجہ ذیل نشانیاں دیکھیں تاکہ ان کو بچانے کی کوشش کی جائے۔

۱۔ بھوک سے بے تاب جسم

۲۔ زرد چہرے جن پر خون کی کوئی رمق باقی نہ رہی ہو۔

۳۔ کھوکھلی آنکھیں جن کی چمک مفقود ہو چکی ہو۔

۴۔ شب بیداری سے پریشان آنکھیں

۵۔ غم و یاس سے پیشانی پر گہری لکیریں

۶۔ الگ تھلگ خاموش افراد

۷۔ مزمن مرضوں میں مبتلا بیمار

۸۔ قرضوں کے نیچے دبے ہوئے لوگ۔

۹۔ طلاق یافتہ عورتیں۔

میں دست شناسوں سے التجا کروں گا کہ اپنے تجربات اور مطالعہ کی خاطر ہی۔ ان کے ہاتھ دیکھ لیا کریں۔ شاید ان میں سے کچھ کو خود سے بچایا جا سکے۔

باب ــــ ۳

قتل کا رجحان

قتل کو کئی جماعتوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ہاتھ اصلی طور پر بتائے کہ کچھ لوگوں میں جرم کرنے کا میلان زیادہ ہوتا ہے۔ یعنی وہ فطری طور پر جرم کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ان میں جرم کی کسک ہوتی ہے۔ جرم کس وقت کریں اس کے متعلق ہاتھ کی بناوٹ کچھ ظاہر کرتی ہے۔

کچھ لوگوں میں قتل کرنے کا رجحان یا ان کی طبع میں میلان پایا جاتا ہے۔ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ پیدائش کے وقت مجرم تھے۔ یا پیدائش سے پارسا تھے۔ چنانچہ آغاز طبع میں وہ منشا ہوتا ہے۔ جو پھر ماحول کے تابع پروان چڑھتا ہے اس دوران میں دو صورتیں پیش آتی ہیں۔

۱۔ رجحانِ جرم کو جلا ملتی ہے۔

۲۔ رجحان جرم دبا دیا جاتا ہے یا دل سے نکال دینے کی کوشش جاری رہتی ہے۔

آپ بہت ہی چھوٹے بچے کی حرکات دیکھئے۔ اس میں توڑ پھوڑ کا ملکہ ہوتا ہے۔ لیکن جوں جوں اس کی عمر بڑھتی ہے تو ماں باپ کا خوف، بڑے بھائیوں کا خوف، پھر محلہ کے افراد اور معاشرہ اور قانون کا خوف اسے توڑ پھوڑ سے باز رکھتا ہے۔

کئی آدمیوں میں یہ توڑ پھوڑ یا جرم کی بنیادی رمق دوسروں سے بہت زیادہ ہوتی ہے جونہی انہیں ایسا ماحول ملتا ہے یا ماحول تحریک دیتا ہے۔ وہ جرم کر گزرتے ہیں۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں، جرم کی طرف راغب ہونا، جرم کی کوشش کرنا یا جرم کرنا کمزوری ہے۔ میں اسے تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہوں۔ میری رائے میں جرم کو انفرادی لوگوں سے تعلق ہے۔ کسی ایسی کمزوری سے نہیں جو ایک وقت میں لوگوں میں موجود ہو۔ ایک خاص چیز ایک فرد کو جرم کی

طرف راغب کرتی ہے لیکن دوسرے کو نہیں کرتی۔

میرا کہنے کا مطلب یہ نہیں کہ میں نے چونکہ کئی لحاظ سے جرم کا تجزیہ کیا ہے اور بعض طباع کا رجحان بتایا ہے۔ اس لئے ان طباع کا رجحان بتایا ہے۔ اس لئے ان طباع کا قصور ہی نہیں۔ لہٰذا مجرم کو سزا ہی نہ دی جائے۔ میرا عندیہ یہ ہے کہ جرم کو ختم کیا جائے۔ مجرم کو کیفرکردار تک پہنچایا جائے۔ تاکہ باقی معاشرہ اس سے بچ جائے۔

میں یہ کہتا ہوں کہ مجرم کو انفرادی طور پر سزا دی جائے نہ کہ جرم کے مطابق۔ جرم حقیق اور گہرا مطالعہ تبھی ہو سکتا ہے کہ مطالعہ کرنے والا اپنے آپکو مجرم کے نزدیک تر رکھے

۵۔ وہ بغیر کسی مفاد کے قتل کر کے نفس کی تسکین کا سامان مہیا کرتے ہیں۔

اندرونی فطرت، جبلّت

یہ کسک اور رمق ہر کسی میں موجود ہے۔ لیکن ماحول اور حالات فرد کو قاتل بنا دیتے ہیں۔ اس قسم کا فرد عام طور پر ایک شریف انسان ہوتا ہے لیکن کوئی تحریک یا واقعہ اسے قتل کرنے پر فوری طور پر تیار کر دیتا ہے حیوانی طبع غالب آجاتی ہے۔ وہ سخت غصے میں قتل کر دیتا ہے۔ اس وقت اس کے جذبات انتہا پر ہوتے ہیں۔ لیکن قتل کے بعد ے

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ

۲۔ اس کی پوزیشن عام لکیر کی طرح نہ ہوگی۔ یہ عطارد سے نزدیک ہوگی۔
۳۔ دائیں ہاتھ پر یہ خاصی اونچی ہوگی۔
۴۔ جوں جوں قتل کی طرف میلان بڑھتا ہے یہ دل کی لکیر کی جگہ لے لیتی ہے۔
۵۔ بلکہ اس پر قبضہ پالیتی ہے اور تمام ان حسیات کو قابو میں کر لیتی ہے جن پر عام انسانوں میں دل کی لکیر کو کنٹرول تھا۔
۶۔ انگوٹھا بہت لمبا، موٹا اور اندر کی طرف قدرے جھکا ہوا۔
۷۔ اس قسم کا شخص اپنے مفاد کی خاطر دیوانہ ہوتا ہے۔ اور کسی جائز اور ناجائز کی پرواہ نہیں کرتا۔

دوسروں کو ایذا دے کر تسکین حاصل کرنے والے قاتل

دست شناسی کے طلباء کے لئے یہ کلاس بہت ہی دلچسپ ہے۔ یہاں یہ کہنا چاہیے کہ نہ صرف دلچسپ ہے بلکہ خطرناک بھی ہے۔

۱۔ اس قسم کا فرد نرم طبع کا مالک ہوتا ہے یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ پہلی دو کلاسوں کے مقابلے میں نرم دل ہوتا ہے۔
۲۔ ہاتھ میں کوئی غیر معمولی بات یا نشانی نہیں ہوتی۔
۳۔ پورے ہاتھ کا گہرا اور تفصیلی مطالعہ کرنا ہوگا۔ پھر کہیں جاکر یہ چیز معلوم ہوگی۔

تاہم ہاتھ کی کچھ نشانیاں بتائی جاسکتی ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ پتلا، سخت ہاتھ
۲۔ انگلیاں قدرے اندرونی جانب خم کھاتی ہوئی۔
۳۔ انگوٹھا لمبا، دونوں پورے صحیح نشوونما یافتہ
۴۔ دونوں پورے منصوبہ سازی اور تکمیل قتل کے مظہر ہیں۔
۵۔ یہ کبھی باہر کی جانب نہ مڑے۔
۶۔ سر کی لکیر اپنی عام پوزیشن میں ہوگی یا دل کی لکیر کے نزدیک ہوگی۔
۷۔ یہ لکیر لمبی، طویل اور بل دار پتلی ہوگی۔ یہ ظاہر کرتی ہے کہ وہ فرد دل کا کھوٹا ہوگا۔
۸۔ زہرہ کا ابھار دبا دبا ہوگا یا اونچا ہوگا۔

اگر دبا دبا ہو تو اس قسم کا فرد جرم محض جرم کی خاطر کرے گا۔
اگر زہرہ کا ابھار زیادہ اونچا ہوگا۔ تو اس قسم کا فرد اپنی حیوانی جبلت کی بدولت قتل کریگا۔
میں نے قاتلوں کے ہاتھوں کو اجمالی طور پر بیان کر دیا ہے۔ نوآموز دست شناسوں اور اس سائنس کے طلباء پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس باب کو پڑھ کر ان کا دل چاہے گا کہ وہ زیادہ سے زیادہ ہاتھ ملاحظہ کریں۔ بالخصوص سر کی لکیر کا بہت اونچا ہونا، اتنا اونچا ہو جانا کہ قلبی لکیر کے پاس پہنچ جانا۔ لمبا اور موٹا انگوٹھا اور زہرہ کا ضرورت سے زیادہ ابھار بڑی اہم نشانیاں ہیں۔ لیکن جب تک طلباء کو کافی تجربہ نہیں ہو جاتا انہیں ہاتھ دیکھتے وقت اپنے ہونٹ بند رکھنے ہوں گے۔ ان باتوں کا فرد کے ساتھ اظہار یا اس فرد کے ملنے والوں سے برملا اظہار طالب علم کو مصیبت میں ڈال سکتا ہے۔

پھر آخری قسم کے لوگوں کا مطالعہ بہت اہم ہے۔ ان کے ہاتھوں پر زیادہ نشانیاں نہیں ہوتیں یہ ذرا سائنٹیفک قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ وہ غصے اور مال کی خاطر قتل نہیں کرتے بلکہ فن برائے فن قتل کرتے ہیں۔ یہ ان کے لئے ایک آرٹ ہے۔

وہ کبھی کلہاڑی، ٹوکہ، رائفل، بندوق یا پستول استعمال نہیں کرتے بلکہ دوسروں کو راز نہیں دیتے۔ چونکہ خواندہ یا نیم خواندہ لوگ ہوتے ہیں۔ لہٰذا کوئی دیر میں عمل کرنے والی زہر تلاش کرتے ہیں۔ وہ زہر دیتے ہیں۔ تھوڑی تھوڑی۔ کسی کو شک نہیں پڑتا کہ زہر کا خورانی سلسلہ جاری ہے۔

لیکن زہر اپنا اثر کرتی ہے۔ اس دوران میں قاتل مقتول کا دوست ہوتا ہے وہ علامات سے تسکین طبع کا سامان مہیا کرتا ہے۔ آج مقتول کی بصارت میں کمی آئی۔ دوسرے ماہ سننے کی قوت ختم ہوئی۔ تیسرے ماہ گردوں نے کام بند کر دیا۔ بھوک ماری گئی۔ آہستہ آہستہ مریض قبر میں جا گھسا۔ لوگوں نے کہا اپنی موت مرگیا۔ لیکن قاتل موجود اور نامعلوم۔

اس لئے میں کہتا ہوں کہ دست شناسوں پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کیا وہ اس پر پورا اتر سکیں گے

۱۔ بنی نوع انسان کی بھلائی کیلئے ۲۔ قوم کی بھلائی کی خاطر۔
۳۔ قانون کی مدد کیلئے ۴۔ ایسے افراد سے معاشرہ کو نجات دلانے کے لئے۔

باب ــــــ ۴

پاگل پن کے مختلف درجے

یہ عام کہاوت ہے کہ کسی نہ کسی نکتے پر تمام لوگ پاگل ہوتے ہیں۔ جب پاگل پن کا درجہ درمیان سے پرے ہو جاتا ہے تو اس پر اصطلاح، دیوانہ نافذ کی جاتی ہے۔ جس طرح پاگل پن اور دیوانہ پن کی کئی اقسام ہیں۔ اسی طرح ہاتھ پر بھی کئی نشانیاں ہوتی ہیں۔ تین اقسام اہم ہیں۔

۱۔ مالی خولیا، مذہبی دیوانگی، توہم۔
۲۔ سودائی پن
۳۔ قدرتی دیوانہ زد

مالی خولیا اور مذہبی دیوانگی

ہاتھ اور لکیریں مندرجہ ذیل تفصیلات پیش کریں گی۔

۱۔ ہاتھ چوڑا
۲۔ دماغ کی لکیر خم کھاتی ہے۔ نقرہ کے ابھار تک نیچے آجاتی ہے۔ کئی دفعہ نیچے بنیاد تک پہنچ جاتی ہے۔
۳۔ فرد تخیل پرست ہوتا ہے۔
۴۔ زہرہ کا ابھار نارمل نہیں ہوتا، قدرے کم ہوتا ہے۔
۵۔ فرد کو انسانی اور عملی زندگی سے کم دلچسپی ہوتی ہے۔
۶۔ زحل کا ابھار زیادہ ترقی یافتہ ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا ہاتھ مذہبی دیوانوں کا ہے۔ وہ لوگ اپنے عقائد پر سختی سے قائم ہوتے ہیں۔ دوسروں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اس قسم کا فرد بڑا وہمی ہوتا ہے۔ وہ تخیل پرست ہوتا ہے۔ اگر تخیل پرستی کو اجازت دی جائے تو طبع صحیح رہتی ہے۔ اگر اس کی مخالفت کی جائے تو طبع سخت ہو جاتی ہے۔ شروع میں دورے سے پڑتے ہیں۔ پھر دوروں کا وقفہ زیادہ ہو جاتا ہے

حتیٰ کہ متوازن طبع کا وقت کم رہ جاتا ہے۔ یہ مذہبی قسم کا مالیخولیا ہے۔ اس قسم کے افراد مذہبی بحث کو طویل تر کئے رکھتے ہیں۔ اپنی ڈگر پر اڑے رہتے ہیں۔ اپنے آپ کو سچا اور دوسروں کو کافر کہتے ہیں۔ کہ علم والوں کو ایک مسئلہ ہاتھ آجائے تو اسی کی رٹ لگائے رکھتے ہیں۔

سودا کی ترقی

اس قسم کا دیوانہ پن دو اقسام کے ہمراہ ملتا ہے۔

۱۔ چپٹا ہاتھ
۲۔ فلسفیانہ ہاتھ

چپٹا ہاتھ

اس قسم میں دماغی لکیر ڈھلوان ہوتی ہے۔ شروع شروع میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایسا فرد جرأت آمیز انفرادیت کا حامل ہے۔ اس قسم کا فرد ہر طرف پاؤں پھیلا رکھتا ہے۔ کیونکہ اس کے دماغ میں خیالات کی بھرمار ہوتی ہے۔ میں آج بھی دعویٰ کرتا ہوں کہ اگر اس قسم کے فرد کو موقع دیا جاتا۔ تو وہ دنیا کو کوئی ایجاد یا دریافت ضرور دیتا لیکن اگر آپ اس قسم کے فرد کو ایسے روزگار پر لگا دیں جو اس کی طبع کے خلاف ہو تو وہ خفیہ طور پر اپنی صلاحیتوں کو کسی ایجاد یا دریافت کی خاطر وقف کر دے گا۔ آپ نے بیرونی طور پر اسے معمولی سا روزگار دیا ہوگا۔ لیکن وہ خفیہ طور پر ایک دن ایسی ایجاد دریافت سامنے لائے گا کہ آپ حیران ہوں گے۔ اس کی کایا پلٹ جائے گی۔ وہ غلامی کا جوا اتار پھینکے گا۔

اگر آپ بیرونی طور پر اس پر زیادہ دباؤ ڈالیں۔ اسے کاموں میں لگائے رکھیں اسے وقت نہ دیں۔ کہ وہ اپنی تجربہ گاہ میں مناسب وقت دے سکے۔ تو یہ باتیں اس کے اعصاب پر برا اثر ڈالیں گی۔ اعصاب تناؤ کا شکار ہو جائیں گے۔ ایک ایسا تناؤ جو حواس پر اثر کرے گا۔ اور وہ سودائی ہو جائے گا۔

فلسفیانہ ہاتھ

دوسرا ہاتھ فلسفیانہ ہے۔ یہاں بھی نقرہ کے ابھار پر دماغی لکیر خم کھاتی ہے۔ اور پھر فلسفیانہ رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ اس قسم کا فرد سودائی بن جاتا ہے۔ وہ بنی نوع انسان کو مصائب سے نجات دلانے کا ذمہ لیتا ہے۔ وہ شروع سے اخیر تک وہی کچھ کہتا ہے جو اس کے دل میں ہوتا ہے۔

۱۔ وہ مذہبی انتہا پسند ہو سکتا ہے۔
۲۔ وہ انسانی علوم کا مدعی بھی ہو سکتا ہے۔

۲۔ وہ تخیل پرست بھی ہوتا ہے

۴۔ وہ دیوتا بلکہ خدائی دعویٰ بھی کرتا ہے۔

لیکن عوام اس کی تقریر، تحریر، بیانات اور فلسفہ کو سننے کو تیار نہیں ہوتے۔ وہ پورے اخلاص سے اپنے عقائد پیش کرتا ہے۔ وہ مخلص ہوتا ہے لیکن لوگ اس کی باتوں پر کان نہیں دھرتے۔ اس لئے کہتے ہیں دیوانہ سودائی۔

اگر وہ مذہب پرست ہے تو وہ مالیخولیا یا مذہبی دیوانگی میں مبتلا ہوگا بلکہ وہ برعم خود

۱۔ ایک ہی فرد ہوتا ہے۔ جو جنت کے راز جانتا ہے۔

۲۔ فرشتوں سے باتیں کرتا ہے۔

۳۔ آسمانوں کی باتیں کرتا ہے۔

۴۔ معجزات کا مظہر بننا چاہتا ہے۔

۵۔ تخیل کی انتہا ہوتی ہے۔

۶۔ وہ الگ تھلگ نہیں رہنا چاہتا۔

۷۔ وہ دوسروں کے لئے اتنا کام کرتا ہے کہ منفرد ہو جاتا ہے۔

۸۔ وہ اپنے مقصد اور پروگرام کے لئے شب و روز کام کرتا ہے۔

۹۔ وہ زندگی کا آرام و سکون ترک کر دیتا ہے۔

۱۰۔ تارک الدنیا اور چلہ کش ایسے ہی ہوتے ہیں۔

۱۱۔ وہ اپنے کام کی تکمیل میں کھانا بھی چھوڑ دیتا ہے۔

۱۲۔ دماغ آہستہ آہستہ غیر متوازن ہو جاتا ہے۔

۱۳۔ فرد سودائی ہو جاتا ہے۔

قدرتی پاگل یا دیوانہ اس قسم کے پاگل پن میں دماغ کی بناوٹ میں فرق ہوتا ہے۔ ہاتھ کی تشخیص سے ایسے افراد کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱۔ لاعلاج پاگل ۲۔ خطرناک دیوانے

لاعلاج پاگل: اس قسم کے افراد کی دماغ کی لکیر ڈھلان پر ہوتی ہے۔ تمام لکیر جزیروں

اور بال جیسے لکیروں کا مجموعہ ہوتی ہے۔ یہ کسی ذہانت کی مظہر نہیں ہوتی۔ بلکہ ظاہر کرتی ہے کہ اس قسم کے دیوانے میں سر میں دماغی مادہ کوالٹی میں کم تھا۔ وہ جسم کو قابو میں نہ رکھ سکا۔ اسے لاعلاج پاگل کہتے ہیں۔

خطرناک دیوانے: یہ لکیر واضح اور سیدھی نہیں ہوتی۔ بلکہ لہریں سی پیدا ہو کر ہر طرف جاتی ہیں۔ کچھ لکیریں اس وقت بھی پیدا ہوتی ہیں۔ جب زندگی کی لکیر مریخ پر ہو اور دوسرے مریخ کی طرف جاتی ہوں۔ جو دوسرے ہاتھ پر ہوتا ہے۔ ناخن چھوٹے اور سُرخ ہوتے ہیں اس قسم کا دیوانہ

۱۔ جھگڑالو ۲۔ مارنے پر اتر آنے والا ۳۔ خطرناک دیوانہ

ہوتا ہے۔ اس قسم کے دیوانے میں صحیح عقل کے مواقع بہت کم آتے ہیں۔ عام طور پر لوگ ان سے ڈرتے ہیں۔ یا ان دیوانوں کو باندھ کر پاگل خانے پہنچا دیتے ہیں۔

کئی دفعہ یہ لوگ ذرا نرم پڑ جاتے ہیں۔ ان کے لواحقین سمجھتے ہیں کہ ان کی طبیعت درست ہو گئی۔ لیکن چند گھنٹوں کے بعد وہ کسی فرد پر پتھر اٹھا پھینکتے ہیں۔ کپڑے پھاڑ ڈالتے ہیں۔ کسی راہگیر کو ڈنڈا جما دیتے ہیں

باب ـــــ ۵

دست شناسی کا طریق کار

میں نے دست شناسوں کو دست شناسی کرتے دیکھا ہے۔ کئی دست شناس بڑا بھونڈا اور بودا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ ایسے دست شناس اپنا پہلا اثر منبعطازائل کر دیتے ہیں۔ اور پہلی بازی ہار جاتے ہیں۔ دوسرے دست شناس ایک دو باتیں تاثر سے بھرپور کرتے ہیں۔ ہاتھ دکھانے والا فرد ان کی باتوں سے مسحور ہو جاتا ہے۔ لیکن تیسری بات پر یہ اپنی دلچسپی ختم کر دیتے ہیں اور محض سرسری طور سے ہاتھ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ نتائج سرسری بتاتے ہیں یا الجھی ہوئی زبان استعمال کرتے ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے وہ بھی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ پہلے اثر کی عمارت دھڑام سے گر پڑتی ہے۔

کئی دست شناس ہاتھ ملاحظہ کرتے وقت کسی اصول کی پابندی نہیں کرتے اور نہ کسی ترتیب کا خیال رکھتے ہیں۔ کبھی کوئی بالائی لکیر دیکھ کر کہہ ڈالا کبھی نچلی لکیر پر آ گئے۔ پھر درمیان سے مطالعہ کرنے لگے۔

دست شناسی کا علم اپنی جگہ مکمل اور بے داغ ہے۔ لیکن اسے استعمال کرنا بذات خود ایک فن ہے۔ اس کا صحیح استعمال نہ صرف صحیح نتائج کا اظہار کرتا ہے بلکہ جس کا ہاتھ دیکھا جا رہا ہو وہ اسے مانتا ہے۔ قبول کرتا ہے۔ بلکہ دست شناس سے مسحور ہو جاتا ہے۔

میں نے دست شناسی کے طریق کار پر کئی تجربات کئے ہیں۔ آخر ایک طریقہ معلوم کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ طالب علم اور نوآموز یہی طریقہ کار اختیار کریں۔ طریقہ کار کے موٹے موٹے اصول یہ ہیں۔

۱۔ فرد جن کا ہاتھ دیکھنا ہے۔ ان کے سامنے بیٹھیں تاکہ ہاتھ پر بہت سی روشنی پڑے

۲۔ اس دوران میں کوئی تیسرا فرد پاس نہ بیٹھے نہ ہی کھڑا ہو، نہ ہی نزدیک موجود ہو۔ کیونکہ ایسا فرد دست شناس اور ہاتھ دکھانے والے کی توجہ اپنی طرف مبذول رکھے گا۔ اور وہ یکسوئی حاصل نہ ہو سکے گی۔ جو اس فن کا تقاضا ہے۔

۳۔ دست شناسی دن کے وقت موزوں طریقے سے سرانجام دی جا سکتی ہے۔

۴۔ ہندوستان میں دست شناس صبح کا وقت اختیار کرتے ہیں۔ اس وقت دوران خون ہاتھوں تک زیادہ ہوتا ہے۔ لکیریں واضح اور ظاہر ہوتی ہیں۔ شام کے وقت تھکاوٹ کی وجہ سے بہت سا خون اندرونی اعضاء میں رہتا ہے اور ہاتھوں تک کم پہنچتا ہے۔

۵۔ اگر فرد کو سامنے بٹھایا جائے تو دونوں ہاتھ ایک ہی وقت میں معائنہ کئے جا سکتے ہیں۔ دونوں ہاتھوں کا ایک ہی نظر میں معائنہ کئی صورتوں میں اہم ہے۔

۶۔ پہلے یہ ملاحظہ کریں کہ ہاتھوں کی کونسی قسم ہے۔ وہ مربع ہیں، چپٹے ہیں، مخروطی ہیں، یا فلسفیانہ ہیں۔ پھر انگلیوں کا ملاحظہ کریں، انگلیاں کس قسم کی ہیں

۷۔ اب بائیں ہاتھ کا سرسری ملاحظہ کریں اور سرسری طور پر دائیں ہاتھ کی نشانیوں سے ملائیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دونوں میں کیا فرق ہے۔

۸۔ دایاں ہاتھ ملاحظہ کریں یہی آپ کے مطالعہ کی سب سے بڑی بنیاد ہے۔ لیکن بیماری ہو یا شادی ہو، نقصان ہو کہ اور بات پہلے بائیں ہاتھ کو دیکھ کر پھر دایاں ہاتھ دیکھیں اور تسلی کے بعد فیصلہ دیں۔

۹۔ جونسا ہاتھ بھی آپ دیکھنے کا آغاز کریں اس کے بعد ابھار دں، لکیروں اور ہتھیلی کو دبائیں پھر چھوڑ دیں خون کی مقدار اس میں داخل ہو گی اور لکیریں واضح ہو جائیں گی۔

۱۰۔ ہاتھ کا ہر حصہ ملاحظہ کریں۔

ا۔ ہتھیلی ب۔ پشت ج۔ ناخن د۔ جلد ہ۔ رنگ س۔ بال

۱۱۔ اب ہتھیلی ملاحظہ کریں، ہتھیلی کے ساتھ ان کا تناسب کریں۔ کیا انگلیاں بڑی ہیں، چھوٹی ہیں، موٹی یا پتلی ہیں۔ پوری انگلیوں کے متعلق دل میں فیصلہ کر لیں کہ یہ

کیسی ہیں اور ان میں باہمی طور پر بڑا فرق ہو تو انفرادی طور پر فرق معلوم کریں۔

۱۴۔ اب ناخنوں کا امتحان کریں۔ ناخنوں کا تعلق فرد کے مزاج، طبع اور صحت سے ہے۔

۱۵۔ اب پورے ہاتھ پر سرسری نظر ڈالیں اور ابھاروں کی طرف متوجہ ہوں۔ کیا ابھار صحیح طور پر ابھرے ہوئے ہیں۔ کئی پست بھی ہوں گے کئی ضرورت سے زیادہ ابھرے ہوں گے۔

۱۶۔ اب لکیروں کا معائنہ کریں۔ لکیروں کے متعلق کوئی خاص قواعد نہیں ہیں۔ تاہم بہتر یہ ہے کہ عمر کی لکیر اور صحت کی لکیر ایک ساتھ لی جائے۔ اس کے بعد بتدریج دماغی لکیر، قسمت کی لکیر اور دل کی لکیر کا معائنہ کیا جائے۔ مددگار اور اضافی لکیریں اس کے بعد دیکھی جائیں۔

۱۷۔ سچ بولیں، صحیح بولیں، لیکن احتیاط روا رکھیں۔

۱۸۔ آپ صحیح ترین باتیں کہیئے لیکن ایسے الفاظ استعمال کریں کہ اس فرد کو دلی صدمہ نہ پہنچے

۱۹۔ اس وقت آپ ایک فرد کے جسم کی پیچیدہ مشینری کا مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ فرد فطرت صحت، قلبی حالت، عمر کے اثرات ماحول کے لحاظ سے پیچیدہ ہستی ہے۔ اس کا ہاتھ اس کی تمام کیفیت کا آئینہ دار ہے۔ ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہے گویا تمام فطرت اور جسم کا خلاصہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

۲۰۔ آپ ہمدردانہ رویہ اختیار کریں۔ آپ مطالعہ کی گہرائیوں میں اتر جائیں۔ اپنی معلومات کا نقشہ دماغ میں قائم کریں لیکن جو کچھ فرد کو بتائیں وہ حقیقت ہو لیکن ان پر ہمدردانہ جذبات کی تہہ چڑھی ہو۔

پند و نصائح

۱۔ آپ کا مطمع نظر یہ ہونا چاہیے کہ فرد کی کوئی خدمت سرانجام دیں۔ آنے والے خطرات سے آگاہ کرنا بڑی خدمت ہے۔

۲۔ اگر آپ دوستوں سے ملیں تو ان کا شکریہ ادا کریں۔ اگر دشمنوں سے مڈ بھیڑ ہو جائے تو ان سے گفتگو اور بحث کی جنگ میں نہ الجھیں۔ اپنے کام سے کام رکھیں۔

۳۔ اپنے علم کے حصول میں غیر معمولی اضطراب ظاہر نہ کریں۔ کوئی علم ایک دن میں حاصل نہیں ہو جاتا۔ تجربہ وقت کا متقاضی ہے۔

۴۔ اگر دست شناسی آپ کی توقعات سے مشکل ثابت ہو تو مایوس نہ ہوں۔

۵۔ یہ مضمون ایک سائنس ہے۔ سائنس کی بنیاد تحقیق پر ہوتی اور تحقیق صبر چاہتی ہے

۶۔ ہاتھوں میں کیا کچھ نہیں ہوتا۔ یہ قوانین میراث کے مظہر ہوتے ہیں بزرگوں کے گناہ اور خامیاں ان پر نظر آتی ہیں۔ ماضی کے کرم ظاہر ہوتے ہیں۔ مقاصد زندگی کا ان سے پتہ چلتا ہے۔ دورِ حاضر میں حالات کا توازن کیا ہے۔ اور مستقبل میں حالات کیا ہوں گے۔

۷۔ دست شناسی کے کام میں اخلاص کا پہلو نہ چھوڑیں اگر آپ عروس کامرانی سے ہم کنار ہوں تو اپنے جامے سے باہر نہ ہوں۔

۸۔ اگر ہم ہاتھ میں جرم کا رجحان پائیں تو اسے نہ اچھالیں۔ اس فرد کو بدنام نہ کریں یہ یاد رکھیں کہ آپ بھی فرشتے نہیں ہیں۔

۹۔ یہ علم کی کوئی آسمانی کتاب نہیں ہے یا یہ علم کوئی آسمانی علم نہیں ہے۔ کوئی پوشیدہ صحیفہ نہیں ہے۔ ہم عمل کی دنیا میں رہتے ہیں۔ اور عملی سائنس کے طور پر یہ ہماری فطرت اور حرکات کی ترجمانی کرتا ہے۔

۱۰۔ یہ یاد رکھیں کہ ہاتھ دکھانے والے کے بہت سے رازوں آپ واقف ہو جائیں گے لیکن یہ راز آپ کے پاس امانت ہیں۔ یہ آپ کے سینہ میں رہیں کسی پر ظاہر نہ کریں۔ اس لئے اپنا سینہ فراخ اور لب بند رکھیں۔

حصّہ چہارم

خیالات کی فوٹوگرافی

باب ـــــ ۱

خیالات کی فوٹوگرافی

اور

دماغی قوت کی مشین

اس کتاب میں مَیں نے دو باتوں پر زور دیا ہے ۔

۱۔ دماغ ایک نامعلوم قوت پیدا کرتا ہے۔ جو جسم میں سے نکلتی ہوئی جسم کے مختلف حصّوں کو متاثر کرتی ہے۔ مثلاً ہاتھ، ناخن، انگلیاں، ہتھیلی، بال۔

۲۔ اس قسم کی قوت کی لہریں فضا میں بکھر جاتی ہیں۔ اس فضا میں پھیلے ہوئے انسان اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ جب ایک انسان اس سے متاثر ہوتا ہے تو دوسرے بھی اس فضا کے ذریعے متاثر ہوتے ہیں یہ تاثیر پھر ہاتھوں اور ہتھیلیوں کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے۔

جب مَیں نے پہلی مرتبہ یہ نظریہ پیش کیا تو میں مختلف سائنس دانوں مثلاً ابرکرومبی بروڈ اور دوسروں سے متاثر نہ تھا۔ بلکہ میری فرانسیسی دوست مشہور سائنس دان سواٹ، مانسر ہوای، سیورڈی، اوڈ بارڈ ای کے تجربات میری راہ نمائی کر رہے تھے۔ مَیں نے اس ضمن میں یہ بھی تحریر کیا تھا کہ مسٹر مانسر یو نے ایسا آلہ بنایا تھا جس میں ایک حساس سوئی لگی ہوئی تھی۔ اگر ایسا فرد موجود ہوتا جس کی دماغی قوت سخت ہوتی جسے ول پاور کہتے ہیں تو وہ مشین سے دو تین فٹ دور رہ کر اس سوئی کو دس ڈگری تک

گھما سکتا تھا۔ مثلاً وہ سوئی صفر پر موجود ہوئی۔ اور مضبوط ارادہ کا کوئی فرد اظہار کرتا کہ سوئی ڈائل پر گھومے۔ تو وہ اس وِل پاور کے مطابق بڑھتی اور دس ڈگری تک آگے بڑھ جاتی۔

اس وقت وہ مشین اپنی ابتدائی صورت میں تھی۔ سائنس دانوں نے اسے سائنسی میلے میں دیکھا اور بہت کم سائنس دان یہ اندازہ کر سکے کہ یہ مشین ایک دن کوئی عمل کام سرانجام دے سکے گی۔ میرا دوست مسٹر یانسو اپنی دھن کا پکا تھا۔ وہ اس مشین کو ترقی دینے کے لئے مسلسل اور انتھک محنت کرتا رہا۔ اس نے سخت عرق ریزی کی زیادہ حساس پرزے لگائے۔ اس کی راہ میں رکاوٹیں بھی آئیں۔ مایوسیوں نے ڈیرہ ڈالا۔ ناکامیوں نے منہ چڑایا لیکن وہ اپنی دھن پر کام کرتا رہا۔ آخر وہ ایک ایسی مشین پر کام کرتا رہا جس پر صرف قوت ارادی یعنی وِل پاور کے بل بوتے پر وہ اسے ۳۶۰ ڈگری تک گھمانے میں کامیاب ہوگیا۔ بلکہ دوسرے افراد جن میں قوتِ ارادی کا ملکہ تھا اسے ۳۶۰ ڈگری تک گھما سکے۔

اس کے بعد وہ ایسی سوئی بنانے میں معروف ہوگیا جو مختلف جذبات اور مزاج اور طبیعت کا اظہار کر سکے۔

اس کے بعد وہ ایسی سوئی بنانے میں معروف ہوگیا جو مختلف جذبات اور مزاج اور طبیعت کا اظہار کر سکے۔

وہ ایک بڑا معالج تھا۔ وہ ایسی بیماریوں کا علاج کرتا اور ایسے مریضوں کو اپنے برقی طبی ہسپتال میں آنے کی اجازت دیتا جو عام ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دیئے تھے وہ اپنے مخصوص تجربات آلہ پر مختلف مزاجوں اور بیماریوں کا مطالعہ کرتا وہ مسلسل ایسے مریضوں کو اس آلے کے ذریعے تشخیص کرتا۔ وقت گزرنے کے ساتھ جہاں آلہ اُن کا مزاج دیکھنے میں کچھ تفصیلات مہیا کرنے لگا وہاں آلے کا امتحان بھی چند قواعد کے تحت آ گیا۔ آلہ پڑھنے کے کچھ قواعد ثابت ہوگئے۔ اور انہیں اپنا لیا گیا۔

جب وہ اس تجرباتی آلہ پر مسلسل کام کر چکے تو مجھے موقع ملا کہ میں بھی ان کے ساتھ ساتھ اسی آلہ پر کام کر سکوں۔ ہم نے کئی تجربات کئے۔ آخر ہم نے اس آلے کی مدد سے چارٹ بنائے۔ میں ان کے کہنے پر ان سے تعاون کرتا رہا۔ مقصد یہ تھا کہ وہ اس کام کو

وسیع تر کر سکیں اور میں انسانی فطرت کے جتنے نمونے میسر آئیں ان کا مطالعہ کر سکوں۔

میں نے اپنے طور پر بھی کام کیا۔ میرے پاس اس وقت سینکڑوں ہاتھوں اور ہتھیلیوں کا ریکارڈ تھا۔ میں بھی یہ آلہ اپنے دفتر میں لے گیا اور جتنے لوگ بھی مجھ سے ملنے آتے ان کا مشینی امتحان کرنے لگا۔

آغاز میں پروفیسر موصوف نے دماغ کی قوت ارادی کو دو طرح سے متاثر کیا۔

۱. دوائی کے اثر سے دماغ کی قوت بڑھائی گئی۔
۲. دوائی کے اثر سے دماغ کی قوت میں کمی کی گئی۔

یہ ثابت کیا گیا کہ اثر صرف قوت ارادی کا تھا۔ وہ افراد جن کے پورے جسم پر فالج گر چکا تھا لیکن دماغ صحیح کام کرتا تھا۔ انہوں نے اپنی قوت ارادی سے سوئی کو گھمایا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ یہ آلہ صرف مضبوط قوت ارادی سے کام کرتا تھا۔ اب اس نے وہ ادویات استعمال کرائیں جو حرام مغز کے اثرات کچھ ڈھیلا ڈھالا کرنے کا اثر ڈالتی ہیں۔ مثلاً

۱. کورل ہائیڈریٹ ۲. کلورو فارم
۳. ایتھر ۴. پوٹاشیم برومائیڈ
۵. سوڈیم برومائیڈ ۶ امونیم برومائیڈ

ان ادویات کے بدولت وِل پاور ہوتے ہوئے بھی سوئی زیادہ نہ گھومی۔ اس سے ثابت ہوا کہ بیرونی اثرات بھی وِل پاور پر اثر کرتے ہیں۔ ایسی ادویات کا اثر بھی ہوتا ہے خواہ وہ تھوڑی دیر کے لئے ہو۔

مزید کام ہوا۔ دوسری دوائیں اور خوراکیں آزمائی گئیں۔

۱. شراب کم الکحل والی مثلاً بیئر۔
۲. زیادہ الکحل والی شراب
۳. افیون ۴. بھنگ

خوراکوں میں وہ خوراکیں

۱. جو گرمی پیدا کرتی ہیں ۲. جو جسم کو ٹھنڈا رکھتی ہیں

معلوم ہوا کہ مختلف شرابوں کا ول پاور پر مختلف اثر ہوا۔ اسی طرح مختلف خوراکوں کا اثر علیحدہ تھا۔ ساگ پات سبزیاں کھانے والوں سے سوئی تھوڑی گھمائی جا سکتی ہے۔ گوشت، پھل اور انڈے کھانے والے زیادہ گھمانے میں کامیاب ہو گئے۔

اب مزید اقسام، بیماریوں اور مزاج والے افراد پر تجربہ کیا گیا۔ معلوم ہوا کہ مندرجہ ذیل طباع سوئی کو متاثر کرتی ہیں۔

۱۔ غصّہ ۲۔ جوش ۳۔ تشدّد
۴۔ رشک ۵۔ حسد ۶۔ ہیجان

اس آلہ نے یہاں تک کمال کیا کہ اگر ایک فرد سوئی کے سامنے کھڑا ہے۔ وہ اپنی قوت ارادی کا امتحان کرنا چاہتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک اور فرد کھڑا کر دیا گیا۔ جسے وہ دلی طور پر نفرت کرتا تھا تو سوئی بائیں جانب گھوم گئی، نفی کی طرف گئی۔ اگر ایسا فرد لایا گیا جس کے متعلق دل میں عزت و احترام کے جذبات ہیں تو سوئی دائیں جانب گھومی۔

وہ فرد جو پیدائشی احمق تھا سوئی کو نہ گھما سکا۔ لیکن جن لوگوں کی قوت ارادی بہت زیادہ تھی۔ وہ بیس فٹ کے فاصلے سے سوئی کو گھمانے میں کامیاب ہو گئے۔

میں نے پروفیسر موصوف کے ہمراہ ایک اور نادر تجربہ کیا اور اسے شائع بھی کیا۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ایک صاحب مشین کے سامنے کھڑے مشین کے نکمّے پن اور فضول ہونے پر تبصرہ فرما رہے تھے۔ مشین اس وقت ہال میں رکھی تھی۔ یہ صاحب جنوبی افریقہ کی کسی مشہور کمپنی میں لاکھوں روپوں کے حصص کے مالک تھے۔ اتنے میں چند لوگ ہال میں داخل ہوئے۔ وہ ان صاحب کو نہ جانتے تھے۔ اپنے طور پر باتیں کرتے ہوئے آگے بڑھے کہ جنوبی افریقہ کی اس کمپنی کے حصّوں کی قیمت گر گئی۔ دیوالہ پٹ گیا۔ یہ سننا تھا کہ مشین کی سوئی بائیں جانب گھومنے لگی۔ اور اتنی گھومی کہ ریکارڈ قائم ہو گیا۔ مطلب صاف ظاہر تھا۔ سوئی اس غم کی مظہر تھی جو خبر سنتے ہی اس فرد کے دماغ میں آن موجود ہوا تھا۔

ایک اور نادر تجربہ کیا گیا۔ ایسے جوڑے تلاش کئے گئے جو اس بات کے مدعی تھے کہ صنف مخالف سے برابر کی محبت کرتے تھے۔ انہیں یہ بتائے بغیر کہ تجربہ مقصود ہے۔ الگ الگ

دوسرے کی غیر حاضری میں مشین کے سامنے کھڑا کیا گیا۔ دونوں کی محبت کی قوت کم پائی گئی ذرا سی کچھ مسٹر A کی قوت زیادہ تھی اور مس N کی کم۔ اب دونوں کو اکٹھا کھل مل جانے دیا گیا وہ ایک گھنٹہ تک صحبت میں ایک دوسرے کو دل کی باتیں کہتے رہے۔ انہیں معلوم نہ تھا کہ وہ کسی تجربے سے دوچار ہیں اور مزید ان پر تجربہ ہونے والا ہے۔ جب انہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ محبت کے دعوے کئے تو دونوں کو مشین کے سامنے کھڑا کر دیا گیا۔ پہلے مسٹر A اور پھر مس N بیچاری مس N اپنی قوت ارادی سے سوئی کو ذرا سا خم نہ دے سکی۔ اس کی محبت کی قوت مسٹر A سے دب کر رہ گئی۔

اس مشین کو قطعاً ہاتھ نہ لگایا جاتا تھا۔ کوئی مقناطیس استعمال نہ کیا گیا۔ بجلی کی کوئی طاقت استعمال نہ کی گئی۔ آخر وہ کون سی قوت تھی۔ یہ تھی دماغ کی قوت جو جسم سے فضا میں تحلیل ہوتی ہے اور فضا سے مشین پر اثر انداز ہوتی ہے۔

سینکڑوں آدمیوں نے فتویٰ دیا کہ سوئی بجلی یا کسی اور قوت سے گھومتی تھی۔ انہیں موقع دیا گیا کہ مشین کا امتحان کریں۔ مختلف طباع کا امتحان کریں۔ مشین کی پڑتال کریں۔ آخر وہ قائل ہو گئے کہ مشین کی سوئی کسی قوت سے نہ چلتی تھی سوائے دماغی قوت کے۔ ایک بڑے پادری صاحب نے اس مشین کو دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ اس قسم کی مشین نہ صرف ذہن کے اثر کو مشین اور اس کی سوئی پر ثابت کرتی ہے بلکہ یہ ثابت کرتی ہے کہ کسی قوت ارادی والے فرد سے سوئی گھوم سکتی ہے تو ایسا فرد اپنی اپنی قوت ارادی سے دوسروں پر اور دوسرے اذہان پر کیوں اثر انداز نہیں ہو سکتا۔

میں ان سے مخاطب ہوں جو دست شناسی پر ایمان نہیں رکھتے اگر ایسی قوت موجود ہے جو قوت ارادی بن کر سوئی کو ہلا دے بلکہ °۱۸۰ تک گھما دے تو وہ ہاتھ کی ہتھیلی پر اپنے اثرات بھی ظاہر کر سکتی ہے۔ آپ اس قیدی کو دھیان میں لائیے جو دُور کسی قید خانہ میں پڑا صحن کے اندر پڑے ہوئے پتھروں پر اپنا نام، اپنا ماضی، حال اور مستقبل لکھتا رہتا ہے۔ ہماری روح بھی اس قسم کے قید خانہ میں قید کر دی گئی ہے۔ اسے ہم جسم کہتے ہیں۔ یہی روح وہ قوت ہے جو سوئی کو گھما سکتی ہے تو یہ قیدی ہاتھ کی ہتھیلی پر

۱. ماضی کے واقعات
۲. حال کے احوال
۳. مستقبل کی تمنائیں

کیوں نہ لکھ دے۔ ہاتھ ہی ایک ایسی جگہ ہے جہاں جگہ موجود ہے۔ یہ ایک سلیٹ ہے، بورڈ ہے، تختہ سیاہ یا صفحہ قرطاس ہے جس پر رُوح جو ہماری آنکھوں سے اوجھل ہے۔ لیکن اتنی قوی ہے کہ سوئی کو گھما سکتی ہے۔ وہ ہتھیلیوں پر کچھ لکھ چکی ہے۔ زمانہ بدلنے پر اس کی شکل بدل دیتی ہے کیا آپ اب بھی نہیں مانتے۔ آپ نے طبعی مشین پر سوئی گھومتی دیکھ لی۔ وہ مشین طبعی طریقوں سے تیار کی گئی ہے اس کے اندر کوئی روح نہ بٹھائی گئی تھی اگر وہ درست ہے تو یہ بھی درست ہے۔

حصّہ پنجم

چند دلچسپ ہاتھ

باب ــــ ۱

چند دلچسپ ہاتھ

ہر ہائی نس انفنٹا یولیا کا ہاتھ

ہر ہائی نس سپین سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ دیکھیں گے (پلیٹ نمبر ۱) کہ اس میں بہت سی لکیریں متضاد ہیں۔ اسی طرح اس لیڈی کا کردار بھی مجموعہ اضداد تھا۔

یہ لیڈی چالاک، روشن دماغ اور حاضر دماغ تھیں لیکن وہ کچھ بھی نہ کر سکیں حالانکہ وہ سب کچھ کر گزرنے پر حاوی تھیں۔

وہ سابق شاہ سپین انفانسو XIII کی بھی ہونے کی حیثیت سے بلند مرتبہ کی حامل تھیں انہوں نے بہت مواقع ضائع کر دیئے۔ اپنے وقار کو نقصان پہنچایا۔ انہوں نے کئی پاپڑ بیلے لیکن ہر جگہ ناکام و نامراد رہیں۔ ان کی شادی ناکام ہوئی اور انہوں نے اپنی بہت سی دولت برباد کر ڈالی۔

وہ بہت اچھی مصور تھیں۔ بطور ادیب اور ماہر موسیقی انہیں اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ وہ رائفل چلانا جانتی تھیں۔ وہ کتوں کو ساتھ لے کر شکار کر سکتی تھیں۔ تاہم ان باتوں کے ہوتے ہوئے انہوں نے خاص مقام حاصل نہ کیا۔ میں اس ہاتھ کو بطور مثال پیش کرتا ہوں۔

سورج کی لکیر یہ آغاز میں بہت اچھی چلتی ہے۔ وہ ہتھیلی کے درمیان کراس کر کے زحل کے ابھار پر ختم ہو جاتی ہے۔ زحل پر لکیر کا ختم ہونا اچھی نشانی نہیں ہے خاص کر کے اگر قسمت کی لکیر دو حصوں میں تقسیم ہو جائے تو قسمت یاوری نہیں کرتی دوسری بات جو طالب علم کو معلوم ہونی چاہیے یہ ہے کہ قلبی لکیر آغاز ہی میں مشتری کے ابھار کے نیچے ختم

تصویر نمبر ۲۹: ہز ہائنس انفانٹا یولالیا

کھاجاتی ہے۔ دل کی لکیر اپنی شکل زہرہ کے ابھار کی ٹوٹی پھوٹی سطح سے چوتھی انگلی کے نیچے شادی کی نیچے کی طرف جھکتی ہوئی لکیریں۔ دماغی لکیر کے درمیان میں جزیرہ۔ ایک حصہ ستارہ پر ختم ہوتا ہے جو مریخ پر ہے۔ یہ روشن دماغی اور ذہانت کی دلیل ہے۔ لیکن ایسی جو مرکز سے دور ہو۔

انشایولیا کی طبع بہت ہی مقناطیسی تھی۔ ہر کوئی ان کی طرف کھچا چلا آتا ہے وہ مسرت انگیز میزبان تھیں۔ وہ یورپ کی ہر زبان آسانی سے بول سکتی تھیں۔ وہ پرکشش شخصیت کی مالکہ تھیں ان سے ملنے والے ان میں بڑی کشش پاتے تھے۔ تاہم انہوں نے بہت سے دشمن پیدا کیے۔ بہت سے لوگ ان کے دشمن ہو گئے۔

اس ہاتھ کے ملاحظہ سے ایک بات سیکھئے۔ اگر ہاتھ پر بہت سے خطوط ہوں۔ اِدھر اُدھر جاتی ہوئی لکیریں ہوں۔ ایک دوسرے کو کاٹتی ہوں تو سمجھئے خوبیاں اور خامیاں ایک دوسرے کو کاٹ رہی ہیں۔ اچھی باتیں بُری باتوں سے ختم ہو رہی ہیں۔ دولت کے حصول کی نشانیاں، نامرادیوں کا شکار ہو رہی ہیں۔ دنیاوی شہرت اور اعلیٰ مرتبہ دوسری کمزوریوں کی نذر ہو رہا ہے۔

یہ قاعدہ یاد رکھئے کہ لوگ اس وقت کامیاب و کامران ہوتے ہیں۔ جب ان کی اہم لکیریں واضح ہوں اور ان کے درمیان معمولی لکیروں کا جال نہ ہو۔ جو اِدھر سے اُدھر ایک دوسرے کو کاٹتی پھرتی ہوں۔ وہ منفرت اور طبع کو معمہ سا بنا دیتی ہیں۔

جنرل سر ریڈورز بلر کا ہاتھ

ان جنرل صاحب کو وکٹوریا کراس ملا۔ آپ اس ہاتھ کو پلیٹ نمبر ۳ میں دیکھیں۔ غور سے دیکھئے گا۔ ہاتھ میں دو دماغی لکیریں ہیں۔ شاید ہی کوئی آپ کو ایسا ہاتھ ملے۔

دماغ کی پہلی لکیر ——— یہ قلبی اور دماغ کی لکیر کے اندر ہے اور پوری ہتھیلی پر ایک سرے سے دوسرے سرے کی طرف جاتی ہے۔

دماغ کی دوسری لکیر ——— اور مشتری کی طرف جاتی ہے۔

زندگی کی لکیر ——— پہلی انگلی کے نیچے زندگی کی لکیر سے جڑ لائنیں

تصویر نمبر ۳۰ جنرل سر ریڈورز بلر کا دایاں ہاتھ

نکلتی ہیں وہ بھی دلچسپ ہیں۔

ہاتھ ـــــــــ یہ لمبا ہاتھ ہے۔ روشن دماغ اور ذہین لوگوں کا ہاتھ ہے۔

انگوٹھا ـــــــــ الگ اور واضح ہے۔ جو حوصلہ مندی اور قوت ارادی کا مظہر ہے

چوتھی انگلی ـــــــــ یہ ٹھیک طرح سے نشو ونما حاصل نہیں کر سکی۔ یہی وجہ تھی کہ جنرل کو زبان پر زیادہ عبور نہ تھا۔ وہ فصیح زبان مقرر نہ تھا۔ اور جب کبھی ایسا موقع آیا کہ تقریر کے بل بوتے پر انہیں اپنی مدافعت کرنی پڑی۔ وہ زیادہ کامیاب ثابت نہ ہوئے۔ ہم نے اس سے قبل چوتھی انگلی کی اہمیت کو باب گیارہ حصہ اوّل میں بیان کیا ہے۔ ایک دفعہ پھر پڑھ کر دیکھئے۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس انگلی کی وجہ سے جنرل کی فطرت میں کیا خامی تھی۔

قسمت کی لکیر اور سورج کی لکیر یہ دونوں لکیریں اس وقت صحیح صورت حال کی مظہر ہوتی ہیں جب ایک لکیر سورج کی لکیر سے زحل کی طرف کراس کرے۔ آخری صورت حال کی مظہر ہوتی ہے۔ یعنی کراس کرتی ہوئی ایک لکیر زحل تک پہنچے یہ اچھی نشانی نہیں ہے۔ جس مقام پر ایسا ہوتا ہے اس کا مطلب ہے کہ قسمت کو دھکا لگتا ہے اور وہ واپس یا الٹ ہو جاتی ہے۔

جنرل صاحب کو اپنے ساتھیوں پر اس وقت تک پورا اقتدار تھا جب مشتری کی طرف سے خط آتا تھا اور یہ خط دماغی لکیر میں شامل تھا۔

کئی افراد ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں دماغی اور قلبی لکیر ساتھ ساتھ چلتی ہے اور پوری ہتھیلی کو پار کرتی ہیں۔ ان افراد میں کچھ بد قسمتی بھی ہوتی ہے۔ اس قسم کے افراد کسی کی صلاح اور مشورہ نہیں لیتے اور وہی کچھ کرتے ہیں جو ان کے اپنے خیالات اور ذہن میں آتا ہے انہیں کامیابی اس لئے حاصل ہوتی ہے کہ:

۱۔ وہ ایک خیال کو قائم کرتے ہیں۔
۲۔ اس پر پوری قوت خرچ کرتے ہیں۔
۳۔ اپنی تمام تر قوت و توجہ اس کی طرف مرکوز کرتے ہیں۔
۴۔ وہ دھن کے پکے ہوتے ہیں۔

تصویر نمبر ۳۱: سر آرتھر سلی ون بارٹ کا دایاں ہاتھ

یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے۔ جب تک سورج کی لکیر پر کوئی حصہ زحل کے ابھار کی طرف مڑ نہ جائے۔ اگر ایسی صورت حال پیش آ جائے تو انہیں بڑا دھچکا لگتا ہے ان کا پروگرام اچانک ختم ہو جاتا ہے۔ اقتدار اپنے انجام کو پہنچ جاتا ہے۔ وہ ناکام و نامراد ہو جاتے ہیں

میں نے ایک جنرل صاحب کا ہاتھ دیکھا۔ اس قسم کا ہاتھ تھا۔ میں نے آنے والے خطرے کی پیش گوئی کی تو میرے معروضات ماننے کو تیار نہ تھے۔ انہیں شک تھا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ میں نے انہیں بتایا کہ ان کے سامنے ایک بڑی مہم ہے جس کے انجام پر انہیں اعتراضات، حکومت سے ناراضگی، ان کے کام کے خلاف عدم اطمینان کا سامنا کرنا ہوگا۔

آخر یہی ہوا۔ وہ ایک جنگ میں شریک ہوئے۔ شروع شروع میں انہیں کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ لیکن پھر غلطیوں کا دور آیا۔ انہوں نے ایک غلطی کی تلافی کی خاطر دوسری غلطی کی جس طرح ہارا ہوا دوسرا داؤ آزماتا ہے کہ پہلے داؤ کا گھاٹا پورا کرے۔ آخر ان سے وہ ایسی غلطیاں سرزد ہوئیں جن سے ان کے زیر کمان فوج تباہ ہو کر رہ گئی۔ انہیں صدر مقام پر واپس بلا لیا گیا انہیں حکومت کی طرف سے فرد جرم ملی اور بلند مرتبہ اور اقتدار مٹی میں مل گیا۔

سر آرتھر سلی وان بارٹ کا ہاتھ

لوگ انہیں اس میوزک اور موسیقی کے لئے یاد کرتے ہیں۔ جو انہوں نے جگرٹ اور سلوین اوپرا کے لئے تیار کیا۔ آپ پلیٹ III میں اس کا ہاتھ ملاحظہ کریں۔

دماغی لکیر ـــــــ دماغی لکیر زندگی کی لکیر سے علیحدہ ہے اور لمبی ہے۔ آہستہ آہستہ خم کھا کر قمرہ کے ابھار کی طرف گئی ہے۔ دماغی لکیر اور زندگی کی لکیر کے درمیان جو خلا ہے۔ وہ اس میں ڈرامہ کی صلاحیتوں کی مظہر ہے۔ اور قمرہ پر خم کھاتی ہوئی لکیر کا مطلب یہ ہے کہ اس میں تخیل، انفرادیت اور اپنے مقام کی نشان دہی کا مادہ ہے۔

قسمت کی لکیر ـــــــ اس میں قسمت کی لکیر زہرہ کے ابھار سے اتنی نزدیک ہے کہ اسے ان صبر آزما معاملات سے گزرنا پڑا۔ جب اس نے اپنے آپ کو اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کی بہتری کے لئے قربان کر دیا۔ مالی لحاظ سے ان کی مدد کی۔

قسمت کی اضافی لکیر ـــــــ ایک اور لکیر جو قسمت کی لکیر سے نکل کر مشتری کی

کی طرف جاتی ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہے کہ سر آرتھر میں ترقی کرنے کی تمنا تھی۔ یہ تمنا اتنی زیادہ تھی کہ بالآخر قسمت کی اصلی لکیر بھی اس ابھار کی طرف مڑ گئی جس طرف یہ لکیر جاتی تھی۔

سورج کی لکیر ـــــــ لوگوں نے بطور موسیقار اس کے کام کو سراہا۔ اسے شہرت اور عزت ملی۔ پھر بھی اس ہاتھ پر سورج کی لکیر نظر نہیں آتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ فطری طور پر سورج کا مظہر نہ تھا۔ وہ ذاتی طور پر مشہوری میں چنداں دلچسپی کا اظہار نہ کرتا تھا۔ اسلئے اس سے زیادہ مالی استفادہ بھی حاصل نہ کیا

ولیم وٹلے کا ہاتھ

یہ پلیٹ IV میں ظاہر کیا گیا ہے۔ وہ ایک بڑا کاروباری فرد تھا۔ وہ اپنے کاروبار کے دوران ہر بڑی چیز کو سپلائی کر سکتا تھا۔ اس کے گودام میں سوئی سے لے کر بحری جہاز تک ہر چیز موجود تھی۔ اس کا ہاتھ کاروباری فرد کا مثالی ہاتھ ہے۔ ہاتھ مربع ہے انگلیاں لمبی ہیں۔

سر کی لکیر ـــــــ واضح اور لیول ہے۔ متوازن دماغ ظاہر کرتی ہے۔ زندگی کی لکیر سے جڑی ہوئی ہے۔ ولیم وٹلے ٹھنڈے دماغ کا آدمی تھا۔ وہ کبھی نہ جھلایا۔ وہ بڑا محتاط تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ کسی بھی بُرے وقت کے لئے تیار تھا۔

قسمت اور سورج کی لکیر ـــــــ یہ دونوں لکیریں واضح ہیں۔ دیکھئے ایک لکیر قسمت کی لکیر سے نکل کر مشتری کے ابھار کی طرف جاتی ہے۔ لیکن اسے ایک ایسی لکیر کاٹتی ہے جو مریخ سے سورج کی طرف جاتی ہے۔ یہ قتل کئے جانے کی نشانی تھی۔ آخر یہی انجام ہوا۔ اس کے ناجائز لڑکے نے مار ڈالا۔

میں نے اس کا ہاتھ اس وقت دیکھا۔ جب اس کا کاروبار زوروں پر تھا۔ میں نے مناسب الفاظ میں اسے آنے والے خطرے سے ڈرایا یہ بتایا کہ کسی دھماکہ سے اس کی جان جانے والی ہے۔ اس نے بڑے سکوت سے پوچھا:

”خطرہ میں کتنی دیر ہے، کتنی مدت ہے؟“

میں نے جواب دیا:

”تقریباً تیرہ سال۔“

تصویر نمبر ۳۲: مسٹر ولیم وحیلی کا دایاں ہاتھ

تیرہ سال بعد جب اس کا کاروبار پورے ملک میں چمک رہا تھا۔ وہ اپنے لڑکے کے ہاتھوں خون میں نہا رہا تھا۔ رہے نام اللہ کا۔

جوزف چیمبرلین اور آسٹن چیمبرلین کے ہاتھ

آپ مندرجہ ذیل پلیٹیں دیکھیں پلیٹ IV جوزف چیمبرلین، پلیٹ V آسٹن چیمبرلین۔

ہاتھ ——— دونوں ہاتھ آپس میں ملتے ہیں اور قانونی میراث کا بڑا ثبوت ہے میں نے جب مسٹر جوزف چیمبرلین کے ہاتھ کا معائنہ کیا تو مسٹر آسٹن چیمبرلین کو بھی وہ اپنے نقش قدم پر تیار کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے میری پیش گوئیوں میں انہوں نے بڑی دلچسپی لی میں نے تائید کی مسٹر آسٹن بھی ان کے نقش قدم پر چلیں۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسٹر چیمبرلین بھی ترقی کی منازل طے کرتے گئے۔ وہ باپ ہی کی عمر میں پارلیمنٹ کے ممبر بنے یعنی اسی عمر میں جب جوزف چیمبرلین پارلیمنٹ میں ممبر چنے گئے۔ اور بتدریج پوسٹ ماسٹر جنرل، وزیر خزانہ، دارالعوام کے لیڈر اور سر کا خطاب حاصل کیا۔

باپ کی طرح وہ طویل علالت سے گزرے۔ وہ اعصابی طور پر ناکارہ ہو گئے۔ اور عوامی زندگی سے گلو خلاصی حاصل کی۔ آپ دیکھئے کہ ان کے ہاتھ میں صحت کی لکیر زندگی کی لکیر پر حملہ آور ہو رہی ہے۔ اسی وجہ سے مسٹر جوزف چیمبرلین پر تریسٹھ سال کی عمر میں فالج کا حملہ ہوا۔

کیرو کا ہاتھ

آپ پلیٹ نمبر VII دیکھیں۔ اس میں دماغی لکیر دوہری ہے۔ میں نے اس کتاب میں ایک دو جگہ لکھا ہے کہ سر کی دوہری لکیر بہت مشکل سے ملتی ہے۔ دونوں لکیریں الگ الگ کردار ظاہر کرتی ہیں۔

نچلی لکیر ——— یہ زندگی کی لکیر سے بڑی ہوتی ہے۔ یہ ایسی فطرت اور طبع ظاہر کرتی ہے جو بہت حساس ہو۔ آرٹسٹ کی طرح ہو اور تخلیل پرست ہو۔ اس قسم کا فرد فنون لطیفہ کو پسند کرتا ہے۔ ادب کا دلدادہ ہوتا ہے۔

تصویر ۳۳: جوزف چیمبرلین کا دایاں ہاتھ

تصویر نمبر ۳۴: آسٹن چیمبرلین کا ہاتھ

تصویر نمبر ۳۵: مصنف کیرو کا ہاتھ / دماغ کی دہری لکیر

بالائی لکیر ——— یہ نچلی کے برعکس ہے۔ یہ مشتری کے ابھار سے شروع ہوتی ہے۔ ہتھیلی کو سیدھا کراس کرتی ہے۔ اس قسم کے فرد میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہوتی ہیں۔

۱۔ خود اعتمادی ۲۔ تمنا۔ آگے بڑھنے کی خواہش ۳۔ متوازن دماغ

۴۔ دوسروں پر حاوی ہونے کا مادہ۔ ۵۔ زندگی کو عملی نگاہ سے سوچنا۔

میں نے بہت سے دست شناسوں سے بھی مشورہ کیا ہے۔ اس قسم کے برعکس کردار کے ہاتھ نہیں ملتے۔ لیکن جو کچھ میرے ہاتھ پر موجود ہے۔ اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

میرے بائیں ہاتھ پر اوپر والی یعنی بالائی دماغی لکیر نہیں ہے۔ صرف نچلی لکیر ہے اور یہ چیز قابل ذکر ہے کہ دائیں ہاتھ پر بالائی لکیر اس وقت بنی جب میں تیس سال کا ہوا۔ اس وقت میں نے عوام کے سامنے اپنے آپ کو بطور مقرر پیش کیا۔ اس کے اثر سے میں نے بڑی حساس طبع پر قابو پالیا۔ بالائی لائن اب بڑھنی شروع ہوئی۔ اور اتنی بڑھی کہ نچلی لائن پر حاوی ہو گئی۔ میں نے اس کتاب میں لکھا ہے کہ جن افراد کے ہاتھوں پر دماغی دو لکیریں ہوتی ہیں۔ وہ دوہری زندگی گزارتے ہیں۔ ایک اندرونی اور دوسری بیرونی۔ ظاہری طور پر وہ آپ کو کچھ معلوم ہوں گے۔ اور باطنی طور پر کچھ اور ہی۔ میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ عوام کا ایک طبقہ مجھے ایک نام سے یاد کرتا تھا۔ اور دوسرا کسی اور ہی نام ہی سے۔ عملی زندگی میں حساس طبع کے زیر اثر میں نے شاعری شروع کر دی۔ میں نے مذہبی سماجی اور جذباتی نظمیں لکھیں۔ لیکن دوسری یعنی بالائی لکیر مجھے اور ہی دنیا میں لے گئی۔ میں عوامی مقرر بن گیا۔ جنگ میں اخبار نمائندہ کا کردار تسلی بخش طور پر ادا کیا۔ اور پھر دنیا کے دو بڑے شہروں میں اخبار کی ادارت کرنے لگا۔ میں خود تسلیم کرتا ہوں کہ ایک وقت میں میری دو طبائع تھیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ایک نے دوسری پر فتح حاصل کر لی۔

ایک دن کے بچے کا ہاتھ اس کے لئے آپ پلیٹ VIII کو ملاحظہ کریں۔ یہ ایک ایسے بچے کا ہاتھ ہے۔ جس کی عمر چوبیس گھنٹے ہے چھوٹے بچوں کی لکیروں کا مطالعہ بڑا مشکل کام ہے۔ کیونکہ ان کا ہاتھ (گوشت) بڑا نرم رہتا ہے

تصویر نمبر ۳۶: ایک دن کے بچے کا ہاتھ

لکیریں زیادہ واضح نہیں ہوتیں۔ اس میں زیادہ استحکام بھی نہیں آتا۔ بہر حال میں ایک ایسے ہاتھ کو پیش کرنے میں کامیاب ہوا ہوں۔ جس کی لکیروں سے مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ اس میں دماغی بالائی لکیر بڑی سیدھی ہے۔ یہ اچھی نشانی ہے۔ یہ بچہ جوان ہو کر ایک کاروباری فرد بن چکا ہے۔ اپنے کاروبار میں کامیاب ہے۔ اور میری پیش گوئی کا معترف ہے۔

مادام سارا برن ہارڈٹ کا ہاتھ

آپ اس ہاتھ کو پلیٹ نمبر IX میں ملاحظہ کریں اس میں ایک بات بڑی قابل ذکر ہے۔ قسمت کی لکیر اور سورج کی لکیر کلائی سے شروع ہوتی ہے۔ قریب اور متوازی جاتی ہوئی اوپر تک چلی جاتی ہے۔ بہت کم ہاتھوں میں لکیریں اتنی واضح ہوتی ہیں۔ عظیم سارا نے ڈرامہ کی دنیا میں اس وقت قدم رکھا جب اس کی عمر سولہ سال تھی۔ پہلے پہل وہ مشکلات میں گھری رہی۔ حتیٰ کہ چھبیسواں سال آ گیا اسی وقت قسمت کی ایک اور لکیر چل نکلی۔ اب تکالیف مٹ گئیں اور وہ چار دانگ عالم میں چمک اٹھی۔

دماغی لکیر اتنی سیدھی ہے جیسے کسی رُول سے بنائی گئی ہو۔ قسمت کی لکیر اور سورج کی لکیر کے درمیان فاصلہ ظاہر کرتا ہے کہ اس میں ڈرامہ کی صلاحیت تھی۔ میں آپ کی توجہ حصہ دوم کے ساتویں حصے کی طرف مبذول کراتا ہوں۔ ذرا پڑھ لیجیے۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ عمر کی لکیر پر جتنی لکیریں بھی ابھری ہیں ان کا رخ اوپر کی طرف تھا۔ یہ قوت، زور، اور طاقت کی علامتیں ہیں۔ اگر عطارد کے ابھار سے صحت کی لکیر زندگی کی لکیر پر حملہ آور ہو تو ایسی لکیریں اچھا نشان نہیں ہوتیں۔ مادام سارا کے ہاتھ پر صحت کی لکیر نہیں ہے اگر کچھ ہے تو شروع میں ہی ختم ہو جاتی ہے۔ پس سارا اچھی صحت کی مالک تھی۔ اور اس کا دم خم زندگی کے آخری سالوں تک رہا۔

مادام سارا ۲۲ اکتوبر ۱۸۴۵ء کو پیرس میں پیدا ہوئی۔ اور پیرس ہی میں ۲۲ مارچ ۱۹۲۳ء میں اس کا انتقال ہوا۔ اس کی عمر اس وقت ۸۰ سال تھی۔ وہ ڈرامہ کی سٹیج پر شعلہ بن کر چمکیں اور یہ شعلہ بڑی عمر تک اپنی چمک دمک قائم رکھتا رہا۔

تصویر نمبر ۳۷: مادام سارا برن ہارڈٹ کا ہاتھ

ڈائم ملبا کا دایاں ہاتھ

آپ اس تصویر کے لئے پلیٹ نمبر ۱ ملاحظہ کریں اس میں مادام سارا کی طرح دماغی لکیر اور زندگی کی لکیر کے درمیان جگہ ہے یہ مشتری کے ابھار سے شروع ہوتی ہے اور ترقی کرنے کی تمنا ظاہر کرتی ہے۔

اگر آپ حصہ دوم کا پانچواں باب ملاحظہ کریں تو آپ کو یہ تحریر ملے گی کہ عمر کی لکیر اور دماغی لکیر کے درمیان فاصلہ ہو تو وہ فرد اپنے خیالات کی تکمیل میں بڑی اچھی طرح منصوبہ بندی کرتا رہے۔ وہ قوت کا مظہر ہوتا ہے، اور ہر ایک سے آگے بڑھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

اس حصہ کے باب ہفتم میں مَیں نے لکھا ہے۔ اگر دماغی لکیر اور زندگی کی لکیر کے درمیان فاصلہ ہو تو یہ بھی مفید ہوگا۔ اگر زیادہ چوڑا نہ ہو اور درمیانہ ہو تو قوت، حوصلہ اپنی ذات پر اعتماد ہوتا ہے۔ یہ نشان وکلا، بیرسٹروں، ایکٹروں اور مقررین میں ملتا ہے۔

مادام ملبا میں تمام صلاحیتیں موجود تھیں۔ وہ دراصل عوامی زندگی کے لئے بنی تھیں۔ قسمت کی لکیر اور سورج کی لکیریں بھی ان کے ہاتھ پر واضح ہیں۔ خاص طور پر سورج کی لکیر جو ایک تکون کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ وہ مقام سورج کا ابھار ہے۔ ایک اصول یاد رکھیں کسی اچھی قسمت کی بڑی پہچان یہ ہے، قسمت اور سورج کی لکیر ایک ہی جتنی لمبی ہوں۔

مادام کی زندگی کی لکیر دوہری تھی۔ اس نے اسے بڑی قوت اور طاقت بخشی چونکہ وہ لکیر زہرہ کی طرف جاتی تھی۔ اس لئے اسے لمبے سفر پیش آئے۔ وہ دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پہنچی اور یہی اس کی زندگی کا بڑا حصہ تھے۔

مادام ملبا نے نیو یارک میں مجھ سے اپنے ہاتھ کی بابت مشورہ کیا۔ اور جب میں داستان سنا چکا تو اس نے تحریر لکھ دی۔ آپ کا حساب بہت ہی درست ہے" اس کے علاوہ میں کیا لکھ سکتی ہوں۔

لارڈ لیٹن کا ہاتھ

جب مَیں نے موصوف کا ہاتھ دیکھا اس وقت وہ لارڈ کی بجائے سر لیٹن تھے۔ آپ ان کا ہاتھ پلیٹ نمبر XI میں دیکھ سکتے ہیں۔ ان کے دائیں اور بائیں ہاتھوں میں پوری مماثلت تھی۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ اگر کبھی میں کتاب لکھوں تو بایاں ہاتھ ظاہر کروں۔

تصویر نمبر ۳۸: ڈام نیلی ملبا کا دایاں ہاتھ

تصویر نمبر ۳۹: لارڈ لائٹن کا ہاتھ

مخروطی یا آرٹسٹک ہاتھ

جہاں تک مرد کا تعلق ہے۔ یہ ایک مثالی مخروطی یا آرٹسٹک ہاتھ ہے۔ میں نے ایسے ہاتھوں کو تفصیل سے حصہ اوّل کے باب چھٹے میں بیان کیا ہے۔ لیکن لارڈ موصوف کا ہاتھ مضبوط اور لچک دار ہے یہی وجہ ہے کہ انہوں نے عیاشی اور سہل پسندی پر قابو پائے رکھا۔

وہ اپنے گھر میں ایک بڑے خوبصورت سٹوڈیو کے مالک تھے۔ وہ ایک انگریز کی بجائے ایرانی شہزادے کی زندگی بسر کرتے تھے۔ ان کے ہاتھ میں کلائی سے لے کر تیسری انگلی تک سورج کی لکیر چلی گئی ہے۔ اس لکیر کی وجہ سے آغاز ہی میں شہرت، عزت اور دولت مل گئی۔ لارڈ لیٹن کا اپنا مشغلہ ہاتھوں کا مطالعہ کرنا تھا۔

مارک ٹوین کا ہاتھ

آپ پلیٹ نمبر XII دیکھیں۔ یہ اتنا واضح ہاتھ نہیں جتنا ہونا چاہیے تھا۔ یہ دھوئیں دار کاغذ پر بنایا گیا تھا۔ شروع زندگی میں ہاتھوں کے نشانات دیکھنے کے لیے میں نے یہ طریقہ اپنایا تھا۔ اس کے بعد میں نے یہ طریقہ اپنایا جس کا ذکر میں بعد میں کروں گا۔

اس ہاتھ میں جو مشہور ظریف (زاغ) لگاؤ کا ہاتھ ہے، دماغی لکیر ہتھیلی کے آر پار بڑی واضح ہو کر جاتی ہے۔ اس قسم کے افراد اس چیز کے دونوں پہلو دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں جس میں انہیں دلچسپی ہوتی ہے۔

مارک ٹوین کے پاس ایک بڑا قدرتی عطیہ تھا۔ آپ اس کی تحریروں میں اُسے اکثر دیکھیں گے۔ وہ تخیل پرست نہ تھا اور وہ ذرا وہمی تھا۔ اور ذرا اپنے خیالات کا ثبوت فراہم کرتا ہے۔ جب وہ میری ملاقات کو آیا تو مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ کون ہے۔ جب میں اس کے ہاتھوں کا نقش لے رہا تھا تو اس نے کہا:

" میں مانتا ہوں کہ ہاتھ ماضی کی باتیں بتا سکتے ہیں۔ میں یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ وہ زمانہ حال کی غمازی کرتے ہیں لیکن وہ مستقبل کے متعلق کیا بتا سکتے ہیں۔ میں یہ تسلیم کرنے سے قاصر ہوں۔"

میں نے اُس کی دلیل کا جواب قانون میراث سے دینا چاہا۔ میں نے اسے ایک مثال

تصویر نمبر ۴۰: مارک ٹوین کا ہاتھ

اور اس کے پانچ بچوں کے ہاتھوں کے نقش دکھائے۔ ایک بچے کے نقش بالکل ماں کے نقش سے ملتے تھے۔ یہ لڑکی تھی۔

میں نے کہا:

"اس لڑکی کا نام اور پتہ لے جائیے۔ ماں اور لڑکی میں بیس سال کا فرق ہے۔ اور دونوں کی رہائش گاہوں میں سینکڑوں میلوں کا فاصلہ ہے۔ لیکن جو کچھ ماں نے بیس سال پہلے کیا لڑکی اب اس دور سے گزر رہی ہے۔"

یہ بات سچ تھی۔ میں نے بتایا،

"ماں کے حالات معلوم کیجئے۔ کوئی مشکل نہیں اور چھ سال کے عرصہ کے لئے لڑکی کے متعلق پیش گوئی کر دیجئے۔"

مارک ٹوین میری باتوں سے متاثر ہوا۔ اس کی دلچسپی بڑھی۔ اس نے دونوں نقش غور سے دیکھے۔ انگلیوں کے آخری پوروں پر جو چکر بنتا ہے۔ وہ ماں اور بیٹی میں ایک جیسا تھا جاتے ہوئے اس نے بتایا کہ وہ مشہور مزاح نگار مارک ٹوین تھا۔ پھر وہ کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا:

"جب میں نے آپ کی تجربہ گاہ میں قدم رکھا تو سمجھا کہ میں حماقت کا مرتکب ہو رہا ہوں۔ غلطی کر رہا ہوں۔ کچھ رقم بے فائدہ ضائع کر دوں گا۔ حاصل کچھ نہ ہوگا۔ لیکن چند ساعتوں میں مجھے ایک ایسی کہانی کا پلاٹ ملا جو اگر میں لکھوں گا تو دنیا اس کتاب کو ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں خریدے گی۔"

کچھ دیر گزری اس کا ایک ناول شائع ہوا جسے خریدنے کے لئے دنیا ٹوٹ پڑی۔ میں نے دیکھا اس ناول میں انگوٹھے کے نشانات بڑا اہم کردار ادا کرتے تھے۔ یعنی وہ میری ملاقات کے وقت جو پلاٹ ذہن میں لے کر گیا تھا۔ اس کی بنیاد پر مشہور مزاحی ناول لکھ دیا گیا۔

جب وہ جانے لگا تھا تو میں نے استدعا کی تھی کہ میری ملاقاتیوں کی کتاب میں کچھ لکھ دے۔ اس نے لکھا:

"مجھے میرا کردار صحت سے بتایا گیا۔ میں اس کی صحت اور درستگی کو کسی طرح تسلیم نہیں

کرتا ـــــ تاہم مجھ پر بہت اثر ہوا۔"

سزا یافتہ قاتل کا ہاتھ

میں نے ڈاکٹر میر کے ہاتھ کا نقش مندرجہ ذیل حالات میں حاصل کیا۔ جب میں پہلی مرتبہ نیویارک پہنچا تو ایک مشہور اخبار کے رپورٹر میرے پاس آئے اور کہا کہ وہ میرے علم اور تجربہ کا امتحان لینا چاہتے ہیں۔ طریق کار یہ بتایا گیا کہ وہ کچھ بتائے بغیر چند ہاتھوں کے نقش پیش کریں گے اور سوالات پوچھیں گے۔

میں نے ان کا طریقہ کار منظور کر لیا اور ہم کام میں مصروف ہو گئے۔ میرے سامنے کئی نقش رکھ دیئے گئے۔ جب میں درجن بھر افراد کا کردار اور فطرت بتا چکا تو میرے سامنے دونوں ہاتھوں کے دو نقش لائے گئے۔ یہ پہلے نقشوں سے مختلف تھے۔ میں حیران رہ گیا۔

۱۔ بائیں ہاتھ کی لکیریں عام فرد سے ملتی ہیں۔

۲۔ دائیں ہاتھ کی لکیروں میں بڑا فرق تھا۔

میں نے دیکھا کہ بائیں ہاتھ کی دماغی لکیر سیدھی اور واضح تھی۔ لیکن دائیں ہاتھ میں وہ تیسری انگلی کے نیچے ذرا اوپر والی جانب خم کھا کر دل کی لکیر کے نزدیک چلی گئی تھی۔ میں نے دونوں ہاتھوں کا موازنہ کیا اور اخباری نمائندوں کو مندرجہ ذیل بیان لکھوایا:

"ان ہاتھوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فرد نے اپنی زندگی کا دور عام آدمیوں کی طرح شروع کیا۔ شروع میں وہ کچھ مذہبی قسم کا آدمی تھا۔"

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے زندگی کا آغاز ہائی سکول ٹیچر کے طور پر کیا ہو اور پھر سائنس اور طب میں دلچسپی لینے لگا۔

آہستہ آہستہ اس کا رجحان حصول زر کی طرف ہونے لگا۔ ایک وقت آن پہنچا، وہ حصول زر کے لئے قتل کرنے کو تیار ہو گیا۔

اس شخص نے ایک جرم کیا ہو یا بیس اس کا سوال نہیں۔ لیکن ایک بات حتمی ہے کہ وہ ۴۴ سال کی عمر میں بے نقاب ہو جائے گا۔ وہ گرفتار ہوگا اور اسے پھانسی دینے کی کوشش کی جائے گی۔ پھر اس کی زندگی کا تانا بانا معلوم ہوگا کہ اس دوران میں اس نے جو پیشہ بھی ظاہری طور پر اختیار کئے رکھا۔ اس کا اصل مقصد حصول زر تھا اور وہ جرم سے احتراز نہ کر سکا تھا۔

تصویر نمبر ۴۱: ڈاکٹر میئر: سزا یافتہ قاتل کا ہاتھ

معلوم ہوتا ہے کہ ۴۴ سال کی عمر میں اچانک اس پر قتل کا الزام لگے گا۔ اسے پھانسی دینے کی کوشش کی جائے گی۔ لیکن وہ بچ جائے گا۔ اور باقی ماندہ زندگی قید میں گزارے گا۔"

دوسرے دن یہ انٹرویو اخباروں میں چھپا تو معلوم ہوا کہ وہ ہاتھ جگہ گرکے ماہر ڈاکٹر کے تھے۔ گزشتہ ہفتے ہی میں وہ اس الزام پر گرفتار ہوا تھا کہ اس نے اپنے دولت مند مریضوں کو زہر دی تھی اور وہ ان مریضوں کی انشورنس بھی کر چکا تھا۔

اس کا مقدمہ بڑا ہیجان خیز اور سنسنی خیز تھا اس کے وکیلوں نے زور لگایا۔ لیکن اسے بجلی کی کرسی پر بٹھا کر موت کی سزا دی گئی۔ اس کی سزا کے خلاف اپیل کی گئی۔ تین عدالتوں میں یکے بعد دیگرے اپیل دائر کی گئی۔ ہر عدالت نے موت کا حکم صادر کیا۔

موت کے ایک ہفتہ قبل اس نے استدعا کی کہ میں اسے آکر ملوں۔ میں اُسے قید خانہ میں جاکر ملا۔ جب تک میں زندہ ہوں میں وہ انٹرویو نہیں بھول سکتا۔ وہ غم سے نڈھال تھا اس نے مجھے اپنی بانہوں کی گرفت میں لے لیا۔ اور کہا:

"تم نے اخباری نمائندگان کو اپنے انٹرویو میں بتایا تھا کہ میں پھانسی نہ چڑھوں گا بلکہ عمر بھر قید خانہ میں گزاروں گا۔"

میں نے اس کی زندگی کی لکیر کو ۴۴ سال کی عمر کے بعد واضح طور پر آگے بڑھتے دیکھا۔ یہ بات نہ بھی ہوتی تو انسانیت کا تقاضہ یہ تھا کہ میں اس کا حوصلہ بندھاتا۔ میرے سامنے ایک ایسا فرد تھا جسے تقدیر نے نیم مُردہ کر دیا تھا۔ اس کے ٹھنڈے ہاتھ میرے ہاتھوں کو چھو رہے تھے۔ اور اس کی آنکھوں میں ایک اچھے لفظ کیلئے بھوک صاف دکھائی دے رہی تھی۔

میں نے اسے اطمینان دلایا کہ میرے علم کے مطابق اس کی زندگی میں کہیں ٹوٹ پھوٹ نہ تھی۔ میں نے اسے بتایا کہ عین وقت پر کوئی معجزہ رونما ہوگا۔ اور تم بجلی کی کرسی کی موت سے بچ جاؤ گے۔

دن گزرتے گئے۔ ایسا کوئی واقعہ نہ ہوا جو اس کے دماغی تناؤ کو ختم کرتا۔ میں خود دماغی طور پر تکلیف محسوس کر رہا تھا۔ شام کے اخبارات آئے۔ میں نے ایک ایک لفظ پڑھا۔ دوسری صبح بجلی کی کرسی کے ذریعے اس کی زندگی ختم کرنے کا پورا پروگرام تھا۔

آدھی رات گزر گئی۔ بچوں کی پکار نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ خاص ایڈیشن میں میں نے پہلا صفحہ پڑھا۔

”میر کو بجلی کی کرسی کی سزا نہ دی جائے گی۔ سپریم کورٹ نے سزا میں خامی دیکھ ڈالی ہو معجزہ رونما ہوا تھا۔ بجلی کی کرسی کی سزا والا فقرہ عمر قید میں تبدیل کر دیا گیا۔ ڈاکٹر میر قید خانے میں پندرہ سال زندہ رہا۔ آخر وہ قید خانے کے ہسپتال میں سکون سے مر گیا۔

طلباء کو چاہیے کہ وہ اس ہاتھ کے نقش بار بار دیکھیں۔ اور معلوم کریں کہ کس طرح یہ تمام باتیں پوری ہوئیں۔ میں نے اس کتاب میں بتایا ہے کہ دماغی لکیر کس طرح ارادہ قتل کا اظہار کرتی ہے بلکہ قتل کو ظاہر کرتی ہے۔ طلباء کو چاہیے کہ وہ دماغی لکیر اور قلبی لکیر میں واضح فرق معلوم کریں۔ یہ دو الگ چیزیں ہیں۔ ایسے ہاتھ میں جب دونوں ایک جگہ دکھائی دیتی ہیں لیکن ان میں فرق سیکھنا طلباء کا کام ہے۔

طلباء کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ ایسے ہاتھوں کو بار بار دیکھیں۔ راز اپنے دل میں رکھیں اور خفیہ نظر اس فرد پر رکھیں۔ جس عمر میں قتل ہو اس کی معلومات حاصل کریں۔ ممکن ہے ہاتھ دیکھنے اور ان لکیروں سے استفادہ کرنے میں غلطی ہوئی ہو لیکن چند ہاتھ ایسے ضرور ملیں گے جہاں آپ کی پیش گوئی درست ہو۔ جو آپ نے اپنے دل کو سنائی ہو گی۔ یہی سب سے بڑا انعام ہے۔ محبت کا تگ و دو کا تحقیق کا اور مضمون پر غور و خوض کرنے کا۔ اس سے بڑھ کر کوئی انعام نہ ہو گا۔

تجربہ چند روز میں حاصل نہیں ہوتا۔ تجربہ کی منزل تک پہنچنے کیلئے کوئی اندرونی راستہ نہیں ہے۔ یہ محنت کا راستہ ہے۔ اس پر وقت خرچ ہوتا ہے۔

خودکشی کا مظہر پلیٹ نمبر XIV ایک ایسی خاتون کے ہاتھ کا نقش ہے جسے خودکشی کا وہم تھا۔ دیکھئے اس میں دماغی لکیر نیچے کی طرف جھک کر آجاتی ہے۔ آہستہ آہستہ کلائی تک پہنچ جاتی ہے جو نقرہ کے ابھار کے نیچے ہے۔ جواں عورت جس کا گھر بہت اچھا تھا اسے اٹھارہ سال کی عمر میں خودکشی کر لینے کا وہم سا ہو گیا۔ اس نے چار مرتبہ خودکشی کی کوشش کی لیکن خودکشی کی نوبت نہیں آئی۔ البتہ کوئی اور نشان واضح ہو مثلاً دماغی لکیر جو خم کھا کر نیچے نقرہ تک پہنچ جائے۔ تو خودکشی کی نوبت آ سکتی ہے۔

تصویر نمبر ۴۲: خودکشی کا مظہر ہاتھ

باب ــــــ ۲

ہاتھوں کے نقش بنانا

مطالعہ کے دو طریقے ہیں۔

و۔ براہ راست ہاتھوں کا مطالعہ طریق کار کے باب میں ہم اس پر روشنی ڈال چکے ہیں۔

ب۔ نقش سے مطالعہ اس میں فائدہ یہ ہے کہ نقش کو آپ سٹور کر سکتے ہیں۔ اسے مستقل طور پر ریکارڈ میں رکھ سکتے ہیں۔ کتاب میں اس کا عکس دے سکتے ہیں۔

نقش بنانے کا طریقہ ضروری سیاہی مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ چھاپہ خانہ کی سیاہی۔ وہ سیاہی جو پولیس کے پاس انگلیوں کے نقش کی ہوتی ہے۔ یہ کسی بھی اچھی دکان سے مل سکتی ہے۔

۲۔ جیلٹن رولر جس کا فریم دھات کا ہو اور ہینڈل لکڑی کا ہو۔

۳۔ چند دستے گلیز کاغذ۔ وہ کاغذ جس پر نقش آ سکتا ہے۔

۴۔ ربڑ کی گدی جو نصف انچ سے تین چوتھائی انچ موٹی ہو۔

عمل

۱۔ کاغذ کو ربڑ کی گدی کے اُوپر رکھیں۔

۲۔ کسی شیشے کے ٹکڑے پر ذرا سی چھاپہ خانہ کی سیاہی ڈالیں۔ اس پر جیلٹن رولر چلائیں۔

۳۔ اب رولر کو زد کے بائیں اور دائیں ہاتھوں پر چلائیں۔

۴۔ ہاتھوں کو کاغذ کے پرت پر دبائیں۔

۵۔ دوسرے ہاتھ سے سیٹ کو اس طرح ہاتھ کے ساتھ دبائیں کہ ہتھیلی کا نقش بھی آجائے۔

۶۔ کاغذ کو پہلے انگلیوں کی طرف سے اتاریں۔

۷۔ تمام انگلیوں کا نقش کاغذ پر اتر آتا ہے۔

آپ کو شروع میں کچھ تکلیف ہوگی۔ بعض لوگوں کے ہاتھ اور جلد تیزابی ہوتی ہے اور نقش پر محض دھبے سے نظر آتے ہیں۔ اگر اس طرح کے ہاتھ ہوں تو۔

۱۔ گرم پانی سے ہاتھ دھو ڈالیں۔

۲۔ انہیں اچھی طرح خشک کریں۔

۳۔ ان پر کوئی پاؤڈر مثلاً ٹیلک چھڑک دیں۔

۴۔ اگر ٹیلک نہ ہو تو آٹا یا کھڑیا مٹی کام دے سکتی ہے۔

ہاتھوں سے سیاہی اتارنے کے کئی طریقے ہیں۔ ایک سادہ طریقہ یہ ہے۔

۱۔ وہ پاؤڈر حاصل کریں جو موٹر سٹوروں پر تیل اور گریس صاف کرنے کے کام آتا ہے

۲۔ اسے ہاتھوں پر ملیں۔

۳۔ گرم پانی میں ہاتھ دھوئیں۔

۴۔ سیاہی اتر جائے گی۔

پٹرول کے چند قطرے ملنا بھی سیاہی اتارنے میں مدد دیتا ہے۔ لیکن یہ پاؤڈر کی طرح جلد سیاہی نہیں اتار سکتا۔

ایک دفعہ یہ سیاہی کاغذ پر نقش بنا دے تو سیاہی کاغذ پر جلد سوکھ جاتی ہے۔ اور نقش ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ میں مشورہ دیتا ہوں کہ جب آپ نقش تیار کریں تو اس پر دستخط کر کے تاریخ ڈال دیں تاکہ ہمیشہ کے لئے پہچانے جا سکیں۔ دوسری باتیں مندرجہ ذیل اختیار کریں۔

۱۔ ایک انگلی کی ڈرائینگ اور جگہ پیدائش نقش کے نیچے یا پیچھے لکھ دیں۔

۲۔ ایک انگلی کی ڈرائینگ بنالیں جس میں ناخن کی شکل واضح کی جائے اور ناخن کے اندر چاند کی موجودگی یا عدم موجودگی دکھائی جائے۔

۳۔ ان نقشوں کو اسی طرح ریکارڈ میں رکھیں جس طرح لائبریری کی کتب رکھ

ہیں۔ ناموں کی الفابیٹ (A-B . C) کے لحاظ سے فہرستیں اور کارڈ بنائیں تاکہ نقش تلاش کرنے میں آسانی ہو اور کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے۔

نقش تیار کرنے کا دوسرا طریقہ

ذرا پیچیدہ ہے۔

۱۔ ایک عام کاغذ کے پرت کو تیل میں ڈبو کر نکال لیں۔

۲۔ ہتھیلیوں پر حسب سابق چھاپہ خانہ کی سیاہی لگائیں۔

۳۔ وہی عمل دہرائیں جو پہلے بیان کیا گیا۔

یہ طریقہ ان حالات میں مفید ہے جہاں جلد میں تیزابی مادہ زیادہ ہوتا ہے۔

SOME WORDS ABOUT CHEIRO

The most renowned figure of the period (1866-1936) was an Irish, William John Warner, who also went by the name of Count Louis Hamon and is best known as 'Cheiro'. Cheiro's reputation stems from the fact that he had not only an unusual gift for the occult sciences, but also had a rather remarkable talent for befriending some of the most eminent people of the day. Reading his books, especially his autobiography, feels almost like the reading of 'Who's Who' of Victorian and Edwardian England! He read the hands of Prince Edward (the Prince of Wales), General Kitchener, William Gladstone, Joseph Chamberlain as well as other leading military, judicial and political figures from both Europe and America. He also read the hands of many literary and artistic figures such as Mark Twain, Sarah Bernhardt and Oscar Wilde - along with a tale about how he met them and their reactions to his pronouncements. Mark Twain included references to fingerprint identification in one of his novels *('Puddin'head Wilson')* and Oscar Wilde was so stunned by what Cheiro had said to him that he penned a short story *('Lord Arthur Saville's Crime')* based on this encounter. Cheiro's ability as a predictive palmist is legendary and with such a number of respectable and eminent people to attest it; it cannot seriously be doubted.

However, from a consideration of his written works only, it is hard to see how he managed to be able so accurate in making some predictions from the hand. Certainly, nobody could learn how to read hands in the way that Cheiro did.

JBD Press